# قرون ثلاثہ کے مشہور ظاہری فرقے

از

ابو شہریار

٢٠٢٠

www.islamic-belief.net

# فہرست

**پیش لفظ**

لفظ فرقہ اور طائفہ پر بحث

ملت اسلام کا فرقوں میں بٹنا

قرن اول و دوم میں سیاسی انتشار

مسئلہ صفات پر اعتقادی اختلافات

فقہی مسالک ممنوع ہیں ؟

**باب ۱ :خوارج اول**

المحکمہ

عقائد و منہج

خوارج کے خلفاء

کیا خوارج کے گروہ نکلتے رہیں گے ؟

خوارج کے پیچھے نماز کا حکم

کیا قرآن سے دلیل لینا خوارج کا عمل ہے ؟

دین میں خارجی کی سند پیش کرنا

راوی صحیح بخاری کی ابن ملجم کی مدح کرنا

صحیح بخاری کے راوی عمران بن حطان کا بن ملجم کی شان میں قیصدہ

خوارج جہنم کے کتے ہیں؟

**باب ۲ فرقہ خوارج پر فرقہ اہل سنت کا اضطراب**

خوارج کے خلاف بے محل روایات کا استعمال

خوارج عاد و ثمود ہیں ؟

خارجی کی تعریف

قرطبی کا افراط
خوارج پر حکم
خوارج اور خلافت علی کا انکار
حنبلیوں کا تکفیر خوارج پر موقف
احناف کی تکفیر خوارج پر رائے
شوافع کا تکفیر خوارج پر قول
خوارج کافر ہیں
مرتکب کبائر پر خوارج اور محدثین کی تکفیر

**باب ۳ : المرجئہ الفقہاء و المحدثین**
بعض الْمُرْجِئَةِ میں علی مخالف جذبات
بعض الْمُرْجِئَةِ نے حدیثیں گھڑیں
الْمُرْجِئَةِ کے مخالفین نے بھی حدیثیں گھڑیں

**باب ٤ : مسئلہ خلق القرآن**
بندوں کی تلاوت مخلوق ہے
عربی زبان مخلوق ہے
امام احمد کا مسلک تکفیر
امام احمد نے مامون کی خلق قرآن پر تکفیر نہیں کی

**باب ۵ : روافض سے متعلق**
امام مالک اور روافض کی تکفیر
امام سفیان بن عیینة اور روافض کی روایت کا رد
امام ابن معین اور روافض کی روایات کو رد کرنا
امام احمد اور روافض کی تکفیر
سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ اور روافض کی تکفیر

ابو داود اور روافض کی روایت کو قبول کرنا
ابن مهدی اور روافض کی روایت کا رد
امام بخاری کا روافض کی روایت کو قبول کرنا
امام أبي زرعة الرازي اور روافض کی تکفیر پر ان کا موقف
امام شافعی کا خوارج و روافض کی روایات کو قبول کرنا
ائمہ اہل تشیع پر محدثین کا موقف
شیعوں کے پیچھے نماز

**باب ٦ : غیر اثنا عشری شیعوں کی تکفیر**
**باب ٨ : عقيدة الرازيين**

بسم اللہ الرحمان الرحیم

# پیش لفظ

تمام انبیاء و رسل ، اولیاء اللہ ، ربانی اہل کتاب کا دین اسلام تھا – اب چاہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے صدیوں پہلے کے ہوں – یعنی وہ دین جو آدم علیہ السلام سے چلا آ رہا ہے وہ دین، وہی ہے جس کا حکم تمام بعد کے انبیاء نے کیا ہے - اس کو اسلام کہا جاتا ہے - اسلام کا مطلب شریعت محمد ہی نہیں ہے بلکہ شریعت موسوی بھی اسلام ہی ہے ، یہودیت نہیں ہے – قوم موسی کے مومن مسلم تھے - بنی اسرائیل میں سے عیسیٰ کے حواری بھی مسلم تھے - یعنی یہ سب دین اسلام پر عمل پیرا تھے - اگرچہ عیسیٰ علیہ السلام کے حواری ، ہیکل سلیمانی میں جا کر سوختنی قربانی دیتے یا مناسک ہیکل بجا لاتے تھے اور کعبہ کی طرف نہیں بلکہ ہیکل سلیمانی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے ، قرآن میں ان سب کو مسلم کہا گیا ہے – معلوم ہوا شریعت کا ظاہر الگ تھا لیکن باطن ایک تھا -

اس دین سے جو روز الست سے چلا آ رہا ہے ، الگ ہو جانے والے فرقہ ہیں – اس طرح اللہ تعالی یہودیت و نصرانیت کو الگ دین نہیں بلکہ اسلام ہی قرار دیتا ہے – سورہ ال عمران ۱۹ میں ہے

إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۗ وَمَا اخْتَلَفَ الَّـذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُـمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَـهُـمْ ۗ وَمَنْ يَّكْـفُرْ بِاٰيَاتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ

بے شک دین اللہ کے ہاں اسلام ہی ہے، اور جنہیں کتاب دی گئی تھی انہوں نے

صحیح علم ہونے کے بعد آپس کی ضد کے باعث اختلاف کیا، اور جو شخص اللہ کی آیات کا انکار کرے تو اللہ جلد ہی حساب لینے والا ہے۔

اب جب دین ایک ہی قابل قبول ہے تو وہ اسلام ہے - قرآن سورہ الانعام میں ہے

إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ۚ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ

وہ جنھوں نے اپنے دین میں فرقے کیے اور گروہوں میں بٹ گئے ان سے آپ کا کوئی سروکار نہیں ہے – ان کا فیصلہ اللہ پر ہے ، پھر وہ ان کو بتائے گا کہ انہوں نے کیا کارگزاری کی

عرف عام میں یہودیت، نصرانیت وغیرہ کو ہم الگ دین کہتے ہیں لیکن قرآن کی ڈکشنری میں یہ فرقے ہیں جو اصل صراط سے ہٹ گئے ہیں –

یہود کے نزدیک توریت آخری منزل من اللہ کتاب ہے اور آخری نبی ملاکی Malachi

ہے جس کا دور سن ۴۲۰ ق م کا کہا جاتا ہے- زبور یا دیگر انبیاء سے منسوب الوحی ، کتب نہیں بلکہ محض شاعری یا خواب یا یادداشتیں ہیں – راقم کے نزدیک بائبل کی کتاب جو اس نبی ملاکی سے منسوب ہے گھڑی ہوئی ہے - قتل انبیاء و رسل کو یہودی حلقوں میں فخر و افسوس دونوں طرح بیان کیا جاتا ہے – یہود کے نزدیک اصل اہمیت اس بات کی ہے کہ یہود تمام قوموں میں اللہ تعالی کے پسندیدہ ہیں اور اللہ نے ارض مقدس ان کے نام لکھ دی ہے – یہود کے مطابق ان کے بعض سفہاء و جہلاء نے انبیاء و رسل کا قتل کیا جس کی بنا پر ان پر عذاب آیا جو بابل و اشوری قوم کی طرف سے

ان کا حشر اول تھا یعنی یہود کو جمع کیا گیا ان کی زمین سے نکالا گیا - یہود کے نزدیک حشر دوم عذاب نہیں آزمائش تھا کیونکہ اس دور میں انہوں نے کسی اللہ کے رسول کا قتل نہ کیا ( یاد رہے کہ عیسیٰ ان کے نزدیک رسول و پیغبر نہیں ہیں ) بلکہ بعض لوگوں نے مسیح کے ظاہر ہونے کا جلد گمان کیا اور وقت سے پہلے ان کے مجاہدوں نے رومی فوج کے خلاف خروج کر دیا یہ سوچ کر کہ دور خروج مسیح آ گیا ہے - وقت خروج کے تعین میں اس صریح غلطی کی وجہ سے رومی ، یہود پر غالب آئے – ہیکل سلمانی فنا ہو گیا ، یہود کا حشر دوم ہوا - یہود کے مطابق وہ ابھی بھی اللہ کے محبوب ہیں اور جہنم میں نہیں جائیں گے اگر گئے بھی تو سات دن سے زیادہ نہیں جلیں گے –

عیسیٰ و محمد صلی اللہ علیہما یہود کے نزدیک جھوٹے انبیاء تھے اسی لئے تلمود کے مطابق عیسیٰ کو رجم کر دیا گیا اور خیبر میں ہمارے نبی کو زہر دیا گیا جو احمق راویوں نے بیان کیا کہ اسی کے زیر اثر وفات النبی ہوئی جبکہ یہ جھوٹ ہے

قرآن میں اس کا صریح رد کرے کہ عیسیٰ کا قتل ہوا – قرآن میں ہے کہ عیسیٰ کا رفع ہوا ، ان کو زندہ حالت نیند میں آسمان پر اٹھا لیا گیا –

موجود دور یہود اس کے انکاری ہیں کہ عزیر ابن اللہ تھا –

## صابئی / الصابئین/ الصابئون

Sabians

کے نزدیک ان کا مذھب شیث بن آدم و نوح علیہما السلام سے آتا ہے-
آجکل یہ عراق میں آباد ہیں - صابئیوں کے ہاں بہتا پانی (الماء الجاری )

زندگی ہے لہذا یہ مقدس نہروں دجلہ و فرات کے پاس رہتے ہیں - صابئی کہتے ہیں کہ ان کے مذھب کا نام صبغ سے تھا یعنی پانی میں پتسمہ دینا لیکن غلط العام میں یہ بدل کر صابئی ہو گیا – بعض مفسرین نے کہا کہ لفظ صابئ کا تعلق اولاد ادریس سے ہے

متوشلخ بن إدريس عليه الصلاة والسلام، وكان علي الحنيفية الأولى

یہ ادریس علیہ السلام کی نبوت کے بھی قائل ہیں - کہا جاتا ہی کہ ان کے نزدیک آخری پیغمبر یحیی علیہ السلام تھے اور آخری منزل من اللہ کتاب زبور ہے – یہ لوگ عراق میں آج بھی آباد ہیں - صابئی مذھب کی اصل تحاریر نبطی زبان میں ہیں البتہ ان کے تراجم عربی میں موجود ہیں - صابئی اپنے عقائد کو سر عام بیان نہیں کرتے یعنی ان کے مذھب قبول کروانے والی مشنریاں/ تبلیغی گروہ نہیں ہیں جیسی اسلام و نصرانیت میں ہیں

آجکل صابئیوں کو

Mandaeism

المندائية بھی کہا جاتا ہے – ان کی مقدس کتاب کا نام کنز اربا

*Ginza Rba*

ہے جو آرامی میں ہے[1]

صابئیوں یا المندائية کے نزدیک صوم صغیر ہے کہ تیس دن تک کسی بھی ذی روح پر مبنی کھانا نہیں کھاتے- تین وقت کی نماز (اشراق ، ظہر اور مغرب) پڑھتے ہیں جو وضو کے بعد پڑھی جاتی ہے جس میں صرف قیام و سجود ہوتا ہے – ان کا قبلہ قطب شمالی ہے – یہ اپنے اپ کو نصرانیوں سے

الگ کرتے ہیں اور ہر ہفتہ کے دن بپتمسہ لیتے ہیں - اللہ کو واحد کہتے ہیں - آجکل یہ عراق میں ہی آباد ہیں-

ابتداء کے حساب سے الصابئين کا آغاز مصر سے ہوتا ہے – وہاں ادریس علیہ السلام کی نبوت پر ایمان لانے والے موحد اصل میں الصابئين تھے – یہ بت پرستی کے خلاف تھے – اس طرح صابئی اور حنیف لوگوں میں مماثلت تھی – دونوں موحد تھے اور بت پرستی کے خلاف تھے - السراج المنير في الإعانة على معرفة بعض معاني كلام ربنا الحكيم الخبير از شمس الدين، محمد بن أحمد الخطيب الشربيني الشافعي (المتوفى: 977هـ) میں ہے

وما سموا صابئين إلا لأنهم صبأوا عن الأديان كلها أي خرجوا

صابئين کو نام دیا گیا کیونکہ انہوں نے ادیان سے صبأوا کیا یعنی ان سب ادیان سے نکل گئے

حنیف مذهب والے کسی بھی دین پر نہیں تھے - یہ موحد تھے - اس وجہ سے ان میں اور صابئين میں مماثلت تھی

مصر میں الصابئين کا ایک فرقہ گمراہ ہوا اور اس نے اللہ تعالی کے ساتھ نجوم کی پرستش شروع کر دی -غرائب التفسير وعجائب التأويل از محمود بن حمزة بن نصر، أبو القاسم برهان الدين الكرماني، ويعرف بتاج القراء (المتوفى: نحو 505هـ) میں ہے

كان فرعون يتعاطى مذهب الصابئين، وإنهم يعبدون النجوم

فرعون ،الصابئين کے مذهب پر چلتا تھا اور یہ ستاروں کی پوجا کرتے تھے

یہاں تک کہ انہوں نے سمجھا کہ کائنات کو کئی الہ کنٹرول کر رہے ہیں - ال فرعون نے اللہ کو الہ موسی کہا اور کہتے کہ دعا کرو کہ یہ وبا ہٹا دے- اس

طرح ال فرعون اللہ تعالی کے وجود و قدرت کے قائل تھے البتہ یہ باقی الصابئین و حنیف گروہوں سے الگ ہو چکے تھے- اس طرح دربار فرعون مصر میں حنیف عقیدہ والے تھے جن میں سورہ مومن کا رجل مومن بھی تھا جو مصلحتا تقیہ کر رہا تھا - ال فرعون کو خوب معلوم تھا کہ موسی (علیہ السلام ) سے پہلے مصر میں یوسف (علیہ السلام ) بھی اللہ کا نبی تھا-

صابئیوں کو روحانیون بھی کہا جاتا تھا – راقم سمجھتا ہے کہ ال فرعون اسی عقیدہ پر تھے - یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ جو چیز بھی آسمان میں ہے اور زمین پر آتی ہے اس کی روح ہے مثلا شہاب یا قوس قزح یا ستاروں و سیاروں میں روح ہے اور اہرام مصر انبیاء کی قبروں کے اوپر تعمیر کیے گئے ہیں- حنیف مذھب والے اس قسم کا تصور نہیں رکھتے تھے کہ ستاروں سے روح زمین پر آتی ہے - آجکل کے صابئی اپنے عقیدہ کو مشرکوں سے الگ کرتے خود کو موحد کہتے ہیں –

صابئیوں کی ایک بستی تستر یا شوشتر فارس میں بھی آباد تھی - البیرونی کی الاثار الباقیہ کے مطابق یہ یہودی قبائل تھے جو غلام بنا کر بابل لائے گئے تھے ، وہاں یہ جادو و کہانت سے متاثر ہوئے ، اصل توریت کو کھو بیٹھے - البیرونی نے اس طرح تمام صابئیوں کو مشرک کہہ دیا ہے ، راقم اس رائے سے متفق نہیں ہے -

صابئیوں پر اہل سنت کے پاس تحریری معلومات کا مصدر صرف ایک کتاب ہے جس کا نام ہے

الفلاحة النبطية یا الزراعة النبطية

The Nabataean Agriculture

ہے - جو أبو بكر أحمد بن علي بن قيس المعروف ابن وحشية النبطي کی تالیف ہے- کہا جاتا ہے کہ یہ سن ۲۹۱ ھ میں لکھی گئی تھی - یہ کتاب صلاح الدین ایوبی کے طبیب یہودی حبر میمونید

Maimonides

کے پاس بھی تھی اور اس نے بھی اس کے حوالے اپنی کتب میں دیے ہیں – ابن وحشیہ کے دور میں یہ الحران میں آباد تھے اور ان کو نبطی مذهب کہا جاتا تھا – تب سے لے کر آج تک صرف ان پر کوئی کتاب نہیں لکھی گئی – صرف شهرستاتی و ابن حزم نے سرسری تبصرے کیے ہیں- ابن وحشیہ کے مطابق صابئی کہتے ہیں کہ ہیکل سلیمانی کے مقام پر ایک مندر تعمیر انبیاء سے پہلے سے موجود تھا جو مریخ کا مندر تھا اور طاموز

Tammùz / Dumuzid

کا بت اس میں نصب تھا جو انات ( عربي دیوی المناة) کا عاشق تھا[2]

موسوعة الملل والأديان میں عَلوي بن عبد القادر السقاف نے ذکر کیا کہ

وقد أفتى أبو سعيد الاصطخري بأن لا تقبل الجزية منهم ونازعه في ذلك جماعة من الفقهاء.

أبو سعيد الاصطخري نے فتوی دیا کہ صابئیوں کا جزیہ قبول نہیں جس پر فقہاء کی ایک جماعت نے اس پر اس سے جھگڑا گیا

دَرْجُ الدُّرر في تَفِسيرِ الآيِ والسُّوَر از أبو بكر عبد القاهر بن عبد الرحمن بن محمد الفارسي الأصل، الجرجاني الدار (المتوفى: 471هـ) میں ہے

والصّابئون: أهل كتاب عند أبي حنيفة تحلّ مناكحتهم وذبائحهم

صابئی ، امام ابو حنیفہ کے نزدیک اہل کتاب ہیں ان سے نکاح اور ان کا ذبیحہ حلال ہے

امام شافعی کا موقف عجیب و غریب ہے - ان کے نزدیک یہ اہل کتاب ہیں لیکن ذبیحہ حلال نہیں ہے

مسائل الإمام أحمد بن حنبل وإسحاق بن راهويه از إسحاق بن منصور بن بهرام، أبو يعقوب المروزي، المعروف بالكوسج (المتوفى: 251هـ) میں ہے

قال إسحاق: لا بأس بذبائح الصابئين لأنهم طائفة من أهل الكتاب

إسحاق بن راهويه نے کہا الصابئين کے ذبیحہ میں کوئی برائی نہیں یہ اہل کتاب کا ایک طائفہ ہیں

كتاب غرائب التفسير وعجائب التأويل از محمود بن حمزة بن نصر، أبو القاسم برهان الدين الكرماني، ويعرف بتاج القراء (المتوفى: نحو 505هـ) میں ہے

والصابئون مقدمون على النصارى في الزمان، لأنهم كانوا قبلهم

صابئی ، نصرانیوں سے بھی پہلے کے ہیں

أخرج ابْن أبي حَاتِم عَن أبي الزِّنَاد قَالَ: الصابئون قَالَ: الصابئون مِمَّا يَلِي الْعرَاق وهم بكوثى يُؤمنُونَ بالنبيين كلهم

أبي الزِّنَاد نے کہا صابئی عراق میں کوثی میں ہیں اور یہ تمام انبیاء پر ایمان لاتے ہیں

کوثی اصل میں ابراهیم علیہ السلام کا شہر ہے

قرآن سورہ الحج میں ہے

الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَنْ يَقُولُوا رَبُّنَا اللَّهُ وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوَاتٌ وَمَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا اسْمُ اللَّهِ كَثِيرًا وَلَيَنْصُرَنَّ

اللَّهُ مَنْ يَنْصُرُهُ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ
اس میں صلوات بعض مفسرین کے مطابق مَسَاجِد الصابئین ہیں

مجوس کے نزدیک آخری نبی فارس میں زرتشت تھے – ان کے اقوال کا مجموعہ اوستا ہے - مقدس آگ، رب نہیں ہے، مظہر الہی ہے ، قبلہ نما ہے جس کو مخصوص طریقہ سے جلایا جاتا ہے - مجوس کا لفظ اصل میں فارسی میں مگوس ہے ( جو معرب ہوا تو مجوس ہوا ) - مگؤس سے ہی میگی Magi
کا لفظ نکلا ہے یعنی آتش پرست – نصرانیوں کے نزدیک یہ علم ہیت سے واقف تھے اور انجیل میں ذکر ہے کہ پیدائش عیسیٰ پر ستارہ بیت لحم پر ظاہر ہوا اور تین مگؤس وہاں اس ستارہ کو دیکھتے دیکھتے پہنچے (گویا مجوس بھی منتظر مسیح تھے) پھر انہوں نے تحائف عیسیٰ علیہ السلام کو عطا کیے جس طرح ایک بادشاہ کو دیے جاتے ہیں -
انگریزی میں میگی کا لفظ میجی بھی ہوا اور اسی سے میجک یعنی جادو کا لفظ نکلا ہے- دور عمر میں فتح فارس کے موقعہ پر ایک روایت کے مطابق مجوس کے علماء کو جادو گر قرار دے کر قتل کر دیا گیا تھا - امام شافعی نے مجوس سے جزیہ لینے کا ذکر کیا ہے[3]- دیگر فقہاء نے مجوس و صابئیوں کا شمار اہل کتاب میں کیا ہے ان کے ذبیحہ کو حلال قرار دیا ہے
مجوس کے مطابق ہیکل سلیمانی پر معبد سب سے پہلے فارس کے ضحاک نے بنایا تھا- الملل والنحل از أبو الفتح محمد بن عبد الكريم الشهرستاني (المتوفى: 548ھ) میں ہے

بيت المقدس الذي بناه داود وأتمه سليمان عليهما السلام، ويقال إن سليمان هو الذي بناه، والمجوس يقولون إن الضحاك بناه

بیت المقدس کو داود نے بنایا اور سلیمان نے مکمل کیا اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ سلیمان نے ہی بنایا - مجوس کہتے ہیں اس کو الضحاك نے بنایا

ضحاک کا ذکر قدیم فارسی داستانوں میں ہے – کہا جاتا ہے یہ افریدون یا ذو القرنین کے دور کا ہے - ضحاک معرب ہے اصل نام فارسی میں ہے

Azhi Dahāka (Persian: اژی دهاک)

ضحاک ایک منفی کردار ہے اغلبا اسی وجہ سے اس حوالے کو بیان نہیں کیا جاتا -

نصرانی (اللہ کی پناہ) کہتے ہیں کہ عیسیٰ رب ہے – اللہ کا ایک جز (الروح آیلوھم / نور ) عرش سے زمین تک آیا - ایک عورت کو حمل رکھوا دیا اور پھر اس کا وجود کا حصہ عالم بشری میں پیدا ہوا- اس طرح عیسیٰ کو رب کہتے ہیں- - عربی نصرانی اس کو لاھوت کا ناسوت میں جانا کہتے ہیں- آج کل یہی نصرانی مذھب ہے

دور نبوی میں یا اس سے پہلے ایک فرقہ تھا جو کہتا تھا کہ عیسیٰ اللہ کا منہ بولا بیٹا تھا، انسان ہی تھا لیکن یہ فرقہ عام نصاری کے نزدیک بدعتی تھا اور اب معدوم ہے- قرآن میں اس کا بھی رد ہے

نصرانیوں کے نزدیک اللہ تعالی خود کو تین اقانیم ثلاثہ میں منقسم کرتا ہے – قرآن کے مطابق اللہ تعالی کے تین ٹکڑے کرنا کہ کہنا کہ رب تعالی :

روح القدس اور عیسیٰ اور اللہ ہے – یہ کفر ہے اور اس میں شرک بھی ہے- اس

عقیدے کو سورہ المائدہ میں کفر کہا گیا ہے کہ نصرانیوں نے کہا اللہ تو
اب تین میں سے ایک ہے- یہ عقیدہ آجکل تمام نصرانیوں کا ہے
سوال اٹھتا ہے کہ اگر یہی عقیدہ صحیح تھا تو اللہ تعالی نے توریت میں اس کا ذکر کیوں نہ کیا ؟ اس اشکال کا جواب نصرانی علماء اس طرح دیتے ہیں کہ یہود کی کم عقلی کی وجہ سے اصل مذھب موسی نے توریت میں نہیں بتایا تھا کہ اللہ تین کا ایک ہے بلکہ اس میں ایک ہی رب کا ذکر کیا گیا لیکن اشارات چھوڑے گئے کہ رب منقسم ہوتا ہے – نصرانیوں نے اپنے فلسفہ سے اللہ تعالی کی ذات کے تین حصے کیے اور کہا کہ یہ تین رب نہیں، ایک ہی ہیں، صرف متشکل تین طرح ہوتے ہیں- یعنی اللہ تو ایک ہی ہے لیکن ظہور الگ الگ ہے- آج کل نصرانی عامیوں کی جانب سے اس کی مثال پانی سے دی جاتی ہے کہ پانی زندگی ہے جو بھاپ ہے ، مائع ہے اور برف بھی ہے-
اللہ نے اس عقیدے کو کفر کہا
نصرانی اپنے مذھب کا شمار

Monotheism

یا توحیدی مذھب میں کرتے ہیں – جو ان کی خود فریبی ہے- یعنی یہ بھی مانتے ہیں کہ اللہ کی تین شکلیں یا ظہور یا تجلیات ہیں لیکن اس کو ایک ہی رب بھی کہتے ہیں - نصرانی عبادت میں پطرس کا اور اپنے اولیاء کا وسیلہ بھی لیتے ہیں- پوپ ویٹی کن میں موجود قبر پطرس کو سجدہ کرتا ہے

پوپ قبر پطرس کو سجدہ کرتے ہوئے

اللہ تعالی قرآن سورہ المائدہ ٦٩ میں کہتا ہے کہ وہ یہودی ، نصرانی ، صائبی میں سے ان کو معاف کرے گا جو اللہ تعالی اور روز جزا پر ایمان لائیں گے

إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُـوْا وَالَّـذِيْنَ هَادُوْا وَالصَّابِئُـوْنَ وَالنَّصَارٰى مَنْ اٰمَنَ بِاللّـٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْـهِـمْ وَلَا هُـمْ يَحْزَنُـوْنَ

بے شک مسلمان اور یہودی اور صابئی اور عیسائی جو کوئی بھی اللہ اور قیامت پر ایمان لایا اور نیک کام کیے تو ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

سورہ حج ١٧ میں ہے کہ یہودی، نصرانی ، صائبی، مجوسی ، مشرکین سب کا فیصلہ اللہ کرے گا

إِنَّ الَّـذِيْنَ اٰمَنُـوْا وَالَّـذِيْنَ هَادُوْا وَالصَّابِئِيْنَ وَالنَّصَارٰى وَالْمَجُوْسَ وَالَّـذِيْنَ اَشْرَكُـوْاۖ اِنَّ اللّـٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَـهُـمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ اِنَّ اللّـٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ (17)

بے شک اللہ مسلمانوں اور یہودیوں اور صابیوں اور عیسائیوں اور مجوسیوں اور مشرکوں میں قیامت کے دن فیصلہ کرے گا، بے شک ہر چیز اللہ کے سامنے ہے۔

یہ وہ لوگ ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل گزرے ہوں گے –

بعثت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اقرار قرآن کی دوسری آیات سے معلوم ہے کہ اخروی کامیابی کے لئے ضروری امر ہے - اللہ نے خبر دے دی ہے کہ وہ شرک کو معاف نہیں کرے گا

## لفظ فرقہ اور طائفہ پر بحث

لفظ فرقہ عربی زبان و ادب میں برا لفظ نہیں ہے - صحیح عقیدہ کے حامل افراد بھی فرقہ یا ٹولی میں ہو سکتے ہیں مثلا کام کی نوعیت کے حساب سے - سورہ توبہ میں ہے کہ مسلمان فرقوں میں اپنے اپنے قبائل میں جائیں اور مدینہ کے قرب و جوار میں تبلیغ کریں

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ۚ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِى الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ

اور ایسا تو نہیں ہوسکتا کہ مسلمان سب کے سب کوچ کریں، سو کیوں نہ نکلا ہر فرقے میں سے ایک حصہ تاکہ دین میں سمجھ پیدا کریں اور جب اپنی قوم کی طرف واپس آئیں تو ان کو ڈرائیں تاکہ وہ بچتے رہیں-

یہاں فرقہ، فرقہ ہونے کو تعریفا بیان کیا جا رہا ہے – اس کا مطلب دین کے فرقے نہیں ہیں بلکہ کام و عمل کے فرقے ہیں جو سب ایک عقیدے اور ایک منہج پر ، ایک مذھب پر ، ایک حکم پر ہیں - اس طرح یہاں اگرچہ لفظ فرقہ استعمال ہوا ہے لیکن اس کا مدعا الگ ہے

فرقہ پرست آیت پیش کرتے ہیں کہ اعتقادی فرقہ بنانا قرآن سے ثابت ہے -

سورہ توبہ میں ہے

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنفِرُوا كَافَّةً ۚ فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ

وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ

اور مومنوں کے لئے یہ نہیں ہے کہ وہ تمام کے تمام نکل کھڑے ہوں – پس کیوں نہ تم میں سے کچھ لوگ ہر (طَائِفَةٌ) فرقہ سے جاتے کہ دین کی سمجھ دیتے اور اپنی قوم کو ڈراتے جب ان کی طرف پلٹتے تاکہ وہ خبر دار کرتے

اس سے دلیل پکڑتے ہیں کہ فرقہ بازی قرآن سے ثابت ہے – یہ ان کا فہم ہے چونکہ یہ کوڑھ مغز لوگ ہیں- یہ آیت سورہ التوبہ میں ہے اور بحث اس پر چل رہی ہے مدینہ کے قرب و جوار کی بستیوں کو رسول اللہ کی مدد کرنی چاہیے – اس تناظر میں اللہ تعالی کا فرمان ہے کہ ان بستیوں کی اصلاح کے لئے اہل مدینہ کے مسلمانوں میں سے تمام کا نکلنا درکار نہیں بلکہ ہر فرقہ میں سے کچھ افراد درکار تھے جو دعوت کا کام کرتے اور اپنے اپنے قبائل میں جا کر تبلیغ کرتے - یہ فرقہ پرست کیا یہ کہنا چاہتے ہیں کہ دور نبوی میں ہی اصحاب رسول اعتقادی فرقوں میں بٹ چکے تھے ؟ یہاں فرقہ سے مراد گروپ یا گروہ ہیں جو مختلف قبائل کے لوگ ہیں- فرقہ پرستی شرک اس طرح ہے کہ یہ اکابر پرستی کا دوسرا نام ہے – جو علماء کہہ گئے ہیں اس کو حرف آخر قرار دینا اور قرآن کے مد مقابل عالم کی رائے کو ترجیح دینا شرک ہے

مسلمانوں کے گروہ کو بھی فرقہ کہا گیا ہے (سورہ توبہ ) جو محض علاقائی و قبائل سے متعلق ہے اعتقاد میں فرقہ نہیں ہے – قرآن میں فرقہ اور طائفہ کا لفظ متبادل کے طور پر آیا ہے – طائفہ اچھے اور برے معنوں میں بولا جاتا ہے

وَدَّتْ طَائِفَةٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يُضِلُّونَكُمْ ﴿٦٩ آل عمران

وَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمِنُوا بِالَّذِي أُنْزِلَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوا آخِرَهُ ﴿٧٢ آل عمران

ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةً نُعَاسًا يَغْشَىٰ طَائِفَةً مِنْكُمْ ﴿١٥٤ آل عمران

فَإِذَا بَرَزُوا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ غَيْرَ الَّذِي تَقُولُ ﴿٨١ النساء

وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرَىٰ لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ ﴿١٠٢ النساء

فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا أَسْلِحَتَهُمْ ﴿١٠٢ النساء

وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُ لَهَمَّتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ أَنْ يُضِلُّوكَ ﴿١١٣ النساء

وَإِنْ كَانَ طَائِفَةٌ مِنْكُمْ آمَنُوا بِالَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ ﴿٨٧ الأعراف

نُعَذِّبْ طَائِفَةً بِأَنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ ﴿٦٦ التوبة

إِنْ نَعْفُ عَنْ طَائِفَةٍ مِنْكُمْ ﴿٦٦ التوبة

فَإِنْ رَجَعَكَ اللَّهُ إِلَىٰ طَائِفَةٍ مِنْهُمْ فَاسْتَأْذَنُوكَ لِلْخُرُوجِ فَقُلْ لَنْ تَخْرُجُوا مَعِيَ أَبَدًا ﴿٨٣ التوبة

فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ ﴿١٢٢ التوبة

وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٢ النور

وَجَعَلَ أَهْلَهَا شِيَعًا يَسْتَضْعِفُ طَائِفَةً مِنْهُمْ ﴿٤ القصص

وَإِذْ قَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ يَا أَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ ﴿١٣ الأحزاب

فَآمَنَتْ طَائِفَةٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿١٤ الصف

وَكَفَرَتْ طَائِفَةٌ فَأَيَّدْنَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَىٰ عَدُوِّهِمْ ﴿١٤ الصف

إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا ﴿١٢٢ آل عمران

وَطَائِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ أَنْفُسُهُمْ يَظُنُّونَ بِاللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ ﴿١٥٤ آل عمران

أَنْ تَقُولُوا إِنَّمَا أُنْزِلَ الْكِتَابُ عَلَىٰ طَائِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا ﴿١٥٦ الأنعام

وَطَائِفَةٌ لَمْ يُؤْمِنُوا فَاصْبِرُوا حَتَّىٰ يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنَنَا ﴿٨٧ الأعراف

جب طائفہ کا لفظ اہل کتاب کے لئے آتا ہے تو اس کا مطلب اکثر برا لیا جاتا ہے - لیکن کلام اللہ میں حواری عیسیٰ کو بھی طائفہ کہا گیا ہے – منافق مدینہ کو طائفہ کہا گیا ہے - جب مسلمانوں کے لئے طائفہ کا لفظ اتا ہے تو اس کا مطلب اچھا لیا جاتا ہے –

ملت اسلام کا فرقوں میں بٹنا

اسلام میں امتداد ازمنہ کے ساتھ فرقے نمودار ہوں گے جو اصل صراط سے ہٹ جائیں گے ، اس کی خبر خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی - عبداللہ بن عمررضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مخبر صادق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ

وَتفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلاَثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلاَّ مِلَّةً وَاحِدَةً، قَالُوا: وَمَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي

میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہوجائے گی۔سوائے ایک جماعت کے سب دوزخ میں جائیں گے۔پوچھا کہ اے اللہ کے رسول وہ کونسا گروہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا : ما انا علیہ و اصحابی یہ وہ جماعت ہو گی جو اس راستے پر چلے گی جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں ( رواہ ترمذی )

عوف بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

یہودی اکہترفرقوں میں بٹے ان میں سے ستر جہنم اور ایک جنت میں ہے ، اور

عیسائ بہتر فرقوں میں بٹے ان میں سے اکہتر جہنم اور ایک جنت میں ہے ، اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے میری امت تہتر فرقوں میں بٹے گی ایک جنت میں اور بہتر جہنم میں جائیں گے ، رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ وہ کون ہوں گے ؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : وہ جماعت ہے (ابن ماجہ )

اس روایت میں عقیدے کی اس خرابی کا ذکر ہے جس کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دوسرے ارشادات میں بھی اشارہ دیا تھا کہ

لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بَاعًا بِبَاعٍ، وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ، وَشِبْرًا بِشِبْرٍ، حَتَّى لَوْ دَخَلُوا فِي جُحْرِ ضَبٍّ لَدَخَلْتُمْ فِيهِ"، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ الْيَهُودُ، وَالنَّصَارَى؟ قَالَ: "فَمَنْ إِذًا

تم ضرور پچھلی امتوں کی روش پر چلو گے جسے بالشت بالشت اور قدم با قدم حتیٰ کہ اگر کوئی ان میں سے کسی گوہ کے سوراخ میں داخل ہوئے ہوں گے تو تم اس میں بھی ان کی اتباع کرو گے پوچھا اے اللہ کے رسول کیا یہود و نصاری آپ نے فرمایا اور کون

آپ نے یہ بھی فرمایا

بدأ الإسلام غريباً وسيعود كما بدأ غريباً، فطوبى للغرباء

اسلام ایک اجنبی کی طرح شروع ہوا اور یہ پھر اجنبی بن جائے گا پس ان اجنبیوں (جو اس کو اس زمانے میں قبول کریں) کے لئے بشارت ہے

یہ بھی فرمایا أبي سعيد الخدري رضي الله عنه، أنه قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: «يخرج فيكم قوم تحقرون صلاتكم مع صلاتهم، وصيامكم مع صيامهم، وعملكم مع عملهم، ويقرءون القرآن لا يجاوز حناجرهم

أبي سعيد الخدري رضي الله عنه کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کو کہتے سنا تم میں سے قوم نکلے گی جو تمہاری نمازوں کو اپنی نمازوں سے حقیر سمجھیں گے اور تمہارے روزوں کو اپنے روزوں سے اور تمہارے عمل کو اپنے ہر عمل سے اور قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے آگے نہ جائے گا

راقم کہتا ہے ۷۳ فرقوں والی روایت صحیح ہے لیکن اس کے متن میں ہے یہود کے ۷۱ فرقے ہیں نصرانی کے ۷۲ اور امت مسلمہ کے ۷۳ فرقے ہیں - یہ ایسا ہی ہے جیسا سورہ توبہ میں عبد الله بن ابی کے لئے ہے

(إن تستغفر لهم سبعين مرة فلن يغفر الله لهم)

اگر تم ستر بار بھی مغفرت کرو تو الله ان کو نہیں بخشے گا

ھم اردو میں کہتے ہیں سو بار بھی کرو یا کہو تو نہیں کروں گا – اسی انداز سے عربی میں کہا جاتا ہے ستر بار بھی کرو

لہذا یہ ستر پر اضافہ باندھا گیا ہے کہ بہت فرقے یہود میں ہوئے نصرانی ان سے بڑھ کر نکلے اور مسلمان ان سے بھی بڑھ کر نکلیں گے- مقصد حدیث میں اس عمل فرقہ بازی پر تنقید کرنا ہے نہ کہ ۷۲ کو درجہ قبولیت دینا

قرآن میں ہے کہ فرقہ ، فرقہ نہ ہو –اعتقاد میں فرقہ و گروہ بندی سے منع کیا گیا ہے اس کو مشرکوں کا انداز کہا گیا ہے مثلا سورہ الروم میں ہے

مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ

اسی کی طرف رجوع کیے رہو اور اس سے ڈرو اور نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہوجاؤ۔

مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُـمْ وَكَانُوْا شِيَعًا ۖ كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِـمْ فَرِحُوْنَ

جنھوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور کئی فرقے ہو گئے ، سب فرقے

اسی سے خوش ہیں جو ان کے پا س ہے۔

یہاں مشرکوں سے مراد مشرکین مکہ ہیں جو الگ الگ بتوں کے پجاری تھے – نتیجتا وہ کئی فرقے تھے – یعنی شرک کی وجہ سے عرب فرقہ ، فرقہ ہو گئے – شرک وجہ ہے، نتیجہ فرقہ ہے-

فرقے بننا ایک تغیراتی عمل ہے جس سے مفر نہیں - اہل کتاب کے فرقے ہوں یا مسلمانوں کے سب کی شروعات سیاسی ہوتی ہے اس امت میں شیعہ نقطۂ نظر ،علی رضی الله عنہ کے گرد بنا جو ایک سیاسی کشمکش تھی - اسی کی کوکھ سے خوارج نکلے ، پھر ان میں غالی فرقے- دوسری طرف بنو امیہ میں سیاسی رشہ کشی اور بنو عباس کے اقتدار میں انے کے دوران فلسفہ بھی داخل ہوا اور معتزلہ بنے- محدثین فقہی اختلاف کا شکار ہوئے اور اماموں سے منسوب مسالک بنے- فرقے بنانا صحیح نہیں- لیکن یہ ایک تغیراتی عمل ہے اس کو انسان نہیں روک سکتے لیکن اس کی برائی کا علم ہونا چاہئے- اہل کتاب میں فرقے بغیم بینھم ایک دوسرے پر زیادتی کی وجہ سے ، عیسیٰ علیہ السلام کی آمد سے پہلے وجود میں آ چکے تھے اور عیسیٰ علیہ السلام کا واسطہ بھی فرقہ پرست مولویوں سے تھا جنہوں نے ان پر جھوٹا الزام لگایا کہ انہوں نے ابن الله کا دعوی کیا (نعوذ باللہ ) یہ سب انجیل میں موجود ہے-

فرقہ ایک محدود سوچ کا حامل گروہ ہوتا ہے جو اپنے اکابرین کے افکار کو دانتوں سے پکڑتا ہے کہ اس کے ذہن سے یہ محو ہو جاتا ہے کہ دین تو اصل میں کتاب الله ہے- اسی گروہ بندی کا انکار کیا گیا ہے کہ اصل حقیت کو تو سامنے رکھو عقیدہ تو کتاب الله میں ہے - الله ہی نے اس کو بھیجا ہے اس سے بڑھ کر کوئی اور سچ نہیں- اس کے مقابلے میں اقوال رجال پیش کیے جاتے ہیں

کتاب اللہ کے الفاظ کا محل تبدیل کیا جاتا ہے- اس سے استنباط میں سلف کا فہم مقدم رکھا جاتا ہے جبکہ یہ کتاب تو ساری انسانیت کے لئے ہے، کسی محدود وقت کے لئے نہیں - دین میں ہمارے مسالک اور فرقے بسا اوقات اپنے اکابرین کی بات کو اس قدر اہمیت دیتے ہیں کتاب اللہ اور صحیح احادیث پس پشت چلی جاتیں ہیں-

## قرن اول و دوم میں سیاسی انتشار

قرن اول میں اصحاب رسول قتل عثمان پر سیاسی انتشار کا شکار ہوئے - ایک گروہ علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوا اور ایک عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ہوا - یہ فرقے نہیں تھے کیونکہ منہج و فہم دین و دعوت اسلام میں یہ سب ایک تھے – ان کا آپس کا اختلاف نفاذ قصاص کے مسئلہ پر تھا - نفاذ حدود میں تاخیر پر جو اختلاف ہوا وہ اعتقادی امر نہیں تھا - اسی دوران پہلا فرقہ جو وجود میں آیا وہ خوارج کا تھا، جو سیاسی فرقہ تھا- اس کے بعد ابن سبا کا فرقہ وجود میں آیا جو لشکر علی ظاہر ہوا جو اعتقادی فرقہ تھا - یہ الوہیت علی کا قائل فرقہ تھا - اس کے بعد شیعہ روافض کا تقیہ کرنے والا گروہ نمودار ہوا - یہ بھی اعتقادی فرقہ تھا - اندرون خانہ روافض و خوارج خود کئی فرقوں میں بٹتے گئے – دوسری طرف وہ اہل سنت تھے جو علی و عائشہ رضی اللہ عنہما جیسا ہی عقیدہ رکھتے تھے – اصحاب رسول عقیدے میں ایک رہے یہاں تک کہ آخری صحابہ جابر بن عبد اللہ کی وفات سن ۷۸ ہجری میں ہوئی –

اہل تشیع متعدد فرقوں میں دور بنو امیہ میں ہی بٹ گئے تھے – ان میں امام وقت پر اختلاف ہوتا تھا کہ کون اس وقت امام ہے – شیعوں کے نزدیک اہل سنت کے مقرر کردہ خلفاء غاصب تھے – سیاسی ہی نہیں اعتقادی منکرات شیعہ فرقوں میں موجود تھیں – اسی طرح خوارج بھی متعدد فرقوں میں منقسم ہو گئے تھے اور ان میں آپس میں منہجی و تفسیری اختلافات بھی تھے-

اہل سنت میں بنو امیہ میں پہلا فرقہ جھمیہ کا دور بنو امیہ میں خلیفہ ہشام بن عبد الملک کے دور میں اہل سنت میں سے نکلا - ان کے بعد فرقہ معتزلہ بنو عباس کے دور میں اہل سنت میں سے نکلا – اس طرح اہل سنت میں سے فرقے نکل، نکل کر الگ ہوتے گئے ، ان فرقوں کے امام بھی نئے لوگ ہوتے گئے ، کتب بھی بدل گئیں اور ساتھ ساتھ شریعت کے مسائل میں موقف بھی بدل گئے - آج اہل سنت میں لاکھوں فرقے ہو چکے ہیں – تمام فرقے دعوی کرتے ہیں کہ وہ سواد اعظم ، فرقہ الناجیہ ، طائفہ منصورہ وغیرہ ہیں –

فرقے ، مذھب اور منہج میں فرق سمجھنا ضروری ہے - بہت سے فرقوں کے لوگ ایک ہی منہج پر ہو سکتے ہیں مثلا اہل حدیث اور سلفی ، وہابی فرقے منہج میں ایک ہیں – ان میں سے وہابی اپنے آپ کو حنبلی کہتے ہیں اور امام احمد کی اتباع کرتے ہیں - اسی منہج پر بعض کسی بھی امام کی اتباع نہیں کرتے اور اپنے آپ کو غیر مقلد یا اہل حدیث کہتے ہیں – وہابی و بر صغیری غیر مقلدین کا منہج یہ ہے کہ اگر کسی مسئلہ میں صحیح حدیث نہ ہو تو ضعیف حدیث ان کا مذھب ہے- یہ قیاس و رائے کو غیر

شرعی قرار دیتے ہیں -
ایک دوسرا منہج ہے جو اہل کشف و عرفان کے گروہ کا ہے – ان کا منہج ہے کہ شریعت کے ساتھ ساتھ طریقت بھی ہے - یہ عرف عام میں صوفی مسلک پر کہلاتے ہیں – یہ علم لدنی و باطنی کے قائل ہیں – دیو بندی و بریلوی ایک منہج پر ہیں اگرچہ عقائد میں بعض مقامات پر اختلاف کرتے ہیں

## مسئلہ صفات پر اعتقادی اختلافات

عام بول چال میں اردو میں مسلک کو فرقہ کی طرح لیا جاتا ہے لیکن عربی کی فقہ کی کتب میں مسلک سے مراد صرف مذهب ہے یعنی فقہ میں کس امام کی اتباع کی گئی ہے – اس میں اعتقاد شامل نہیں ہے - اسلامی لٹریچر میں اعتقادی کتب متکلمین کی مرتب کردہ ہیں اور یہ فقہ کی کتب سے الگ ہیں – متکلمین اہل سنت میں صرف دو گروہ ہیں اور ان کی بنیاد مسئلہ صفات الهیہ ہے - ان کا اپس کا اختلاف اس پر ہے کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عربی بولنے میں بول چال کے محاورے بولے ہیں یا صاف لفظوں میں بیان کیا ہے – کیا وہ جو عربی بولتے تھے وہ زبان و ادب والی تھی کہ اس میں تشبیہ ، استعارہ وغیرہ تھا یا نہیں –
قرن دوم میں محدثین دو حصوں میں منقسم ہو چکے تھے - امام مالک سختی سے صفات اللہ سے متعلق احادیث روایت کرنے سے منع فرماتے تھے - امام بخاری و ترمذی نے اپنی کتاب میں احادیث صفات کے الفاظ کی تاویل

بھی کی ہے یعنی یہ گروہ مووله میں سے تھے – امام احمد سے دو اقوال منسوب ہیں بعض کے نزدیک یہ ألمجسمیہ کی طرح اعضا والی بات کہتے تھے اور ابن جوزی کی تحقیق کے مطابق امام احمد المفوضہ میں سے تھے یعنی وہ جو تاویل نہیں کرتے تھے - اکثر شوافع نے تاویل کو پسند کیا ہے - أجکل ألمجسمیہ کا عرفی نام فرقہ سلفی / اہل حدیث/ وہابیہ ہے اور گروہ مووله کا نام اشاعرہ ہے - اہل حدیث متکلمین سے مراد ابو بکر الخلال حنبلی المتوفی ۳۱۱ ھ ، ھبة الله بن الحسن بن منصور اللالكائي حنبلی المتوفی ٤١٨ ھ ، قاضی ابو یعلی حنبلی المتوفی ٤٥٨ ھ ، شمس الدین محمد بن احمد سفارینی حنبلی المتوفی ١١١٨ ھ ، وغیرھم ہیں – یہ سب علمی حلقوں میں عقائد میں حنبلی مجسمیہ و الحشویہ کہلاتے ہیں – یہ اس موقف و طریقہ پر ہیں کہ وہ احادیث رسول جو مسئلہ صفات میں ہیں ، ان میں الفاظ کو ظاہر پر ہی لیا جائے گا اور ان سے اللہ تعالی کے وہ اعضاء و جوارح ثابت ہوں گے جو قرآن میں درج نہیں ہیں - چونکہ یہ احادیث کو ظاہری انداز میں لیتے ہیں ان کو اہل حدیث کہا جاتا ہے – حنبلی وہابی اور بر صغیر کے غیر مقلدین اسی گروہ میں سے ہیں – اس گروہ کے نزدیک جو عربی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بولی اس میں نہ تشبیہ ہے نہ استعارہ ہے بلکہ کلام نبوی عربی ادب کا مرقع نہیں ہے –

اشاعرہ گروہ میں القاضي أبو بكر الباقلاني المتوفی ٤٠٢ ھ ، امام ابو الحسن اشعری المتوفی ٣٢٤ ھ اور علماء کی ایک کثیر تعداد ہے - ان کو موقف میں یکسانیت کی وجہ سے اشاعرہ کہا جاتا ہے – یہ اس موقف و طریقہ پر ہیں کہ وہ احادیث رسول جو مسئلہ صفات میں ہیں ، ان میں الفاظ کو ظاہر پر

نہیں لیا جائے گا بلکہ ان کی تاویل کی جائے گی -- اس گروہ کے نزدیک مسئلہ صفات میں جو عربی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بولی اس میں تشبیہ و استعارہ و محاورہ ہے-

ایک دور میں صوفیاء نے (جو جھمی فرقے تھے ) نے نوٹ کیا کہ ان کے عقیدہ کو اشاعرہ منہج کے تحت چھپایا جا سکتا ہے لہذا انہوں نے أبو منصور محمد بن محمد بن محمود الماتُريدي المتوفی ۳۳۳ ھ کے نام سے اس موقف کو اپنا لیا - اس گروہ میں وہ فرقے بھی ہیں جو وحدت الوجود کے قائل ہیں اور وہ لوگ بھی ہیں جو اس کے قائل نہیں ہیں - الماتُريدي اور اشعری دونوں ہم عصر تھے اور دونوں احادیث کی تاویل کے قائل تھے

متکلمین اہل سنت اپنے آپ کو شیعہ اور خوارج سے الگ کرنے کے جمہور اہل سنت کے عقیدے کا ذکر کرتے تھے – ان میں امام الاشعری تھے جو اسماء و صفات میں تاویل کے قائل تھے اور امام اشعری کے نزدیک حنابلہ مجسمیہ گمراہ تھے- ابن عساکر (المتوفى: 571هـ) نے اپنی کتاب تبيين كذب المفتري فيما نسب إلى الأشعري میں لکھا ہے کہ

إِن جمَاعَة من الحشوية والأوباش الرعاع المتوسمين بالحنبلية أظهرُوا بِبَغْدَادَ من الْبدع الفظيعة والمخازي الشنيعة مالم يتسمح بِهِ ملحد فضلا عَن موحد وَلَا تجوز بِهِ قَادِح فِي أصل الشَّرِيعَة وَلَا معطل ونسبوا كل من ينزه الْبَارِي تَعَالَى وَجل عَن النقائص والآفات وينفى عَنهُ الْحُدُوث والتشبيهات ويقدسه عَن الْحُلُول والزوال ويعظمه عَن التَّغَيُّر من حَال إِلَى حَال وَعَن حُلُولهفِي الْحَوَادِث وحدوث الْحَوَادِث فِيهِ إِلَى الْكفْر والطغيان ومنَافاة أهل الْحق وَالْإِيمَان وتناهوا فِي قذف الْأَئِمَّة الماضين وثلب أهل الْحق وعصابة الدّين ولعنهم فِي الْجَوَامِع والمشاهد والمحافل والمساجد

والأسواق والطرقات وَالْخلوَة وَالْجَمَاعَات ثمَّ غرهم الطمع والإهمال ومدهم فِي طغيانهم الغي والضلال إِلَى الطعْن فِيمَن يعتضد بِهِ أَئِمَّة الْهدى وَهُوَ للشريعة العروة الوثقى وَجعلُوا أَفعاله الدِّينِيَّة معاصي دنية وترقوا من ذَلِك إِلَى الْقدح فِي الشَّافِعِي رَحْمَة الله عَلَيْهِ وَأَصْحَابه

اور الحشوية کی ایک جماعت اوباشوں کے ایک ہجوم جس کو بغداد میں حنابلہ کہا جاتا ہے ان کا ظہور ہوا ہے اور بے ہودہ باتیں اور بدعتی بکواس جاری ہوئی … ان لوگوں نے اللہ تعالی کی ذات باری سے وہ سب منسوب کیا جن سے وہ بلند ہے …. اور ائمہ ماضی پر انہوں نے الزام لگایا ہے … پھر اس کو مسجدوں میں بازاروں میں راستوں میں اور خلوت گاہوں میں اور اجتماعات میں بیان کیا … یہاں تک کہ امام الشافعی کی اور ان کے اصحاب کی قدح کی

آگے یہ بھی لکھا ہے

وتمادت الحشوية فِي ضلالتها والإصرار على جهالتها وَأَبُو إِلَّا التَّصْرِيح بِأَن المعبود ذُو قدم وأضراس ولهوات وأنَامل وَأَنه ينزل بِذَاتِهِ ويتردد على حمَار فِي صُورَة شَاب أَمْرَد بِشعر قطط وَعَلِيهِ تَاج يلمع وَفِي رجلَيْهِ نَعْلَانِ من ذهب وَحفظ ذَلِك عَنْهُم وعللوه ودونوه فِي كتبهمْ وَإِلَى الْعَوام ألقوه

الحشوية گمراہی میں اور اپنی جہالت پر اصرار میں بہت آگے تک چلے گئے …اور کچھ نہیں کیا سوائے اس کے کہ تصریح کی کہ ان کا معبود قدم والا ہے جس کے دانت ہیں، حلق کا کوا ہے اس میں رگیں ہیں اور وہ اپنی ذات کے ساتھ نازل ہوتا ہے … اس کی شکل ایک جوان مرد جیسی ہے جس کے گھنگھریالے بال ہیں، سر پر تاج ہے اور پیروں میں سونے کی چپل ہے اور اس کو لوگوں نے ان سے یاد کیا اس کو بلند کیا اور کتب میں لکھا عوام نے لیا

لیکن آج حنابلہ مجسمیہ اور ان کا ذیلی فرقہ اہل حدیث اپنے آپ کو جمہور اہل سنت کے مذہب پر کہتا ہے اور امام اشعری کو گمراہ قرار دیتا ہے – یہاں تک کہ حنبلی علماء میں سے بعض کا کہنا ہے کہ امام النووی اور امام ابن حجر کا عقیدہ بھی ذات باری اللہ تعالی پر صحیح نہیں تھا یہاں تک کہ بعض نے فتح الباری کو جلانے کا فتوی دیا- اِس کا ذکر صالح المنجد کی ویب سائٹ پر ہے وہابی علماء نے کتاب فتح الباری اور امام نووی کی شرح مسلم کو جلانے کا حکم دیا جو ان کی حماقت ہے

- التاريخ والسيرة » المناقب.

id

107645: موقف علمائنا من الحافظين ابن حجر والنووي رحمهما الله

السؤال: قال واحد من العلماء المسلمين في المدينة التي أسكن بها : إن الإمام ابن حجر ، والإمام النووي مبتدعان ، وساق بعض الأدلة من "فتح الباري" لتبرير رأيه ، وأعطى مثالاً على ذلك بشرح الإمام ابن حجر للمقصود بوجه الله أنه رحمته ، ما رأيكم ؟

تم النشر بتاريخ: 2008-07-31

الجواب:

الحمد لله

أهل السنَّة والجماعة منصفون في الحكم على الآخرين ، لا يرفعون الناس فوق ما يستحقون ، ولا ينقصون قدرهم ، ومن الإنصاف بيان خطأ المخطئ من أهل العلم والفضل ، والتأول له ، والترحم عليه ، كما أن من الإنصاف التحذير من خطئه ؛ لئلا يغتر أحد بمكانته فيقلده فيما أخطأ فيه ، وأهل السنَّة لا يتوانون عن الحكم على المخالف المتعمد للسنَّة بأنه مبتدع ضال .

وقد وُجد في زماننا هذا من نال من الإمامين ابن حجر والنووي ، فحكم عليهما بأنهم مبتدعة ضالون ! ، وبلغت السفاهة ببعضهم أن قال بوجوب إحراق كتابيهما "فتح الباري" و "شرح مسلم " ! .

سوال: میں جہاں رہتا ہوں اس شہر کے مسلمانوں کے ایک عالم کا کہنا ہے کہ ابن حجر اور نووی بدعتی ہیں اور اس نے اس پر دلیل کے طور پر کتاب فتح الباری کے دلائل دیے اور اس پر فتح الباری سے مثالیں دیں

جواب اہل سنت و الجماعت فیصلہ کرنے میں دوسروں سے زیادہ منصف ہیں کہ لوگوں کو اتنا ہی چڑھایا جائے جس کے وہ مستحق ہیں اور ان کی قدر میں کمی

بھی نہ کریں اور انصاف میں ہے کہ اہل علم و فضل کے نزدیک غلطی ہے اور اس مخالف پر اہل سنت بدعتی کا حکم نہیں کرتے اور ہمارے ہی دور کے بعض نے ابن حجر اور نووی پر بدعتی گمراہ کا میلان کیا اور ان کی حماقت پہنچی کہ کہا کہ فتح الباری اور شرح صحیح مسلم کو جلا دو

پھر فتوی کا ذکر کیا کہ

1- سئل علماء اللجنة الدائمة للإفتاء :

ما هو موقفنا من العلماء الذين أوَّلوا في الصفات ، مثل ابن حجر ، والنووي ، وابن الجوزي ، وغيرهم ، هل نعتبرهم من أئمة أهل السنَّة والجماعة أم ماذا ؟ وهل نقول : إنهم أخطأوا في تأويلاتهم ، أم كانوا ضالين في ذلك ؟

فأجابوا :

" موقفنا من أبي بكر الباقلاني ، والبيهقي ، وأبي الفرج بن الجوزي ، وأبي زكريا النووي ، وابن حجر ، وأمثالهم ممن تأول بعض صفات الله تعالى ، أو فوَّضوا في أصل معناها : أنهم في نظرنا من كبار علماء المسلمين الذين نفع الله الأمة بعلمهم ، فرحمهم الله رحمة واسعة ، وجزاهم عنا خير الجزاء ، وأنهم من أهل السنة فيما وافقوا فيه الصحابة رضي الله عنهم وأئمة السلف في القرون الثلاثة التي شهد لها النبي صلى الله عليه وسلم بالخير ، وأنهم أخطأوا فيما تأولوه من نصوص الصفات وخالفوا فيه سلف الأمة وأئمة السنة رحمهم الله ، سواء تأولوا الصفات الذاتية ، وصفات الأفعال ، أم بعض ذلك .

وبالله التوفيق ، وصلى الله على نبينا محمد وآله وصحبه وسلم " انتهى .

الشيخ عبد العزيز بن باز. الشيخ عبد الرزاق عفيفي . الشيخ عبد الله بن قعود

"فتاوى اللجنة الدائمة" (3/241) .

اس کا ترجمہ ہے[4]

سعودی کی دائمی کمیٹی کہتی ہے کہ ہمارا موقف ابی بکر الباقلانی اور بیہقی اور ابن جوزی اور نووی ور ابن حجر اور ان کے جیسوں کے بارے میں ہے جنہوں نے اللہ تعالی کی بعض صفات کی تاویل کو اصلی معنی سے پھیر دیا ... کہ انہوں نے غلطی کی ہے صفات کے نصوص کی تاویل کرکے اور امت کے اسلاف اور آئمہ سنت کی مخالفت کی سوائے انہوں نے صفات ذات کی تاویل کی یا صفات افعال یا بعض دیگر کی ہے۔

یعنی وہابی علماء کے نزدیک امام نووی اور ابن حجر کا اللہ تعالی کے حوالے

سے صحیح عقیدہ نہیں تھا یہاں تک کہ بعض کا کہنا تھا ہے کہ یہ علماء اہل سنت سے خارج ہیں اور فتح الباری کو جلا دو[5]

اس طرح حنابلہ اور اہل حدیث نے اپنا ایک عقیدہ سلف گھڑ لیا ہے جس میں قرآن کی آیات متشابھات کا انکار کیا جاتا ہے – کہا جاتا ہے کہ ایسا قرآن ہو ہی نہیں سکتا جس میں ایسی آیات درج ہو جن کا اصل مفہوم نا معلوم ہو

بن باز فتاوی نور علی الدرب لابن باز" (ص 65) میں کہتے ہیں

المفوضة قال أحمد فيهم : إنهم شر من الجهمية ، والتفويض أن يقول القائل : الله أعلم بمعناها فقط ، وهذا لا يجوز ; لأن معانيها معلومة عند العلماء . .

المفوضة تو ان پر امام احمد نے کہا یہ الجهمية سے بھی زیادہ شری ہیں- اور التفويض یہ قول ہے کہ کہنے والا کہے کہ ان (آیات متشابھات) کا مطلب صرف اللہ جانتا ہے- اور یہ جائز نہیں ہے کیونکہ علماء کو ان کے معنی کی معلومات ہیں-

وہابی عالم صالح بن فوزان ایک استفتاء کے جواب میں کہتے ہیں[6]

الاجابة

نص السؤال : هل صفات الله عز وجل من قبيل المتشابه أو من قبيل المحكم ؟

نص الإجابة :

صفات الله سبحانه وتعالى من قبيل المحكم الذي يعلم معناه العلماء ويفسرونه، أما كيفيتها؛ فهي من قبيل المتشابه الذي لا يعلمه إلا الله. وهذا ، كما قال الإمام مالك رحمه الله وقال غيره من الأئمة: الاستواء معلوم، والكيف مجهول، والإيمان به واجب، والسؤال عنه بدعة . وقال شيخ الإسلام ابن تيمية رحمه الله: فإني ما أعلم عن أحد من سلف الأمة ولا من الأئمة؛ لا أحمد بن حنبل ولا غيره؛ أنه جعل

ذلك من المتشابه . ومعنى ذلك أن علماء أهل السنة وأئمتها أجمعوا على أن نصوص الصفات ليست من المتشابه، وإنما ذلك قول المبتدعة والفرق المنحرفة عن منهج السلف. ))

اللہ تعالی کی صفات (آیات) محکم کی قبیل کی ہیں جن کے معنوں کا علم علماء کو ہے اور انہوں نے اس کی تفسیر کی ہے – البتہ کیفیت یہ متشابہات میں سے ہے جس کو صرف اللہ جانتا ہے اور ایسا امام مالک کا کہنا ہے اور دیگر ائمہ کا کہ الاستواء معلوم ہے کیفیت مجہول ہے اور ایمان اس پر واجب ہے اور سوال بدعت ہے اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ کا کہنا ہے کہ میں سلف میں کسی کو نہیں جانتا نہ ائمہ میں سے کسی کو جانتا ہوں، نہ امام احمد کو، نہ کسی اور کو کہ انہوں نے اس کو متشابہات میں سے لیا ہو اور اس کا مطلب ہے کہ اہل سنت کے علماء اور ائمہ اس پر جمع ہیں کہ صفات پر نصوص متشابہات نہیں ہیں اور صفات کو متشابہات قرار دینا یہ قول بدعتیوں کا ہے اور ان فرقوں کا جو منہج سلف سے منحرف ہیں

یہی اہل حدیث کے درپردہ عقائد ہیں کہ آیات صفات قرآن کی متشابہات آیات نہیں ہیں

اس طرح اہل سنت میں بدعتی عقیدے والے ہو جاتے ہیں- ایک وہ جو صفات کو ان کے ظاہر پر لیتے ہیں اور اپنے آپ کو سلفی اور اہل سنت قرار دیتے ہیں

دوسرے وہ جو اللہ تعالی کو ہر جگہ بذات مانتے ہیں اور یہ بھی اپنے آپ کو اہل سنت قرار دیتے ہیں (یعنی دیو بندی اور بریلوی فرقے)- سلفیوں کے نزدیک جو صفات کی تاویل کرتے ہیں وہ منہج سلف پر نہیں ہیں- اسماء و صفات میں ہی اہل سنت کے فرقے ایک دوسرے پر بدعتی و گمراہ کا فتوی لگا رہے ہیں- البانی

کے بقول امام ابن حزم بھی جھمی تھے- اس طرح ایک دوسرے کو گمراہ خود اہلسنت کے فرقے قرار دیتے ہیں -

آج اہل سنت میں جمہور علماء اشعری عقائد رکھتے ہیں – فرقہ اہل حدیث کی تضاد بیانی ہے یہ اپنے آپ کو جمہور کے عقیدے پر کہتے ہیں - ساتھ ہی اہل حدیث کے مقابلے میں صوفیاء کی جماعتیں ہیں جن میں دیو بندی اور بریلوی فرقے کے لوگ ہیں – یہ اپنے رب کو تمام کائنات میں سمایا ہوا کہتے ہیں – اس طرح یہ وحدت الوجودی ہیں اور ان کی توحید یہ ہے کہ امام غزالی کا قول ہے

لا موجود الا الله

کچھ بھی موجود نہیں سوائے الله تعالی کے

غور کریں کہ صوفیاء کا عقیدہ وحدت الوجود و وحدت الشهود بھی مسئلہ صفات کے تحت ہے وہ اپنے رب کے تمام مقام پر ہونے کے قائل ہیں اس طرح تمام اشیاء میں رب تعالی موجود ہو جاتا ہے – جو اس کے خلاف گئے ہیں وہ کائنات کی تخلیق کے قائل نہیں ہیں – وحدت الشهود کے قائلین کے نزدیک تمام کائنات محض ایک الوہی خیال ہے جس کی تخلیق نہیں ہوئی ہے - معلوم ہوا کہ اپنے آپ کو جمھور کے عقیدے پر بتانا بے فائدہ ہے

ڈاکٹر عثمانی نے اعتقادی اختلافات پر بحث کی ہے جو مسئلہ صفات میں ہے مثلا اللہ پر عرض عمل ہوتا ہے یا نبی پر ہوتا ہے – اللہ الحی ہے لهذا انبیاء و رسل وفات پا چکے ہیں ان کے اجسام مٹی ہو چکے ہیں - عثمانی صاحب کے نزدیک تمام انسان بھی قبروں میں زندہ نہیں ہیں کہ راحت و عذاب قبر کو محسوس کریں – اس کی وجہ یہ ہے کہ صرف اللہ الحی (مسلسل زندہ

) ہے اس کے سوا کوئی نہیں – ڈاکٹر عثمانی نے جھمی عقیدہ کو تصوف پر کتاب میں رد کیا جس میں اہل حدیث بھی ان کے ہم نوا ہیں - معلوم ہوا کہ عثمانی صاحب نے کسی بھی عملی مسئلے پر اپنے طائفہ کی بنیاد نہیں رکھی تھی

## فقہی مسالک ممنوع ہیں ؟

عام بول چال میں مذھب کا مطلب دین لیا جاتا ہے لیکن فقہ کی کتب میں مذھب کا مطلب فقہ کے چار اماموں میں سے کسی ایک امام کی اتباع کرنا ہے – یعنی اس امام سے منسوب فقہ پر منبی طریقے سے نماز پڑھنا ، طلاق و وراثت وغیرہ کا فیصلہ کرنا - اس طرح الگ الگ منہج پر لوگ ایک ہی امام کے متبع یا ایک ہی مذھب پر ہو سکتے ہیں -

عملی مسائل میں اختلاف رائے کی دین میں اجازت ہے – فقہی مسائل میں اصحاب رسول تک میں اختلاف موجود تھا – اس کو غیر شرعی کہنے والا جاہل ہے – یہ معلوم تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رفع الیدین کیا ہے اور یہ بھی معلوم تھا کہ مسلسل نہیں کیا ہے - لہذا بعض شہروں میں فقہ صحابہ کی وجہ سے سجدوں تک میں رفع الیدین کیا جاتا تھا اور بعض شہروں میں سرے سے ہی نہیں کیا جاتا تھا – اصحاب رسول میں کوئی کسی کو اس پر نہیں روکتا ٹوکتا تھا –

قرن دوم میں البتہ اس پر محدثین کا اختلاف واقع ہو چکا تھا – امام ترمذی کے نزدیک کوفہ میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے طریقہ کے تحت نماز پڑھنا "بھی" درست تھا کہ رفع الیدین نہیں کیا جاتا تھا - امام

بخاری سختی سے رفع الیدین کے قائل تھے اور اس کا پر چار کرتے تھے – راقم نے جب بھی ڈاکٹر عثمانی کے پیچھے نماز پڑھی انہوں نے وہ امام بخاری کی طرح نہیں بلکہ کوفہ کے مذھب کے تحت پڑھی جبکہ وہ صحیح بخاری کا درس دینے والے تھے - کہنے کا مقصد ہے کہ فقہ میں اختلاف موجب عذاب نہیں ہے ، یہ مسلمانوں پر سہولت ہے جو عمل پسند ہو کر سکتے ہیں –

فقہی مذہب یا عملی مسائل میں حنبلی ، شافعی ، مالکی ، حنفی ان میں کسی ایک کو اختیار کرنا شرعا ممنوع نہیں ہے - جو امر ضروری ہے وہ یہ کہ اس کو دیکھا جائے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ایک آدمی دین میں سہولت کے نام پر جب چاہے آسانی والا راستہ لے – مثلا کوئی اپنی بیوی کی تین طلاق ایک ہی وقت میں دے اور پھر غیر مقلدوں کی طرح کہے کہ وہ صحیح مسلم کی (منکر ) روایت پر عمل پیرا ہے ، تین طلاق نہیں ہوئیں اور بعد میں یہی شخص حنفی طریقہ پر کوئی عمل کرے تو تو ایسا شخص مضل ہے ، یہ شریعت سے کھلواڑ کر رہا ہے – اس کا دعوی غیر تقلیدی محض ایک دھوکہ ہے

معلوم ہوا کہ نہ تو منہج بری چیز ہے نہ فقہی مذھب بری چیز ہے – جو بات نا پسندیدہ ہے وہ اعتقادی اختلاف ہے – اسی سے فرقہ بنتا ہے - اعتقاد میں اختلاف کرنے کی صورت میں فرقہ آٹومیٹک بن جاتا ہے – ظاہر ہے الگ الگ عقیدہ پر قائم لوگوں کو ایک گروہ نہیں قرار دیا جا سکتا – البتہ ان گروہوں کے مجموعہ کو اسلامی کتب میں اکثر اوقات ایک لیا جاتا ہے – مثلا اہل سنت کے متعدد فرقے ہیں – متکلمین ان کو ایک ہی چھت کے

تحت ذکر کرتے ہیں – امام ابو حسن اشعری کی مقالات الاسلامیین دیکھی جا سکتی ہے ، جس میں وہ اہل سنت ، روافض اور خوارج کا عقائد میں تقابل کرتے ہیں – رافضیوں کے آپس میں بہت سے اعتقادی اختلاف ہیں لیکن ان سب کو کتب اہل سنت میں محض شیعہ کہہ دیا جاتا ہے – یہی انداز کتب اہل سنت میں خوارج کے فرقوں کے حوالے سے ہے – ان فرقوں کی تحلیل نفسی ہر جگہ نہیں کی جاتی کہ لوگوں کو الگ الگ کر کے سمجھایا جائے کہ یہ راوی یا شخص شیعہ ہے تو کون سا شیعہ ہے -

اہل سنت سے مراد وہ فرقے ہیں جو دینی مسائل میں ابو بکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کی سنت کو درست سمجھتے ہیں یعنی ابو بکر ، عمر ، عثمان کے کیے گئے فیصلے ان کی نگاہ میں درست ہیں – خوارج و شیعہ ان کو قابل قبول نہیں جانتے -

اس طرح کسی فرقہ کو محض اہل سنت میں سے قرار دینے سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ صحیح عقیدے پر بھی ہے – آج صوفی فرقے ہوں یا غیر صوفی فرقے ہوں دونوں اپنے آپ کو اہل سنت میں سے قرار دیتے ہیں کیونکہ یہ نہ شیعہ ہیں نہ خارجی ہیں - اس حد تو ان کی بات قابل قبول ہے - لیکن تفصیل میں جانے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ اہل سنت میں اعتقادی اختلافات بہت شدید نوعیت کے ہیں – اسی وجہ سے آج ان کی درسگاہیں ، مساجد الگ کی گئی ہیں –

ڈاکٹر عثمانی رحمہ اللہ علیہ آخری عمر تک فقہ حنفی کے طریقہ پر نمازیں پڑھاتے تھے اور اسی فقہ کے تحت فروع میں حکم کرتے تھے مثلا یہ فاتحہ خلف الامام کے خلاف فتوی دیتے تھے جبکہ امام بخاری کا

مذھب امام کے پیچھے مقتدی کے فاتحہ پڑھنے پر ہے - ڈاکٹر عثمانی رحمہ اللہ علیہ علمی حلقوں میں حنفی مذھب پر جانے جاتے تھے - عثمانی صاحب ، امام ابو حنیفہ کی اتباع مذھب و عقیدے دونوں میں کرتے تھے – کتاب ایمان خالص قسط دوم میں انہوں نے کئی مرتبہ اپنے آپ کو فخر سے امام ابو حنیفہ کے عقیدے پر بتایا ہے - راقم ان کی نماز و فتووں سے واقف ہے کہ وہ بھی فقہ حنفی کے تحت دیے گئے ہیں – فروعی مسائل میں عثمانی صاحب نہ تو امام شافعی کی پیروی کرتے تھے نہ امام مالک کی نہ امام بخاری کی – اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ خود ملتان کے حنفی مدرسہ سے فارغ التحصیل تھے اور فروع میں ان کا حنفی فرقوں سے کوئی اختلاف نہ تھا

ان کی وفات کے بعد بعض غیر سنجیدہ مقرروں نے جو غیر مقلدین کی سوچ سے متاثر ہوئے انہوں بیان کرنا شروع کیا کہ اسلام میں نہ کوئی حنفی ہوتا ہے، نہ مالکی ہوتا ہے، نہ شافعی ہوتا ہے ، نہ جنبلی ہوتا ہے بلکہ صرف مسلم ہوتا ہے – یہ قول سطحیت پر ، نا سمجھی پر منبی تھا - مذھب اربعہ کو خلاف اسلام کسی نے قرار نہیں دیا - نہ ڈاکٹر عثمانی نے کہیں لکھا ہے کہ وہ ان فقہی آراء یا تقلید امام ابو حنیفہ کے خلاف ہیں –

اس تمہید کے بعد اس کتاب کا آغاز کرتے ہیں – اس کتاب میں قرون ثلاثہ (سن ۳۵ ھ - ۳۰ ھ ) کے ظاہری فرقوں (غیر باطنی فرقوں ) میں سے فرقہ خوارج اول ، روافض ، زیدی فرقہ ، فرقہ معتزلہ کے پیش کردہ مسئلہ خلق القرآن وغیرہ کا متاخرین کی آراء کے ساتھ ذکر ہے - ساتھ ہی منہج المرجئہ کے موقف بھی ذکر ہے جو اہل سنت میں فرقہ نہیں ایک رجحان و منہج تھا-

الجھمیہ فرقے کا اس کتاب میں ذکر نہیں ہے کیونکہ یہ فرقہ اہل خیر (متصوفین ) اور معتزلہ میں ضم ہو گیا تھا – ان پر تفصیل راقم کی کتاب توحید و الاسماء الحسنی میں ہے

ابو شہر یار

۲۰۲۰

# باب ۱ :خوارج اول

تکفیر کی بحثوں میں بار بار غیر سنجیدہ انداز میں خوارج کا ذکر کیا جاتا ہے - ان کو کافر قرار دیا جاتا ہے اور قوم عاد و ثمود بنا دیا جاتا ہے پھر یکایک کفر دون کفر کی بات کر کے سب رفع دفع کرنے کی کوشش کی جاتی ہے – یہ سلسلہ چلا آ رہا ہے اور کثیر تضادات کی راہ کھولتا ہے – یہاں اس پر بحث کی گئی ہے

المحکمہ خوارج اول تھے ان کو اہل سنت الحروریہ کہتے ہیں یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے علی (رضی اللہ عنہ) کی معاویہ (رضی اللہ عنہ) سے جنگ ختم ہونے کو غلط جانا – علی (رضی اللہ عنہ) نے صلح میں امیر المومنین کا لفظ ہٹا دیا اور ثالثی کے اقدام کو قبول کر لیا تھا – خوارج نے کہا نہیں قرآن کا حکم ہے کہ امیر سے بغاوت کچل دی جائے – دوسری طرف سے یعنی اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قول اختیار کیا گیا کہ اگر مومنوں کی جماعت میں لڑائی ہو تو قرآن میں ہے ان میں صلح کرا دو( سورہ الحجرات) یعنی مومنوں میں لڑائی ممکن ہے- المحکمہ کے بقول ان الحکم الا للہ لہذا قرآن کے علاوہ کسی اور رائے کی قبول نہیں کی جائے گی- یہ وہ متشدد خوارج تھے جو عثمان (رضی اللہ عنہ) کو شہید کر چکے تھے اور ان کے نزدیک ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت حق تھی لیکن اس کے بعد عثمان (رضی اللہ عنہ) کی خلافت میں خرابی آئی جس کی انہوں نے سزا بھگتی- ان کے مطابق عثمان (رضی اللہ عنہ) کے گناہ ، گناہ کبیرہ تھے اور ان کو کرنے سے وہ مرتد کے درجے پر تھے اور وہ نعوذ باللہ جہنمی تھے- خوارج کے مطابق علی (رضی

اللہ عنہ) نے کلام اللہ کے خلاف انسانی ثالثی قبول کی لہذا وہ ایمان والے نہ رہے اور یہ بھی گناہ کبیرہ تھا جس پر یہ بھی نعوذ باللہ جہنمی ہوئے

فتح القدير از الشوکانی اور طبقات ابن سعد کے مطابق

علی رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو خوارج سے مناظرہ کے لیے بھیجا تو ان سے فرمایا

اذهب إليهم فخاصمهم وادعهم إلى الكتاب والسنة ولا تحاجهم بالقرآن فإنه ذو وجوه ولكن خاصمهم بالسنة

خوارج کے پاس جاؤ۔ لیکن یاد رکھنا کہ ان سے قرآن کی بنیاد پر بحث نہ کرنا کیونکہ قرآن کئی پہلوؤں کا حامل ہے۔ بلکہ "سنت" کی بنیاد پر ان سے گفتگو کرنا۔

اس کی سند ہے

أخبرنا محمد بن عمر. قال: حدثني إبراهيم بن إسماعيل بن أبي حبيبة.عن داود بن الحصين. عن عكرمة قال: [سمعت ابن عباس يحدث عبد الله ابن صفوان

سند میں إبراهيم بن إسماعيل بن أبى حبيبة ہے جس کو دارقطنی متروک کہتے ہیں نسائی اس کو ضعیف کہتے ہیں اور امام بخاری کہتے ہیں عنده مناكير اس کے پاس منکر روایات ہیں اور بخاری اس کو منکر الحدیث کہتے ہیں

سعودی محقق محمد بن صامل السلمي اس روایت کو طبقات ابن سعد پر تحقیق میں ضعیف کہتے ہیں

یہ منکر روایت ہے – روایات کے مطابق علی رضی اللہ عنہ کی نصیحت کے باوجود ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس ذو الوجوہ کتاب یعنی قرآن سے ہی نصیحت کی نہ کہ حدیث سے لہذا سیر الاعلام البنلاء از الذھبی ص ۲۹۷ میں

ہے انھوں نے خوارج کو

يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُم} [المائدة: 95] ، وبقوله: {فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ أَهْلِهَا} [النساء: 35]

والی قرانی آیات سنائیں

بقول خوارج اس گناہ الودہ ماحول میں رہنے کی بجائے انہوں نے خروج کیا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے ہجرت کی – لہذا خوارج کے نزدیک انہوں نے ایمان والوں کا ایک حلقہ بنایا اور اس میں ہی رہتے خوارج کے بقول انہوں نے علی کا قتل نہ کیا بلکہ ان پر یہ الزام ہے

عقائد و منہج

انسان کو صحیح عقیدہ یا نیکی جنت میں لے کر جائے گی نہ کہ اس نسبت پر کہ کوئی اہل بیت میں سے ہے یا صحابی ہے

اللہ کو قیامت کے دن کوئی نہ دیکھ سکے گا- اہل سنت اس عقیدے کے خلاف ہیں

قرآن کو خلق کیا گیا ہے – اہل سنت اس کے خلاف ہیں اور ماننے والے کو کافر کہتے ہیں

دور صحابہ میں خلیفہ غیر قریشی ہو سکتا ہے اور خلیفہ کا انتخاب صلاحیت کی بنیاد پر ہو گا – اہل سنت اور اہل تشیع اس کے خلاف ہیں

اہل ایمان کتمن (تقیہ) کر سکتے ہیں

گناہ کبیرہ کے مرتکب جہنمی ہیں – اہل سنت اور اہل تشیع اس کے خلاف ہیں – خوارج کے اس عقیدے کے رد میں مرجئہ پیدا ہوئے جو اہل ایمان کے جہنم سے نکلنے کے قائل ہیں اگرچہ بعض اہل سنت کی جانب سے ان کی اس بات

کی تائید کی جاتی ہے لیکن مرجئہ پر تنقید بھی کی جاتی ہے
یہ سوال کہ گناہ کبیرہ کے مرتکب خوارج سے دنیا میں کیا تعلق قائم کیا جائے ؟ اس پر عصر حاضر کے اباضی علماء کا موقف ہے کہ گناہ کبیرہ کے اہل استقامہ میں سے مرتکب شخص سے قلبی برا ۃ کریں گے یعنی ان کو دل میں برا سمجھیں گے سوشل بائیکاٹ یا قتل نہ کریں گے

خوارج کے خلفاء

خلیفہ اول ابو بکر رضی اللہ عنہ

خلیفہ دوم عمر رضی اللہ عنہ

خلیفہ سوم عبد اللہ بن وهب الراسبی – خوارج ان "ایمان والوں" کو وھبی کہتے ہیں

خلیفہ چہارم أبو الشعثاء جابر بن زيد الزهراني الأزدي المتوفی ٩٣ ھ

خلیفہ پنجم أبو عبيدة مسلم بن ابی کریمہ المتوفی ١٥٠ ھ

سن ٦٤ ھ میں خوارج کے کئی گروہ ہوئے مثلا الازرقیہ (نیلا فرقہ) وغیرہ جو متشدد تھے- امیر ابو بلال مرداس بن حدیر التمیمی المتوفی ٦١ ھ نے الاستعراض یعنی گھات لگا کر قتل کرنے کا کام کیا – بصرہ ان کا گڑھ بن گیا تھا – لیکن تمام خوارج ایسا نہ کرتے تھے بعض غیر متشدد ہو چکے تھے مثلا بقول خوارج جابر بن زید غیر متشدد تھے-ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے دور میں ان کے ایک لیڈر نجدہ بن عامر الحروری نے حج کیا اور معصوم لوگوں کے قتل پر ابن عباس رضی اللہ عنہ سے فتوی طلب کیا-اسی دور کے ایک صاحب کی روایت ہے

یزید الفقیر بیان کرتے ہیں کہ میرے دل میں خارجیوں کی ایک بات (یعنی

مرتکب کبیرہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا) راسخ ہو گئی تھی۔چنانچہ (ایک مرتبہ) ہم ایک بڑی جماعت کے ساتھ حج کے ارادہ سے نکلے کہ (حج کے بعد)پھر لوگوں پر نکلیں گے ۔(یعنی ان میں اپنا مذہب پھیلائیں گے) جب ہمارا گزر مدینہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سے ہوا تو ہم نے دیکھا کہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ ایک ستون سے ٹیک لگائے ہوئے لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں سنارہے ہیں ۔انہوں نے اچانک دوزخیوں کا تذکرہ کیا میں نے کہا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی رضی اللہ عنہ تم کیا حدیث بیان کرتے ہو حالانکہ اللہ تبارک وتعالیٰ تو فرماتا ہے کہ" انک من تدخل النار فقد اخزیتہ وکلما ارادو ان یخرجو منھا اعیدو فیھا"۔ (اے ہمارے پروردگار) جس کو تو نے جہنم میں داخل کیا تو تو نے اس کو رسوا کر دیا اور (فرماتا ہے) جہنم کے لوگ جب وہاں سے نکلنا چاہیں گے تو پھر اسی میں ڈال دیے جائیں گے ۔اب (قرآن کریم کی ان آیات کے ہوتے ہوئے) تم کیا کہتے ہو؟ جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا تم نے قرآن پڑھا ہے ۔میں نے جواب دیا جی ہاں ۔انہوں نے کہا تو پھر تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کے متعلق سنا ہے جو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز انہیں عطا فرمائے گا۔ میں نے کہا ہاں ۔جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا تو پھر یہ وہی مقام محمود ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ جہنم سے جسے چاہے گا نکالے گا ۔اس کے بعد انہوں نے پل صراط پر سے گزرنے کا تذکرہ کیا اور مجھے ڈر ہے کہ اچھی طرح یہ چیز مجھے یاد نہ رہی ہو۔مگر یہ کہ انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ لوگ جہنم میں ڈالے جانے کے بعد پھر اس سے نکالے جائیں گے اور اس طرح نکلیں گے جیسا کہ آبنوس کی لکڑیاں (جل بھن کر) نکلتی ہیں پھر جنت کی ایک نہر میں جائیں گے اور وہاں غسل کریں گے اور

کاغذ کی طرح سفید ہو نکلیں گے ۔یہ سن کر ہم وہاں سے نکلے اور کہنے لگے ہلاکت ہو تمہارے (خارجیوں ) کے لئے کیا یہ شیخ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھ سکتا ہے ۔(ہر گز ایسا نہیں ) چنانچہ ایک شخص کے علاوہ ہم سب خارجیوں کی بات سے پھر گئے ۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان)

خلیفہ چہارم أبو الشعثاء جابر بن زيد الزهراني الأزدي المتوفی ۹۳ ھ اہل سنت میں حدیث کے امام ہیں، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے شاگرد تھے اور خوارج کے نزدیک یہ کتمن کرتے تھے جو ان کے نزدیک شیعہ کے تقیہ کا مترادف لفظ ہے- حجاج بن یوسف سے جابر کے اچھے تعلقات تھے اور امام بخاری تاریخ الکبیر میں کہتے ہیں کہ خوارج ان کے بارے میں جھوٹ بولتے ہیں

خلیفہ پنجم أبو عبيدة مسلم بن ابی کریمہ المتوفی ۱۵۰ ھ کو عمر بن عبد العزیز کے دور میں گرفتار کیا گیا – یہ جابر کا شاگرد کہا جاتا ہے اس کو عمان جلا وطن کیا گیا جہاں ازد کا قبیلہ رہتا ہے – بصرہ کے غیر متشدد خوارج نے جابر کی طرح کتمن کا راستہ اختیار کیا اور ان أبو عبيدة کے حمایتوں نے واپس تشدد کا – ابو عبیدہ دوسرے عباسی خلیفہ ابو جعفر المنصور کے دور میں مرا

عبد اللہ بن یحیی الکندی المتوفی ۱۲۹ ھ نے حضر الموت میں پہلی خارجی مملکت قائم کی – اس کو طالب حق بھی کہا جاتا ہے اس نے یمن صنعآ پر قبضہ کیا قریب ۱۲۹ ھ میں جب بنو امیہ بکھر رہے تھے اور دمشق میں بنو عباس آ چکے تھے

بنو عباس نے اس مملکت کے قیام کے دو سال بعد ہی اس کو تباہ کیا اور اس

کے ایک صدی بعد خوارج کی دوسری مملکت الجزائر میں بنی جس کو رستمی مملکت کہا جاتا ہے جو ان کے ایک لیڈر کے نام پر ہے- یہ مملکت چل نہ سکی اور خوارج یہاں کوئی اور حکومت نہ بنا سکے

دوسری طرف عمان میں قبیلہ ازد کی وجہ سے (جس کی اکثریت خارجی رہی) کسی نہ کسی حوالے سے ان کا اثر و رسوخ رہا ان کے دو بڑے گروہ ہوئے جن میں ایک جبل الاخضر سے دوسرا مقسط میں رہتا اور جنگ و جدل ہوتا – یہاں تک کہ ان دونوں میں صلح ہوئی اور موجودہ مملکت بنی

## کیا خوارج کے گروہ نکلتے رہیں گے ؟

مسند احمد کی حدیث ہے

حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، أَخْبَرَنَا الْأَزْرَقُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: كُنْتُ أَتَمَنَّى أَنْ أَلْقَى رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُنِي عَنِ الْخَوَارِجِ، فَلَقِيتُ أَبَا بَرْزَةَ فِي يَوْمِ عَرَفَةَ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقُلْتُ: يَا أَبَا بَرْزَةَ حَدِّثْنَا بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ: فِي الْخَوَارِجِ فَقَالَ: أُحَدِّثُكَ بِمَا سَمِعَتْ أُذُنَايَ، وَرَأَتْ عَيْنَايَ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَنَانِيرَ، فَكَانَ يَقْسِمُهَا وَعِنْدَهُ رَجُلٌ أَسْوَدُ مَطْمُومُ الشَّعْرِ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَبْيَضَانِ بَيْنَ عَيْنَيْهِ أَثَرُ السُّجُودِ، فَتَعَرَّضَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَاهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ فَلَمْ يُعْطِهِ شَيْئًا، ثُمَّ أَتَاهُ مِنْ خَلْفِهِ فَلَمْ يُعْطِهِ شَيْئًا. فَقَالَ: وَاللَّهِ يَا مُحَمَّدُ مَا عَدَلْتَ مُنْذُ الْيَوْمَ فِي الْقِسْمَةِ، فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَضَبًا شَدِيدًا، ثُمَّ قَالَ: «وَاللَّهِ لَا تَجِدُونَ بَعْدِي أَحَدًا أَعْدَلَ عَلَيْكُمْ مِنِّي قَالَهَا» . ثَلَاثًا: ثُمَّ قَالَ: «يَخْرُجُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ رِجَالٌ، كَأَنَّ هَذَا مِنْهُمْ، هَدْيُهُمْ هَكَذَا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا

يُجاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يَرْجِعُونَ إِلَيْهِ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِهِ، سِيمَاهُمْ التَّحْلِيقُ لَا يَزَالُونَ يَخْرُجُونَ حَتَّى يَخْرُجَ آخِرُهُمْ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ، قَالَهَا ثَلَاثًا، شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ» قَالَهَا: ثَلَاثًا.

الْأَزْرَقُ بْنُ قَيْسٍ، شَرِيكِ بْنِ شِهَابٍ سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے تمنا تھی کہ اصحاب رسول میں سے کسی سے ملوں اور ان سے خوارج کی حدیث پوچھوں- پس میں أَبَا بَرْزَةَ سے بعض اصحاب کے ساتھ یوم عرفہ کے دن ملا- پس کہا: اے أَبَا بَرْزَةَ کوئی روایت بیان کریں جو آپ نے رسول اللہ سے خوارج کے بارے میں سنی ہو- پس انہوں نے کہا: میں سناتا ہوں جو میرے کانوں نے سنا اور آنکھوں نے دیکھا- میں نے دیکھا کہ ایک شخص ... رسول اللہ کے پاس آیا جس کا لباس سفید اور ماتھے پر سجدہ کا اثر تھا ... رسول اللہ نے اس کو کچھ نہ دیا .. پس وہ بولا: واللہ اے محمّد! آج تم نے تقسیم میں انصاف نہیں کیا- پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غضب ناک ہوئے اور کہا : و اللہ میرے بعد کوئی نہ ہو گا جو تم سے ایسا عدل کرے تین دفعہ کہا- پھر کہا مشرق سے لوگ نکلیں گے یہ ان میں سے ہو گا یہ قرآن پڑھیں گے لیکن حلق سے آگے نہ جائے گا، دین سے ایسے نکلیں گے جیسے کمان سے تیر جو پلٹ کر نہ آئے اور ہاتھ سینے پر رکھا ان لوگوں کی نشانی سر منڈوانا ہو گی اور یہ نکلتے رہیں گے حتی کہ ان کا آخری گروہ نکلے پس جب دیکھو تو قتل کر دو تین دفعہ کہا بد ترین مخلوق اور بعد میں نے والے

امام حاکم نے بھی اس کو اس سند سے روایت کیا ہے اور کہتے ہیں هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

تلخيص الذهبي میں الذھبی اس پر سکوت کرتے ہیں لیکن میزان میں اس کے

راوی کو لا یعرف کہتے ہیں
اس کی سند میں شَرِيكِ بْنِ شِهَابٍ ہے – الذھبی ميزان الاعتدال في نقد الرجال میں لکھتے ہیں
شريك بن شهاب عن أبي برزة. بصري. لا يعرف إلا برواية الأزرق بن قيس عنه.
شَرِيكِ بْنِ شِهَابٍ ، أبي برزة سے روایت کرتے ہیں- بصری ہیں میں ان کو صرف الأزرق بن قيس کی روایت سے جانتا ہوں
ابن ابی شیبہ اور مسند الرویانی میں میں اسی مجھول راوی کی سند سے ہے
لَا يَزَالُونَ يَخْرُجُونَ حَتَّى يَخْرُجَ آخِرُهُمْ مَعَ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ
یہ گروہ نکلتے رہیں گے یہاں تک کہ ان کا آخری مسیح دجال کے ساتھ ہو گا
ابن حبان نے اپنے انداز میں اس مجھول راوی کو ثقہ قرار دیا ہے
لیکن الذھبی کی رائے درست ہے – راوی شريك بن شهاب پر نہ جرح ہے نہ توثیق ، لہذا وہ مجھول ہے
تهذيب الكمال في أسماء الرجال میں المزی کہتے ہیں
قَال: شَرِيك ليس بذاك المشهور شریک ایسا مشھور نہیں
مسند احمد اور المستدرك على الصحيحين میں بعض روایات جو قَتَادَة عن شَهْرِ بن حَوْشَب کی سند سے نقل ہوئی ہیں ان میں ہے کہ عبدُ الله بن عمرو بن العاص نے نوف البکالی سے سوال کیا .. اور پھر عبد اللہ نے حدیث سنائی کہ میری امت میں سے مشرق سے لوگ نکلیں گے جو قرآن کو پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا جب بھی ان کی نسل نکلے گی اسے ختم کردیا جائے گا یہ قول دس دفعہ کہا یہاں تک کہ ان کے آخری حصے میں دجال نکل آئے گا۔

اس کی سند میں شہر بن حوشب ہے

النَّسَائِيُّ کہتے ہیں : لَيْسَ بِالقَوِيِّ، قوی نہیں

ابْنُ عَدِيٍّ کہتے ہیں: لاَ يُحْتَجُّ بِهِ، وَلاَ يُتَدَيَّنُ بِحَدِيْثِهِ اس کی حدیث ناقابل دلیل ہے

أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ کہتے ہیں: وَلاَ يُحْتَجُّ بِهِ، اس کی حدیث نا قابل دلیل ہے

يَحْيَى بنِ مَعِيْنٍ: ثِقَةٌ کہتے ہیں

عَبْدِ اللهِ بنِ عَوْنٍ، قَالَ: إِنَّ شَهْراً تَرَكُوْهُ اس کو متروک کہتے ہیں

الذھبی کہتے ہیں اس کی حدیث حسن ہے اگر متن صحیح ہو اور اگر متن صحیح نہ ہو تو اس سے دور رہا جائے کیونکہ یہ ایک احمق مغرور تھا

الذھبی کتاب سير أعلام النبلاء میں اس پر لکھتے ہیں

قُلْتُ: مَنْ فَعَلَهُ لِيُعِزَّ الدِّيْنَ، وَيُرْغِمَ المُنَافِقِيْنَ، وَيَتَوَاضَعَ مَعَ ذَلِكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ، وَيَحْمَدَ رَبَّ العَالِمِيْنَ، فَحَسَنٌ، وَمَنْ فَعَلَهُ بَذْخاً وَتِيْهاً وَفَخْراً، أَذَلَّهُ اللهُ وَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَإِنْ عُوْتِبَ وَوُعِظِ، فَكَابَرَ، وَادَّعَى أَنَّهُ لَيْسَ بِمُخْتَالٍ وَلاَ تَيَّاهٍ، فَأَعْرِضْ عَنْهُ، فَإِنَّهُ أَحْمَقُ مَغْرُوْرٌ بِنَفْسِهِ.

اس سے سنن اربعا اور مسلم نے مقرونا روایت لی ہے

کتاب رجال صحیح مسلم از ابن مَنْجُويَه (المتوفى: 428ھ) کے مطابق امام مسلم نے صرف ایک روایت کہ کھمبی ، من میں سے ہے لی ہے

اس روایت میں نوف البکالی ہے جس کا حال مستور ہے اور ابن عباس اس کو کذاب کہتے تھے یہ کعب الاحبار کا سوتیلا بیٹا تھا

بحر الحال بعض لوگوں نے ان روایات کو صحیح مانتے ہوئے یہ موقف اختیار کیا ہے- لیکن جب راوی مجھول ہے یا مجروح ہے تو اس کی حدیث کیسے قبول

کی جا سکتی ہے؟ واضح رہے کہ خارجی کہنے کی صورت میں ایک بہت بڑا گناہ سر زرد ہو گا ، اگر ملزم خارجی نہ ہوا

خوارج جو علی رضی اللہ کے دور میں نکلے وہ بالکل ختم نہیں ہوئے بلکہ فرقوں میں بٹ گئے آج بھی ان کا ایک فرقہ عمان پر حکومت کر رہا ہے-

## خوارج کے پیچھے نماز کا حکم

اس سلسلے میں دلائل دیے جاتے ہیں کہ صحابہ نے خوارج کے پیچھے نماز پڑھی

ابن تيمية في "منهاج السنة" 5/247 میں لکھتے ہیں

: ومما يدل أن الصحابة لم يُكَفروا الخوارج أنهم كانوا يصلون خلفهم، وكان عبد الله بن عمر رضي الله عنه وغيره من الصحابة يصلون خلف نجدة الحروري، وكانوا أيضاً يحدثونهم ويفتونهم ويخاطبونهم كما يخاطب المسلمُ المسلمَ، كما كان عبد الله بن عباس يجيب نجدة الحروري لما أرسل يسأله عن مسائل، وحديثه في البخاري ، وكما أجاب نافع بن الأزرق عن مسائل مشهورة، وكان نافع يناظره في أشياء بالقرآن كما يتناظر المسلمان.

اور جو اس بات کی دلیل ہے کہ صحابہ نے خوارج کی تکفیر نہیں کی وہ یہ ہے کہ انہوں نے ان کے پیچھے نماز پڑھی اور ابن عمر رضی اللہ عنہ اور دیگر اصحاب رسول نے نجدة بن عامر الحروري کے پیچھے نماز پڑھی اور وہ اس سے بات کرتے اس کو فتویٰ بھی دیتے اور اس سے ایسے مخاطب ہوتے جسے کہ ایک مسلم ، مسلم سے ہوتا ہے جیسا کہ عبد اللہ ابن عبّاس نے نجدة الحروري کو جواب دیا جب اس نے مسئلہ لکھ بھیجا اور حدیث بخاری میں ہے

اور جیسا نافع بن الأزرق نے مسائل مشہورہ پر جواب دیا
مسلم باب بَابُ النِّسَاءِ الْغَازِيَاتِ يُرْضَخُ لَهُنَّ وَلَا يُسْهَمُ، وَالنَّهْيِ عَنْ قَتْلِ صِبْيَانِ أَهْلِ الْحَرْبِ میں یہ روایت موجود ہے
ابی داود کی روایت ہے جس کو البانی صحیح کہتے ہیں
حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ هُرْمُزَ، أَنَّ نَجْدَةَ الْحَرُورِيَّ، حِينَ حَجَّ فِي فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، أَرْسَلَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، يَسْأَلُهُ عَنْ سَهْمِ ذِي الْقُرْبَى
نَجْدَةُ بْنُ عَامِرٍ الْحَرُورِيَّ رَئِيس الْخَوَارِج نے فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ کے دور میں حج کیا اور ابن عبّاس رضی اللہ عنہ سے سوال و جواب بھی کیے
كتاب أصول السنة، ومعه رياض الجنة بتخريج أصول السنة از ابن أبي زَمَنِين المالكي (المتوفى: 399هـ) کی روایت ہے
أَسَدٌ قَالَ حَدَّثَنِي اَلرَّبِيعُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَوَّارَ بْنِ شَبِيبٍ قَالَ حج نجدة الحروري في أصحابه فوادع ابن الزبير، فصلى هذا بالناس يوماً وليلة، وهذا بالناس يوماً وليلة، فصلى ابن عمر خلفهما فاعترضه رجل، فقال: يا أبا عبد الرحمن أتصلي خلف نجدة الحروري؟ فقال ابن عمر: (إذا نادوا حي على خير العمل أجبنا، وإذا نادوا إلى قتل نفس قلنا: لا، ورفع بها صوته
سوار بن شبیب کہتے ہیں کہ نَجْدَةُ بْنُ عَامِرٍ الحروري (خوارج) کو ابن زبیر نے مدعو کیا اور ان لوگوں نے دن و رات نماز پڑھی پس ابن عمر نے بھی ان کے پیچھے نماز پڑھی پس ایک آدمی نے اعتراض کیا کہ اے ابو عبد الرحمن آپ نجدہ حروري کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں ؟ پس ابن عمر نے کہا پس جب حي علی خیر العمل کی ندا اتی ہے تو ہم جواب دیتے ہیں اور جب یہ قتل نفس کی

ندا کرتے ہیں تو ہم اپنی آواز بلند کرتے ہیں اور کہتے ہیں نہیں

اس کی سند میں اسد بْنُ مُوسَى ہے جن سے بخاری نے استشہاد کیا ہے الذہبی میزان میں لکھتے ہیں

ابن حزم ذكره في كتاب الصيد فقال: منكر الحديث. ابن حزم نے ان کو منکر الحدیث کہا ہے

دوم اس کی سند میں اَلرَّبِيعُ بْنُ زَيْدٍ ہے جن کو بعض لوگوں نے ربيعة بن زياد کہہ دیا ہے جبکہ ربيعة بن زياد صحابی ہیں – حق یہ ہے کہ اَلرَّبِيعُ بْنُ زَيْدٍ مجهول ہے

کتاب أصول السنة، ومعه رياض الجنة بتخريج أصول السنة از ابن أبي زَمَنِين المالكي (المتوفى: 399ھ) کی روایت ہے

اِبْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ اَلْحَكَمِ بْنِ عَطِيَّةَ قَالَ: سَأَلْتُ اَلْحَسَنَ فَقُلْتُ رَجُلٌ مِنْ اَلْخَوَارِجِ يَؤُمُّنَا أَنُصَلِّي خَلْفَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَدْ أَمَّ اَلنَّاسَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مِنْهُ.

ابن مہدی ، اَلْحَكَمِ بْنِ عَطِيَّةَ سے روایت کرتے ہیں کہ حسن بصری سے سوال کیا کہ خوارج میں سے ایک شخص نے کے پیچھے نماز پڑھ لیتے ہیں کہا ہاں

اس کی سند میں الحكم بْن عطية العيشي البصري ہیں جو ضعیف ہیں – الذہبی، میزان میں کہتے ہیں وضعفه أبو الوليد، وقال النسائي: ليس بالقوي. وقال أبو حاتم: يكتب حديثه، ولا يحتج به.

وہ روایات جن سے یہ ثابت کیا جا رہا ہے کہ صحابہ خوارج کے پیچھے نماز پڑھتے تھے سب ضعیف ہیں اور ایک بھی صحیح السند روایت نہیں[7]

امام بخاری، صحیح میں صحابہ کے اقول صحیح میں نقل کرتے ہیں کہ صحابہ نے حدیث نبوی کہ لوگ قرآن پڑھیں گے لیکن حلق سے نیچے نہ اترے گا کا مصداق خوارج کو لیا جنہوں نے صحابہ کو ہی کافر کہا
اب ظاہر ہے خوارج صحابہ کے ساتھ نماز کیوں پڑھتے لہذا یہ روایات نہ سندا صحیح ہیں بلکہ تاریخ کے مطابق بھی غلط ہیں

## کیا قرآن سے دلیل لینا خوارج کا عمل ہے ؟

قرآن سے دلیل لینا تمام مسلمانوں اور اہل قبلہ کا عمل ہے اس میں خوارج اور اہل سنت میں کوئی فرق نہیں- یہ جاہلانہ کلام ان مولویوں کا ہے جو یہ کہنا چاہتے ہیں کہ خوارج صرف قرآن دیکھتے ہیں جبکہ خوارج کا اپنا مصدر حدیث بھی ہے جو جابر بن زید کی سند سے ابن عباس سے روایت کیا گیا ہے جس کو مسند الربیع کہا جاتا ہے- جو حضرات عمان میں ہیں وہ وہاں کے کسی بھی مکتب میں جا کر دیکھ سکتے ہیں کہ خوارج حدیث کی کتب بھی رکھتے ہیں اور جس کو شک ہو وہ وہاں ان کے علماء سے حدیث پر ان کی رائے پوچھ سکتا ہے- اصل میں یہ دھوکہ برصغیر میں دیا جاتا ہے لیکن یہ کہنے کی کسی عرب مولوی کو ہمت نہیں کہ خوارج حدیث نہیں مانتے
خوارج میں سے بعض عذاب قبر، رویت باری تعالی، پل صراط وغیرہ کا انکار یا تاویل کرتے ہیں لیکن تمام نہیں

## دین میں خارجی کی سند پیش کرنا

محدثین نے خارجی سے روایت لکھی ہے کیونکہ خارجی جھوٹ کو گناہ کبیرہ

کہتے تھے مثلا صحیح بخاری میں عمران بن حطان خارجی کی روایت ہے جس کو بعض محدثین خارجی کہتے ہیں- اس نے ایک فتوی دیا جس میں کہا جو بھی ہو قتل کرو قتل کلھم اس پر بعض نے اس کو خارجی کہا

کتاب الضعفاء از امام عقیلی کی روایت ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْعَلَاءِ الْيَشْكُرِيُّ وَلَقَبُهُ جُرْنٌ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ سَرْجٍ الشِّينِيُّ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ السَّدُوسِيُّ، أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، فَتَذَاكَرُوا الْحَدِيثَ حَتَّى ذُكِرَ الْقَضَاءُ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّ الْقَاضِيَ الْعَدْلَ لَيُجَاءُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَلْقَى مِنْ شِدَّةِ الْعَذَابِ مَا يَتَمَنَّى أَنْ لَا قَضَى بَيْنَ اثْنَيْنِ فِي تَمْرَةٍ قَطُّ» وَعِمْرَانُ بْنُ حِطَّانَ كَانَ أَيْضًا مِنَ الْخَوَارِجِ

امام بخاری روایت کرتے ہیں صالح بن سرج نے ، عمران السدوسی سے روایت کیا کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس داخل ہوا پس انہوں نے حدیث ذکر کی قضا کے بارے میں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا : بروز محشر ایک عدل والا قاضی شدت عذاب کو دیکھ کر تمنا کرے گا کہ اس نے دو کے درمیان ایک کھجور کی گٹلی کا بھی فیصلہ نہ کیا ہو

اور عمران بن حِطَّانَ خوارج میں سے ہے

امام بخاری نے خارجی عمران سے صحیح میں روایت لکھی جس کا اقرار محدثین کر رہے ہیں اس کی وجہ ہے کہ بدعتی کی روایت اس کے عقیدے کے اثبات میں ناقابل قبول ہے - عمران جب اپنے بدعتی عقیدے کی روایت کرتا ہے تو قبول نہیں کی جاتی لیکن اس کے علاوہ قبول کی جاتی ہے یہی

عمل روافض کے ساتھ ہے

اب سوال ہے کیا کافر کی روایت لکھی جا سکتی ہے یا وہ شخص جس کی فرقے کی تکفیر کی گئی ہو؟ امام بخاری کا یہ عمل بتا رہا ہے کہ خوارج جو بعد میں آئے ان کی تکفیر نہیں کی گئی ان کو بد مذھب سمجھا گیا اور مسلمان ہی سمجھا گیا نہ کہ کافر

## راوی صحیح بخاری کی ابن ملجم کی مدح کرنا

یوسف احمد ربانی کتاب حرمت مسلم میں جا بجا اقوال و غیر متعلق احادیث پیش کرتے ہیں کہ خارجی واجب القتل ہیں مثلا

❁ صحیح مسلم پر امام نووی نے باب باندھا ہے: "باب التحریض علی قتل الخوارج"
[ المسلم، کتاب الزکاۃ، قبل الحدیث : ١٠٦٦ ]

"خارجیوں کو قتل کرنے کی ترغیب کا بیان"

❁ امام نووی رحمہ اللہ شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں:

" قوله ﷺ « فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا » هذا تصريح بوجوب قتال الخوارج والبغاة وهو إجماع العلماء."
[ نووي شرح مسلم : ٢٧/٤، : ١٧٧١ ]

"آپ ﷺ کا فرمان (پس جب تم ان (خارجیوں) سے ملو تو ان کو قتل کرو پس بے شک ان کو قتل کرنے میں اجر ہے" یہ خارجیوں اور باغیوں سے قتال کے وجوب کی صراحت ہے اور اس پر علماء کا اجماع ہے۔" ①

① نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

« لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُوْدَ » [ بخاري، كتاب المغازي، باب بعث علي بن أبي طالب...... : ٤٣٤٩ ]

''البتہ اگر میں انھیں پالوں تو ضرور قوم ثمود کی طرح ان کو قتل کر ڈالوں۔''

② نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

« فَأَيْنَمَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ » [ بخاري، كتاب استتابة المرتدين......، باب قتل الخوارج...... : ٦٩٣٠ ]

''پس جہاں کہیں بھی انھیں پالو تو انھیں کو قتل کر ڈالو۔''

سوال ہے کہ علی رضی اللہ عنہ کے نزدیک ان سے قتال کرنے والے خارجی تھے یا مسلم ؟ اگر ہم علی رضی اللہ عنہ کا طرز عمل دیکھیں ان کی بردباری کو دیکھیں تو یہی ملتا ہے کہ وہ ان خارجیوں کو امیر کا باغی سمجھتے تھے مرتد نہیں -

## صحیح بخاری کے راوی عمران بن حطان کا بن ملجم کی شان میں قیصدہ

عمران بن حطان خارجی صحیح بخاری کا راوی ہے جس نے ابن ملجم ملعون کی شان میں قصیدہ لکھا۔

قصیدہ کا ترجمہ

ایک متقی شخص کی کیسی اچھی ضرب تھی جس کو لگانے سے اس کی نیت صرف یہ تھی کہ اللہ صاحب عرش کی رضا حاصل کرے۔ میں جب اس کو یاد کرتا ہوں تو یہ گمان کرتا ہوں کہ اس کا عمل اللہ کی تمام مخلوق سے زیادہ بھاری ہے۔ کیسی بزرگ قوم تھی جن کی قبریں زمین کے پیٹ میں بنی ہوئی ہیں جن لوگوں نے اپنے دین کی بغاوت اور سرکشی سے مخلوط نہ ہونے دیا۔

لطائف علمیہ ترجمہ کتاب الاذکیا تالیف امام ابن جوزی ترجمہ مولانا اشتیاق

احمد صفحہ 308-309 طبع اسلامی کتب خانہ
کتاب النجوم الزاهرة في ملوك مصر والقاهرة از آبن تغري میں تاریخ الاسلام الذھبی میں اسی طرح ابن الجوزی کی الاذکیا میں اس کا ذکر ہے
وفيها توفي عمران بن حطان «3» السدوسي الخارجي، كان شاعر الخوارج؛ وروى عن أبي موسى وعائشة رضي الله عنهما، وكان عمران فصيحاً قبيح الشكل، وكانت زوجته جميلة، فدخل عليها يوماً وهي بزينتها فأعجبته وعلمت منه ذلك، فقالت: أبشر فإني وإياك في الجنة؛ قال: ومن أين علمت؟ قالت: لأنك أعطيت مثلي فشكرت، وأنا ابتليت بمثلك فصبرت، والصابر والشاكر في الجنة. ومن شعره فی عبد الرحمن ابن ملجم وقومه:
يا ضربةً من تقي ما أراد بها ... إلا ليبلغ من ذي العرش رضوانا
إنّی لأذكره يوما فأحسبه ... أو فی البرية عند الله ميزانا
أكرم بقومٍ بطون الطير أقبرهم ... لم يخلطوا دينهم بغياً وعدوانا

راقم کہتا ہے یہ بات صحیح ہے کہ عمران خارجی ہے اور اس سے صحیح بخاری میں روایت لکھی گئی ہے - بخاری نے يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ کی سند سے روایت لی ہے اور اس کی دو روایات ہیں
پہلی حدیث
إِنَّمَا يَلْبَسُ الحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لاَ خَلاَقَ لَهُ فِي الآخِرَةِ
جس نے دنیا میں ریشم پہنا اس کو یہ آخرت میں اسکا حصہ نہ ملے گا
دوسری حدیث
لَمْ يَكُنْ يَتْرُكُ فِي بَيْتِهِ شَيْئًا فِيهِ تَصَالِيبُ إِلَّا نَقَضَهُ

رسول الله گھر میں کوئی ایسی چیز جس پر صلیب ہو اس میں نقص کیے بغیر نہیں چھوڑتے

ان دو روایات کی تصحیح میں اہل تشیع ، اہل سنت اور خوارج سب یک زبان ہیں تو اس میں کیا قباحت ہے-بخاری نے عمران کی کوئی ایسی روایت نہیں لکھی جس سے علی کی یا اہل بیت کی تنقیص ہوتی ہو

امام بخاری کے نزدیک خارجی واجب القتل نہیں اور نہ ہی امام مسلم کے نزدیک – جب یہ لوگ خارجی کا لفظ بولتے ہیں تو اس سے مراد مملکت عمان کے قبیلہ ازد کے فرقہ اباضیہ کے لوگ مراد نہیں ہوتے بلکہ وہ مراد ہیں جو خلیفہ سے بغاوت کریں اور فساد برپا کریں

ایک اہل حدیث مولوی ابو جابر دامانوی کا کہنا ہے

الحدیث: 22 [30] بے اختیار خلیفہ

سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ (المتوفی ۷۳ھ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

**" ستفترق أمتي على بضع و سبعين فرقة أعظمها فرقة قوم يقيسون الأمور برأيهم فيحرمون الحلال ويحللون الحرام"**

میری امت ستر سے کچھ اوپر فرقوں میں بٹ جائے گی، ان میں سب سے زیادہ افتراق کرنے والی وہ قوم ہوگی جو (دینی) امور میں اپنی رائے کو داخل کرے گی پس حلال کو حرام اور حرام کو حلال کردے گی۔

(المستدرک ۴/۴۳۰، المعجم الکبیر للطبرانی ۱۸/۵۱، وقال حمدی عبدالمجید السلفی: ومن طریقہ رواہ الخطیب فی الفقیہ والمتفقہ ۱/۱۷۹، ۱۸۰، ورواہ الخطیب ایضاً فی تاریخ بغداد ۱۳/۳۰۷، ۳۱۱، من طرق متعددۃ ورواہ البیہقی فی المدخل ح ۳۵۴۴ وابن عبدالبر فی جامع بیان العلم ۲/۱۶۳، وابن حزم فی الرسالۃ الکبریٰ فی ابطال القیاس والبزار ۱/۱۷۲ کشف الاستار وقال فی المجمع ۱/۱۷۹: "ورجالہ رجال الصحیح" ورواہ الحاکم ۴/۴۳۰ ح ۸۳۲۵، وصححہ علی شرط الشیخین، حاشیہ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۸/۵۰) [وھو حدیث حسن]

اس روایت کو قبول کیا اور لکھا

ماضی میں اس کی مثالیں خوارج، روافض، جبریہ، قدریہ، مشبہہ، معطلہ وغیرہ باطل فرقے ہیں اور موجودہ دور میں بہت سی جماعتیں اسی مشن پر رواں دواں ہیں، مثال کے طور پر منکرینِ حدیث کے مختلف فرقے، منکرینِ عذاب قبر، عثمانی برزخی فرقہ، جماعت المسلمین رجسٹرڈ وغیرہ، یہ فرقے بھی قرآن وحدیث میں تحریف کر رہے ہیں اور ان کے خودساختہ معنیٰ ومطالب بیان کرتے ہیں اور انسانی خواہشات کے بُری طرح غلام بن چکے ہیں۔ نفسانی خواہشات کے متعلق قرآن کریم کی بعض آیات ملاحظہ فرمائیں۔

**﴿اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ﴾**

پھر کیا تم نے اس شخص (کا حال بھی) دیکھا جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا الٰہ بنالیا اور اللہ نے علم کے باوجود اسے گمراہ کردیا اور اس کے کانوں اور دل پر مہر لگادی اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا۔ اللہ کے بعد اب کون اسے ہدایت دے گا؟ کیا تم لوگ کوئی نصیحت حاصل نہیں کرتے۔" (الجاثیۃ: ۲۳)

امام حاکم نے بھی مستدرک میں عمران سے روایت لی ہے اور اس کو مستقیم

الحدیث قرار دیا ہے

حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ، ثنا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ الْكِلَابِيُّ، ثنا عِمْرَانُ بْنُ دَاوُدَ الْقَطَّانُ، ثنا مَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْتَدَّتِ الْعَرَبُ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: يَا أَبَا بَكْرٍ، أَتُرِيدُ أَنْ تُقَاتِلَ الْعَرَبَ؟ قَالَ: فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ، وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ، وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ، وَاللَّهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا مِمَّا كَانُوا يُعْطُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأُقَاتِلُهُمْ عَلَيْهِ» قَالَ عُمَرُ: فَلَمَّا رَأَيْتُ رَأْيَ أَبِي بَكْرٍ قَدْ شُرِحَ عَلَيْهِ عَلِمْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ «هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّ الشَّيْخَيْنِ لَمْ يُخَرِّجَا عِمْرَانَ الْقَطَّانَ، وَلَيْسَ لَهُمَا حُجَّةٌ فِي تَرْكِهِ، فَإِنَّهُ مُسْتَقِيمُ الْحَدِيثِ، وَشَاهِدُهُ حَدِيثُ أَبِي الْعَنْبَسِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ»

اس سند سے اس روایت کو امام بیہقی نے بھی سنن الکبری میں لکھا ہے

## خوارج جہنم کے کتے ہیں؟

اس پر ایک روایت مسند احمد کی ہے جس میں شیعہ راوی ہیں اور ظاہر ہے یہ بدعتی عقیدے کے اثبات پر روایت ہے

حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ، حَدَّثَنَا الْحَشْرَجُ بْنُ نُبَاتَةَ الْعَبْسِيُّ كُوفِيٌّ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُمْهَانَ قَالَ: أَتَيْتُ (1) عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى وَهُوَ مَحْجُوبُ الْبَصَرِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، قَالَ لِي: مَنْ أَنْتَ؟ فَقُلْتُ: أَنَا سَعِيدُ بْنُ جُمْهَانَ، قَالَ: فَمَا فَعَلَ وَالِدُكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: قَتَلَتْهُ الْأَزَارِقَةُ، قَالَ: لَعَنَ اللهُ الْأَزَارِقَةَ، لَعَنَ اللهُ الْأَزَارِقَةَ، حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " أَنَّهُمْ كِلَابُ النَّارِ "، قَالَ: قُلْتُ: الْأَزَارِقَةُ وَحْدَهُمْ أَمِ الْخَوَارِجُ كُلُّهَا؟ قَالَ: "

بَلِ الْخَوارِجُ كُلُّهَا ". قَالَ: قُلْتُ: فَإِنَّ السُّلْطَانَ يَظْلِمُ النَّاسَ، وَيَفْعَلُ بِهِمْ، (2) قَالَ: فَتَنَاوَلَ يَدِي فَغَمَزَهَا بِيَدِهِ غَمْزَةً شَدِيدَةً (3) ، ثُمَّ قَالَ: " وَيْحَكَ يَا ابْنَ جُمْهَانَ عَلَيْكَ بِالسَّوَادِ الْأَعْظَمِ، عَلَيْكَ بِالسَّوَادِ الْأَعْظَمِ (4) إِنْ كَانَ السُّلْطَانُ يَسْمَعُ مِنْكَ، فَأْتِهِ فِي بَيْتِهِ، فَأَخْبِرْهُ بِمَا تَعْلَمُ، فَإِنْ قَبِلَ مِنْكَ، وَإِلَّا فَدَعْهُ، فَإِنَّكَ لَسْتَ بِأَعْلَمَ مِنْهُ

الْحَشْرَجُ بْنُ نُبَاتَةَ نے کہا مجھ سے سَعِيدُ بْنُ جُمْهَانَ نے کہا میں ابن ابی اوفی کے پاس پہنچا .... الْأَزَارِقَةَ کا ذکر کیا ... ابن ابی اوفی نے کہا رسول اللہ نے فرمایا تھا خوارج جہنم کے کتے ہیں

روایت میں الْأَزَارِقَه کا ذکر ہے جو گناہ کبیرہ کے مرتکب کا قتل جائز کہتے تھے

سند میں حشرج بن نباتة ہے

البخاري كتاب الضعفاء له: وهذا لم يتابع عليه

نسائی نے غیر قوی کہا ہے

دوسری

حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَجِيرٍ، (1) حَدَّثَنَا سَيَّارٌ قَالَ: ...أَبُو أُمَامَةَ

سند میں سیّار بن عبد اللّٰہ ایک مجہول ہے

بعض کا دعوی ہے صحابی ہے لیکن اس سے روایت نہیں ملی

عبد اللہ بن احمد کی السنہ میں ہے

عكرمة بن عمار، عن أبي عمار شداد بن عبد الله الدمشقي، عن أبي أمامة.

سند میں عکرمة بن عمار مدلس ہے – احمد نے اس کو ضعیف کہا ہے

مسند احمد میں ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا غَالِبٍ يَقُولُ: لَمَّا أُتِيَ بِرُءُوسِ

الْأَزَارِقَةِ فَنُصِبَتْ عَلَى دَرَجِ دِمَشْقَ، جَاءَ أَبُو أُمَامَةَ

اور

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي غَالِبٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، أَنَّهُ رَأَى رُءُوسًا مَنْصُوبَةً عَلَى دَرَجِ مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَقَالَ أَبُو أُمَامَةَ: " كِلَابُ النَّارِ كِلَابُ النَّارِ

اور ترمذی میں ہے

حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ صَبِيحٍ، وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي غَالِبٍ، قَالَ: رَأَى أَبُو أُمَامَةَ رُءُوسًا مَنْصُوبَةً عَلَى دَرَجِ دِمَشْقَ، فَقَالَ أَبُو أُمَامَةَ: «كِلَابُ النَّارِ شَرُّ قَتْلَى تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ،

ان سب میں سند میں أبي غالب البصري مضبوط نہیں ہے

مسند احمد میں ہے

حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ: سَمِعْتُ صَفْوَانَ بْنَ سُلَيْمٍ يَقُولُ: دَخَلَ أَبُو أُمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ دِمَشْقَ فَرَأَى رُءُوسَ حَرُورَاءَ قَدْ نُصِبَتْ فَقَالَ: " كِلَابُ النَّارِ كِلَابُ النَّارِ،

صَفْوَانَ بْنَ سُلَيْمٍ ثقہ ہیں لیکن ابو امامہ سے ان کے سماع کا اثبات نہیں ہوا

ابن ماجہ میں ہے

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْخَوَارِجُ كِلَابُ النَّارِ

سند منقطع ہے الْأَعْمَشِ کا سماع ابن ابی اوفی سے نہیں

[تعليق محمد فؤاد عبد الباقي]

في الزوائد أن رجال الإسناد ثقات. إلا أن فيه أنقطاعا.

الغرض یہ روایات متاخرین نے بیان کی ہیں جب خوارج کا ایک فرقہ الازرقہ قتل کرنے لگا – خیال رہے کہ تمام خوارج اس فرقے کے نہیں تھے ان میں بھی الگ

الگ موقف تھا – پھر موجودہ اہل سنت کے وہ فرقے جو بنو امیہ مخالف ہیں وہ ان روایات کو لہک لہک کر بیان کرتے ہیں -غور کریں الازرقہ قتل اصل میں بنو امیہ کا کر رہے تھے جو بقول شخصے ظالم تھے نماز وقت پر نہیں پڑھتے تھے جو گناہ کبیرہ ہے – محدثین ہی کی ایک جماعت کے نزدیک گناہ کبیرہ میں ایمان نہیں ہوتا تو اس تناظر میں خوارج کیا صحیح نہیں تھے ؟ راقم اس وجہ سے ان روایات پر تنقید کرتا رہا ہے لیکن افسوس لوگ غور نہیں کرتے

شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة المؤلف: أبو القاسم هبة الله بن الحسن بن منصور الطبري الرازي اللالكائي (المتوفى: 418هـ) کے مطابق

أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ عَلِيٍّ , أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ , قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو , قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ , عَنْ زَيْدِ بْنِ نَافِعٍ , عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ الْمُلَائِيِّ , عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي السُّلَيْكِ , عَنْ أَبِي غَالِبٍ , قَالَ: كُنْتُ بِدِمَشْقَ زَمَنَ عَبْدِ الْمَلِكِ فَجِيءَ بِرُؤُوسِ الْخَوَارِجِ فَنُصِبَتْ عَلَى أَعْوَادٍ , فَجِئْتُ لَأَنْظُرُ فِيهَا , فَإِذَا أَبُو أُمَامَةَ [ص:115] عِنْدَهَا فَدَنَوْتُ فَنَظَرْتُ إِلَيْهَا , ثُمَّ قَالَ: «كِلَابُ النَّارِ» – ثَلَاثَ مَرَّاتٍ – «شَرُّ قَتْلَى تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ , وَمَنْ قَتَلُوهُ خَيْرُ قَتْلَى تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ» . قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

یہ ابو امامہ کے الفاظ ہیں اور واقعہ عبد الملک بن مروان کے دور میں ہوا جب دمشق میں روس خوارج کے سر پہنچے

أَبُو أُمَامَةَ البَاهِلِيُّ المتوفی ٨٦ ھ نے خوارج کو جہنم کے کتے کہا

اس کی سند میں حزور ويقال نافع ويقال سعيد بن الحزور أبو غالب البصري ہے جو مختلف فیہ ہے غلطی کرتا ہے

اس سند کو صحیح بھی حسن بھی کہا گیا ہے

یعنی ابو امامہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک لوگ گذر چکے ان کا قتل ہو چکا

# باب ۲ فرقہ خوارج پر فرقہ اہل سنت کا اضطراب

اہل سنت میں خوارج کے حوالے سے سخت خلجان پایا جاتا ہے – ہر صدی میں ان کے حوالے سے نت نئے خیالات کا اظہار کتب اہل سنت میں ملتا ہے – عصر حاضر کے دہشت گردوں کو بھی خوارج کہا جانے لگا ہے - اصل خوارج کا اصحاب رسول سے عقائد میں کوئی اختلاف نہیں تھا محض معاملات پر تھا لیکن یہ اختلاف بڑھ کر قتال تک چلا گیا تھا – اس وجہ سے اصحاب رسول نے کبھی بھی خوارج کی تکفیر نہیں کی

## خوارج کے خلاف بے محل روایات کا استعمال

اہل سنت کے علماء نے خوارج پر ان روایات کا بھی اطلاق کر دیا ہے جو ان سے متعلق سرے سی تھی ہی نہیں – خوارج کافر نہیں تھے، تاویل کی غلطی پر تھے اور اس میں انہوں نے کفر نہیں کیا تھا، اجتہادی غلطی کی تھی- اس بنا پر فقہا اور متکلمین نے خوارج کو کافر نہیں کہا

البتہ عصر حاضر میں بعض روایات ان کو ان پر چسپاں کر دیا جاتا ہے جو نجدیوں سے متعلق تھیں – نجد مدینہ کے مشرق میں ہے اور ازد عمان بھی – خوارج اول محمکہ کی جڑ مصر میں تھے وہاں سے یہ لوگ شمال میں عراق میں منتقل ہوئے اور کوفہ کے ایک محلہ الحروریہ سے نکلے - خوارج المحکمہ یا الحروریہ دور علی کے لوگ ہیں نہ کہ قرب قیامت کے- لیکن یوسف ربانی نے کتاب حرمت مسلم اور مسئلہ تکفیر میں نجدیوں کو بچانے کے لئے ذو الخویصرہ التمیمی سے متعلق روایت کو خوارج پر لگا دیا ہے – بنو تمیم کی نسل آجکل نجد میں آباد ہے اور وہاں کے ایک شخص ذو الخویصرہ التمیمی نے رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبر کیا اور فرمایا اس کی نسل کے لوگ دین میں فساد برپا کریں گے – ظاہر ہے ۱۰ یا ۲۰ سال میں نسل نہیں بنتی جو ایک فسادی قوم بن سکے

## فتنۂ خوارج......عہدِ رسالت میں:

فتنۂ خوارج کا آغاز نبی کریم ﷺ کی حیاتِ مبارکہ میں ہی ہوگیا تھا، جب بنوتمیم کے ''ذوالخویصرہ'' نامی شخص نے نبی کریم ﷺ کے فیصلے پر طعنہ زنی کرتے ہوئے گستاخی کا ارتکاب کیا، تو یہیں سے فکرِ خوارج نے جنم لیا، یہی شخص خوارج کی فکر و روش کا بانی ہے اور اسی فکر وفتنۂ خوارج نے بعدازاں امتِ مسلمہ میں انتشار وافتراق پیدا کیا۔

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

(( بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ ذَاتَ يَوْمٍ قِسْمًا فَقَالَ ذُوالْخُوَيْصِرَةِ: رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اعْدِلْ، قَالَ: وَيْلَكَ،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مَنْ يَّعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ؟ فَقَالَ عُمَرُ: ائْذَنْ لِيْ فَلْأَضْرِبْ عُنُقَهُ، قَالَ: لَا، إِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ، وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمُرُوْقِ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ )) [ بخاري، كتاب الأدب، باب ما جاء في قول الرجل ويلك : ٦١٦٣ ]

''ایک روز نبی کریم ﷺ ہمارے درمیان مالِ غنیمت تقسیم فرما رہے تھے تو بنوتمیم کے ''ذوالخویصرہ'' نامی شخص نے کہا: یا رسول اللہ! انصاف کیجیے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیرے لیے بربادی ہو! اگر میں انصاف نہیں کروں گا تو اور کون انصاف کرے گا؟ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن اڑا دوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، اس کے ایسے ساتھی ہوں گے کہ ان کی نمازوں کے مقابلے میں اپنی نمازوں کو اور روزوں کے مقابلے میں اپنے روزوں کو معمولی سمجھو گے، وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کے آر پار نکل جاتا ہے۔''

## فتنۂ خوارج، احادیث کی روشنی میں:

① سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« يَأْتِيْ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ حُدَثَاءُ الْأَسْنَانِ، سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ، يَقُوْلُوْنَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، لَا يُجَاوِزُ إِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ فَأَيْنَمَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ، فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ » [ بخاري، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام: ٣٦١١ ]

''آخر زمانے میں ایسے لوگ ظاہر ہوں گے جو کم عمر اور عقل و فکر سے کورے ہوں گے، وہ بظاہر لوگوں سے اچھی باتیں کریں گے مگر دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکلتا ہے، ان کا ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، پس (دوران جنگ) جہاں بھی ان سے سامنا ہو انھیں قتل کر دیا جائے، کیونکہ ان کا قتل کرنا قیامت کے دن باعث اجر و ثواب ہے۔''

اب تاریخی غلطی ملاحظہ کریں - یوسف ربانی کتاب حرمت مسلم میں ذکر کرتے ہیں

امام ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ فَقَالَ: ابْنُ ذِى الْخُوَيْصِرَةِ التَّمِيْمِيُ وَهُوَ حَرْقُوْصُ ابْنُ زُهَيْرٍ أَصْلُ الْخَوَارِجِ " [ فتح الباري : ٢٩٢/١٢ـ الإصابة في تمييز الصحابة : ٤٩/٢ ]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

56 حرمت مسلم اور مسئلہ تکفیر

''عبد الرزاق سے مروی ہے کہ'' ابن ذی الخویصرہ التمیمی '' کا اصل نام ''حرقوص بن زہیر'' ہے، یہی خوارج کا بانی ہے۔

طاہر القادری لکھتے ہیں

فتنۂ خوارج کا آغاز اور عقائد ونظریات ﴿۳۹﴾

۲۔ حافظ ابنِ حجر عسقلانی فتح الباری میں لکھتے ہیں کہ اِسی ذو الخویصرہ تمیمی کا ہم خیال گروہ ہی بعد ازاں خوارج کی صورت میں ظاہر ہوا تھا۔

عن عبد الرزاق فقال: ذی الخويصرة التميمی وهو حرقوص بن زهير، أصل الخوارج.(۱)

”عبد الرزاق سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: ذو الخویصرہ تمیمی کا اصل نام حرقوص بن زہیر تھا اور وہ خوارج کا بانی تھا۔“

۳۔ حافظ ابنِ حجر عسقلانی نے ”الإصابة في تمييز الصحابة (۲: ۴۹)“ میں بھی یہی تحقیق بیان کی ہے۔

راقم کہتا ہے اس تحقیق کا نہ سر ہے نہ پیر ہے – ذی الخویصرہ کی نسل تو ابھی بنی بھی نہیں نہ کسی نے حرقوص کو تمیم کا قرار دیا ہے- اصل میں حرقوص بن زبیر نام کا ایک شخص علی رضی اللہ عنہ کے خلاف تھا اور اس کا قتل ہوا –

سنن ابوداود کی روایت ہے

حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: إِنْ كَانَ ذَلِكَ الْمُخْدَجُ لَمَعَنَا يَوْمَئِذٍ فِي الْمَسْجِدِ، نُجَالِسُهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَكَانَ فَقِيرًا، وَرَأَيْتُهُ مَعَ الْمَسَاكِينِ يَشْهَدُ طَعَامَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلام مَعَ النَّاسِ وَقَدْ كَسَوْتُهُ بُرْنُسًا لِي.

قَالَ أَبُو مَرْيَمَ: وَكَانَ الْمُخْدَجُ يُسَمَّى نَافِعًا ذَا الثُّدَيَّةِ، وَكَانَ فِي يَدِهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ، عَلَى رَأْسِهِ حَلَمَةٌ مِثْلُ حَلَمَةِ الثَّدْيِ، عَلَيْهِ شُعَيْرَاتٌ مِثْلُ سِبَالَةِ السِّنَّوْرِ.

[قَالَ أَبو دَاود: وَهُوَ عِنْدَ النَّاسِ اسْمُهُ حَرْقُوسُ] .

* تخريج: تفرد بہ أبو داود، (تحفة الأشراف: ١٠٣٣٣) (ضعيف الإسناد)

أبي مريم قيس الثقفي المدائني کہتے ہیں کہ یہ مخدج( لنجا) مسجد میں اس دن ہمارے ساتھ تھا ہم اس کے ساتھ رات دن بیٹھا کرتے تھے ، وہ فقیر تھا، میں نے اسے دیکھا کہ وہ مسکینو ں کے ساتھ آکر علی رضی اللہ عنہ کے کھانے پر لوگوں کے ساتھ شریک ہوتا تھا اور میں نے اسے اپنا ایک کپڑا دیا تھا۔ ابو مریم کہتے ہیں : لوگ مخدج ( لنجے ) کو نا فع ذوالثدیہ ( پستان والا) کا نام دیتے تھے، اس کے ہاتھ میں عورت کے پستان کی طرح گوشت ابھرا ہوا تھا، اس کے سرے پر ایک گھنڈی تھی جیسے پستان میں ہوتی ہے اس پر بلی کی مونچھوں کی طرح چھوٹے چھوٹے بال تھے ۔ ابو داود کہتے ہیں:لوگوں کے نزدیک اس کا نام حرقوس تھا۔

البلاذري الأنساب میں کہتے ہیں نہروان میں حرقوص بن زهير کا قتل ہوا- لہذا پہلا خیال یہ اتا ہے کہ اس روایت میں حَرْقُوسُ غلط ہے کتابت کی غلطی ہے لیکن مزید تحقیق سے معلوم ہوا کہ یہ نام مسلسل حَرْقُوسُ لکھا گیا ہے دیگر کتب میں بھی – یہ کوئی فرضی کردار ہے یا حقیقی ہے یہ بھی نہیں پتا –

مسند ابی یعلی کی روایت ہے

هَذَا حُرْقُوسٌ وَأُمُّهُ هَاهُنَا، قَالَ: فَأَرْسَلَ عَلِيٌّ إِلَى أُمِّهِ فَقَالَ لَهَا: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَتْ: مَا أَدْرِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ أَرْعَى غَنَمًا لِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ بِالرَّبَذَةِ، فَغَشِيَنِي شَيْءٌ كَهَيْئَةِ الظُّلَّةِ فَحَمَلْتُ مِنْهُ فَوَلَدْتُ هَذَا

لوگوں نے کہا یہ حُرْقُوسٌ ہے اس کی ماں ادھر کی ہے پس علی نے اس کی ماں کے پاس بھیجا اور پوچھا یہ حُرْقُوسٌ کیا شی ہے ؟ بولی مجھے نہیں پتا امیر الْمُؤْمِنِينَ سوائے اس کے کہ ایام جاہلیت میں میں زبدہ میں بکریاں چرا رہی تھی

کہ غشی آ گئی اور ایک سایہ کی طرح چیز سے میں حآملہ ہوئی اور اس کو جنا یہ حُرْقُوسٌ کسی جن یا شیطان کی نسل تھی یا ابن ذی الخویصرہ کی؟

صحیح بخاری کی روایت اپنے متن میں صحیح ہے البتہ یہ خوارج جو علی رضی اللہ عنہ سے لڑے ان سے متعلق نہیں ہے- یہ سلفی اور دیو بندی حربی تنظیموں القاعدہ، تحریک طالبان پاکستان ، اور داعش سے متعلق ہے جو محدثین کے منہج پر گناہ کبیرہ کے مرتکب کو کفار کہتے ہیں

صحیح بخاری کی حدیث ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَأَنْ أَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْهِ، وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ، فَإِنَّ الحَرْبَ خَدْعَةٌ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: «يَأْتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ، حُدَثَاءُ [ص:201] الأَسْنَانِ، سُفَهَاءُ الأَحْلاَمِ، يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ البَرِيَّةِ، يَمْرُقُونَ مِنَ الإِسْلاَمِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، لاَ يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ، فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ، فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ القِيَامَةِ»

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا، کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی، کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا، ان سے خیثمہ بن عبدالرحمٰن کوفی نے، ان سے سوید بن غفلہ نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں ایک قوم پیدا ہو گی نوجوانوں اور کم عقلوں کی۔ یہ لوگ ایسا بہترین کلام پڑھیں گے جو بہترین خلق کا (پیغمبر کا) ہے یا ایسا کلام پڑھیں گے جو سارے خلق کے کلاموں سے افضل ہے۔ (یعنی حدیث یا آیت پڑھیں گے اس سے سند

لائیں گے) لیکن اسلام سے وہ اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کو پار کر کے نکل جاتا ہے ان کا ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا تم انہیں جہاں بھی پاؤ قتل کر دو۔ کیونکہ ان کا قتل قیامت میں اس شخص کے لیے باعث اجر ہو گا جو انہیں قتل کر دے گا

## خوارج عاد و ثمود ہیں ؟

صحیح بخاری میں روایت ہے جس میں ایک شخص عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ذِي الخُوَيْصِرَةِ التَّمِيمِيُّ آتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقسیم مال پر جرح کرتا ہے – اپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اس کی نسل میں سے ایک قوم نکلے گی جو دین سے ایسا نکلے گی جیسے تیر کمان سے

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا، کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے بیان کیا، کہا ہم کو معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف نے اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تقسیم فرما رہے تھے کہ عبداللہ بن ذی الخویصرہ تمیمی آیا اور کہا: یا رسول اللہ! انصاف کیجئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ افسوس اگر میں انصاف نہیں کروں گا تو اور کون کرے گا۔ اس پر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے اجازت دیجئیے کہ میں اس کی گردن مار دوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں اس کے کچھ ایسے ساتھی ہوں گے کہ ان کی نماز اور روزے کے سامنے تم اپنی نماز اور روزے کو حقیر سمجھو گے لیکن وہ دین سے اس طرح باہر ہو جائیں گے جس طرح تیر جانور میں سے باہر نکل جاتا ہے۔ تیر کے پر کو دیکھا جائے لیکن اس

پر کوئی نشان نہیں

راوی کہتا ہے وَأَظُنُّهُ قَالَ: «لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُودَ میں گمان کرتا ہوں انہوں نے کہا میں ان کو پاتا تو ثمود کی طرح قتل کرتا بعض اوقات راویوں نے قوم عاد کے الفاظ استعمال کیے ہیں - یہ الفاظ بہت شدید ہیں – لیکن اس روایت پر عبد الله بن زبیر اور ابن عباس رضی الله عنہم عمل نہیں کرتے وہ خوارج کو حج کرنے دیتے ہیں ان کے سوالات کے جواب دیتے ہیں یہاں تک کہ امام بخاری جو اس روایت کو نقل کر رہے ہیں وہ خوارج سے روایت لیتے ہیں صحیح میں لکھتے ہیں - ظاہر ہے عبداللہ بن ذی الخویصرہ تمیمی کی نسل تو علی رضی الله عنہ کے دور میں قوم بنی بھی نہیں ہو گی- اس سے بھی ظاہر ہے کہ یہ قرن اول میں نہیں ہو گا - طاہر القادری علماء کے اقوال نقل کرتے ہیں

"قومِ ثمود کی طرح قتل" کرنے کے الفاظ ہیں۔ اس کا معنی یہ ہے کہ اگر آپ ﷺ انہیں پالیتے تو (اُن کے خلاف کارروائی کرکے) ہرصورت ان کا قتلِ عام فرماتے کہ ایک وقت میں ان میں سے کسی کو زندہ نہ چھوڑتے۔ ان میں سے کسی کے قتل کو مؤخر فرماتے نہ ان میں سے کسی کو مہلت دیتے جیسا کہ اللہ رب العزت نے قومِ عاد کے ساتھ کیا کہ انہیں شدید ہوا کے ذریعے ہلاک کردیا اور قومِ ثمود کے ساتھ یہ کیا کہ انہیں سخت آواز کے ذریعے تباہ و برباد کردیا۔"

امام ابو العباس القرطبی سے پہلے یہی معنی اور حکمت امام نوویؒ المنہاج (شرح صحیح مسلم) میں بیان فرما چکے ہیں۔ آپ نے لکھا ہے:

**قوله ﷺ: "لئن أدركتهم لأقتلنهم قتل عاد." أى قتلاً عاماً مستأصلاً كما قال تعالى: ﴿فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْ بَاقِيَةٍ﴾.**(1)

"آپ ﷺ کے ارشادِ گرامی "اگر میں انہیں پالوں تو قومِ عاد کی طرح ضرور بالضرور اُنہیں قتل کرکے کلیتاً ختم کردوں گا" کا مطلب یہ ہے کہ ان کا قتلِ عام کرکے جڑ سے اکھاڑ دیا جائے گا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿سو تُو کیا ان میں سے کسی کو باقی دیکھتا ہے﴾۔"

اسی حکمت کو امام قسطلانی إرشاد الساری میں ان الفاظ سے بیان کرتے ہیں:

**"لئن أدركتهم لأقتلنهم قتل عاد" لأستأصلنهم بحيث لا أبقي منهم أحداً كإستئصال عادٍ، والمراد لازمه وهو الهلاک.**

علی نے خوارج کو پایا ان کو عاد و ثمود کی طرح قتل نہیں کیا – ابن زبیر نے ان کو حج کرنے دیا – ابن عباس نے ان کو شاگرد بنایا اور سوالات کے جواب دیے- ایسا اگر ہے تو معلوم ہوا یہ روایت خوارج سے متعلق ہی نہیں جس کا اطلاق خوارج پر کیا گیا

راقم کہتا ہے آجکل کے دہشت گردوں کو خوارج نہیں کہا جانا چاہیے ان کو

دہشت گرد کہا جائے کیونکہ اس وقت کوئی خلافت نہیں جس کے خلاف کوئی خروج ہو رہا ہو اور اس کا حل احادیث سے تلاش کیا جائے- کسی انسان کا قتل تمام انسانیت کا قتل ہے اور ذمی یا غیر مسلم کے قتل کا بھی قصاص لیا جائے گا

طاہر القادری اپنی فقہ لڑاتے ہیں

## ۴۔ اہم فقہی نکتہ: دہشت گردوں پر خوارج کا اِطلاق اِجتہادی نہیں، منصوص ہے

موجودہ دور میں دہشت گردی اور قتل و غارت گری کرنے والے لوگ خوارج ہی کا تسلسل ہیں۔ اِس اَمر کا اِطلاق اِجتہادی نہیں اور نہ تشریحی ہے بلکہ یہ اِطلاق منصوص ہے۔ خوارج سے مراد صرف سیدنا علی المرتضیٰ ﷛ کے عہد میں نکلنے والا گروہ ہی نہیں ہے بلکہ وہ خوارج کا پہلا گروہ تھا۔ خوارج ایک ایسا فتنہ ہے جو گروہ در گروہ ظاہر ہوتا رہا اور اس کے لوگ دجال کے زمانے تک ظاہر ہوتے رہیں گے اور قیامت تک وقتاً فوقتاً نکلتے رہیں گے۔ حضرت علی ﷛ کے زمانے میں جن کا ظہور ہوا وہ فتنہ خوارج کے بانی تھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے ان کی واضح نشانیاں بیان فرما دی ہیں، جن میں سے ایک نشانی یہ بھی ہے کہ وہ ہر دور میں نکلتے رہیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ خوارج کا آخری گروہ دجال کے ساتھ اس کی حمایت میں نکلے گا۔ حضرت شریک بن شہاب سے مروی روایت میں خوارج کے متعلق حضور نبی اکرم ﷺ نے صراحتاً فرمایا:

راقم کہتا ہے خوارج جو علی سے لڑے ان کو کافر نہیں کہا گیا تو اپنی رائے کو نص قرار دینا کہاں صحیح ہے اور جو روایات پیش کی گئی ہیں وہ دہشت گردوں کے بارے میں ہیں- حروریہ علی رضی اللہ عنہ کے اجتہاد کے خلاف تھے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح ہو وہ کسی بھی طرح یہ قبول نہیں کر

پائے اور علی رضی الله عنہ سے ہی حجت کرنے لگے ان سے قتال کا علی نے کوئی حکم نہیں دیا جب تک انہوں نے خود فساد فی الارض کا مظاہرہ نہیں کیا نہ فورا ان کو عاد و ثمود کہا بلکہ ابن عبّاس رضی الله عنہ کو بھیجا کہ ان کو سمجھائیں – لہذا علی کا ان خوارج سے قتال بطور حاکم حد شرعی کا نفاذ تھا نہ کہ کسی حدیث رسول کی روشنی میں ان کا قتل عام - اصحاب علی میں سے مفرط لوگوں نے علی کی ابن ملجم کے ہاتھوں شہادت کے بعد علی کا حروریہ سے متعلق موقف اتنا مسخ کر دیا کہ ان کا تاریخی و شرعی پہلو ہی غیر واضح ہو کر رہ گیا

آنے والے دور میں لوگوں نے حروریہ کو خوارج کا نام دیا اور خوارج نے بہت سے متواتر مسائل کا انکار کیا یہاں تک کہ ام المومنین عائشہ رضی الله عنہا کسی پر جرح کرتیں تو کہتیں کیا تو حروریہ ہے

مستقبل کے حوالے روایات کو ماضی پر لگانے سے یہ سمجھا جا رہا ہے کہ تیر کمان میں سے نکل گیا والی قوم ختم ہو گئی جبکہ ایسا نہیں ہے - روایات میں تطبیق اس طرح ممکن ہے ایسے گمراہ گروہ نکلیں گے

جو بنو تمیم سے عبدالله بن ذی الخویصرہ تمیمی کی نسل سے ہوں گے
مدینہ کے مشرق میں ہوں گے
عرب نسل اور زبان والے ہوں گے

حذیفہ اور ابو سعید الخدری رضی الله عنہم کے مطابق یہ لوگ قرن اول میں نہیں ہیں اسی طرح علی رضی الله عنہ بھی ان کو آخری زمانے میں بتاتے ہیں-
احادیث میں ان گمراہ گروہوں کو خاص حروریہ یا خوارج نہیں کہا گیا بلکہ

خوارج ، اہل سنت اور اہل تشیع کے گمراہ فرقے بھی ان میں سے ہو سکتے ہیں جو قرآن پڑھ رہے ہیں لیکن حلق سے نیچے نہیں جا رہا

کتاب حرمت مسلم اور مسئلہ تکفیر از یوسف ربانی ایک طرف تو گول مول انداز میں ابن عباس کا قول نقل کرتے تھے پھر کہتے ہیں خوارج کا انکار علی ، کفر نہیں ہے

① سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما: ﴿وَ مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: "ليس الكفر الذي تذهبون إليه و إنه ليس كفرا ينقل عن الملة وهو كفر دون كفر" (اس آیت میں) وہی کفر نہیں، جو تم نے سمجھا ہے اور نہ ہی وہ کفر ہے جو دین سے نکال دے بلکہ یہ "کفر دون کفر" ہے (یعنی کفر اصغر ہے جو دائرہ اسلام سے خارج نہیں کرتا)۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی مراد شاید خوارج ہیں، جنھوں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے خلاف خروج کیا اور مسلمانوں کا ناحق خون بہایا۔ [التحذير من فتنة التكفير للإمام ألباني، ص ١٦، اردو مترجم] مزید تفصیل کے لیے شیخ سلیم الہلالی ﷾ کی کتاب "قرة العيون فی تصحیح تفسیر عبداللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بن عباس رضی اللہ عنہما" ملاحظہ فرمائیے:

تو خوارج کا کفر اس درجہ کا کفر نہیں تھا جس سے وہ ملت سے خارج ہوں – ان کا کفر اگر خلیفہ کا انکار کرنا تھا تو پھر خوارج کو عاد و ثمود کی طرح قتل کرنا ان کو ذو الخویصرہ التمیمی سے ملانا کیا جھل نہیں ہے ؟ راقم کہتا ہے ان علماء کو اپنے اقباسات کی بے بضاعتی کا بھی احساس نہیں کہ کوئی بھی گولی فٹ نہیں بیٹھ رہی-

بریلوی عالم محمد فاروق رانا ، طاہر القادری کی کتاب فتنہ خوارج کے پیش

لفظ میں لکھتے ہیں

اِسی طرح اَحادیثِ مبارکہ میں دوسرے گروہ الحرورية کا ذکر بھی ملتا ہے۔
حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حروریہ کے متعلق اِرشاد
فرمایا کہ حروریہ اتنے عبادت گذار اور دین میں پختہ ہوں گے کہ عام مسلمان اپنی نمازوں
اور روزوں کو اُن کی نمازوں اور روزوں کے مقابلہ میں حقیر سمجھیں گے، مگر وہ دین سے
ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے۔ اَحادیثِ مبارکہ کی روشنی میں اِنتہا

صحیح بخاری کی حدیث ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَعَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّهُمَا أَتَيَا أَبَا سَعِيدٍ الخُدْرِيَّ، فَسَأَلاَهُ عَنِ الحَرُورِيَّةِ: أَسَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: لاَ أَدْرِي مَا الحَرُورِيَّةُ؟ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «يَخْرُجُ فِي هَذِهِ الأُمَّةِ - وَلَمْ يَقُلْ مِنْهَا - قَوْمٌ تَحْقِرُونَ صَلاَتَكُمْ مَعَ صَلاَتِهِمْ، يَقْرَءُونَ القُرْآنَ لاَ يُجَاوِزُ حُلُوقَهُمْ، - أَوْ حَنَاجِرَهُمْ - يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ، فَيَنْظُرُ [ص:17] الرَّامِي إِلَى سَهْمِهِ، إِلَى نَصْلِهِ، إِلَى رِصَافِهِ، فَيَتَمَارَى فِي الفُوقَةِ، هَلْ عَلِقَ بِهَا مِنَ الدَّمِ شَيْءٌ

ابی سلمہ اور عطا بن یسار کہتے ہیں وہ ابی سعید الخدری کے پاس پہنچے اور ان سے حروریہ پر سوال کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حروریہ کے متعلق کچھ سنا تھا ؟ ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا ان کو نہیں پتا کہ حروریہ کیا ہے- میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اس امت میں اور انہوں نے نہیں کہا اس میں سے ایک قوم نکلے گی جو اپنی نماز کو تمہاری نماز سے حقیر سمجھیں گے قرآن پڑھیں گے جو حلق سے نیچے نہیں

جائے گا ۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر جانور میں سے پار نکل جاتا ہے اور پھر تیر پھینکنے والا اپنے تیر کو دیکھتا ہے اس کے بعد جڑ میں (جو کمان سے لگی رہتی ہے) اس کو شک ہوتا ہے شاید اس میں خون لگا ہو مگر وہ بھی صاف ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ نے حروریہ پر براہ راست اس روایت کو ثبت نہیں کیا بلکہ کہا اس امت میں ایک قوم نکلے گی – لیکن محمد فاروق رانا نے لکھا ہے ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے الحروریہ پر سنا تھا جبکہ صحیح بخاری کی حدیث کے مطابق انہوں نے الحروریہ پر کچھ نہیں سنا تھا

اغلبا پیش لفظ لکھنے والے نے کتاب میں پڑھا نہیں کہ خود طاہر القادری نے ص ۹۰ اور ۱۱۸ پر حدیث نقل کی ہے

| ص ۹۰ | ص ۱۱۸ |
| --- | --- |
| ۳۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی متفق علیہ روایت ہے کہ حضرت ابو سلمہ اور حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہما دونوں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حروریہ (خوارج) کے بارے میں کچھ سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: مجھے یہ تو معلوم نہیں کہ حروریہ کیا ہے، البتہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: | ﴿۱۱۸﴾ فتنۂ خوارج: تاریخی، نفسیاتی، علمی اور شرعی جائزہ<br>۱۔ قُلْتُ لِأَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ: هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَذْكُرُ فِي الْحَرُوْرِيَّةِ شَيْئًا؟ فَقَالَ: سَمِعْتُهُ يَذْكُرُ قَوْمًا يَتَعَبَّدُوْنَ (وفي رواية أحمد: يَتَعَمَّقُوْنَ فِي الدِّيْنِ) يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصَوْمَهُ مَعَ صَوْمِهِمْ.(۱)<br>"میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حروریہ (یعنی خوارج) کے متعلق کوئی حدیث سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا: (ہاں) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک گروہ کا ذکر فرمایا جو خوب عبادت کرے گا، (امام احمد کی ایک روایت میں ہے کہ وہ دین میں انتہائی پختہ نظر آئیں گے) (یہاں تک کہ) تم اپنی نمازوں اور روزوں کو ان کی نمازوں اور روزوں کے مقابلہ میں کمتر سمجھو گے۔" |

کون سی روایت صحیح ہے ؟

## خارجی کی تعریف

اہل سنت کے علماء خارجی کی تعریف بدلتے رہتے ہیں کوئی کہتا ہے یہ سیاسی اصطلاح ہے – راقم اس قول کے حق میں ہے

امام محمد بن عبدالکریم شہرستانی، خوارج کی تعریف میں لکھتے ہیں:

**كل من خرج عن الإمام الحق الذي اتفقت الجماعة عليه يسمى خارجيًا سواءً كان الخروج في أيام الصحابة على الأئمة الراشدين أو كان بعدهم على التابعين بإحسان والأئمة في كل زمان.**(۱)

''ہر وہ شخص جو عوام کی متفقہ مسلمان حکومتِ وقت کے خلاف مسلح بغاوت کرے اسے خارجی کہا جائے گا؛ خواہ یہ خروج و بغاوت صحابہ کرام ﷺ کے زمانہ میں خلفاے راشدین کے خلاف ہو یا تابعین اور بعد کے کسی بھی زمانہ کی مسلمان حکومت کے خلاف ہو۔''

قرن اول میں جو بھی خلیفہ کے خلاف بغاوت کرے اس کو خارجی کہا جاتا تھا – خروج کے نتیجے میں فتنہ و فساد ہوتا ہے – -آج سب علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہیں کہ انہوں نے فتنہ خوارج میں خوارج کا قتل کیا جبکہ علی نے صرف لا اینڈ آرڈر برقرار رکھا ہے باقاعدہ کوئی جنگ نہیں کی نہ خوارج پر کفر کا فتوی دیا ہے – جس جنگ کو جنگ نہروان کہا جاتا ہے وہ صرف ایک چند لمحات کی کاروائی تھی جس میں چند خوارج کام آئے

## قرطبی کا افراط

قرطبی نے سورہ ال عمران کی تفسیر میں خوارج الْحَرُورِيَّةُ کے ۱۲ فرقوں کا ذکر کیا ہے

| | | |
|---|---|---|
| ١ | الْأَزْرَقِيَّةُ | قَالُوا: لَا نَعْلَمُ أَحَدًا مُؤْمِنًا، وَكَفَّرُوا أَهْلَ الْقِبْلَةِ إِلَّا مَنْ دَانَ بِقَوْلِهِمْ<br>کہتے ہیں ہم کسی کو مومن نہیں جانتے اور اہل قبلہ کی تکفیر کرتے ہیں سوائے اس کے جو ان کا سا قول کہے |
| ٢ | الْإِبَاضِيَّةُ | قَالُوا: مَنْ أَخَذَ بِقَوْلِنَا فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْهُ فَهُوَ مُنَافِقٌ<br>کہتے ہیں جو ہمارا جیسا قول لے وہ مومن ہے اور جو ہم سے دور ہو منافق ہے |
| ٣ | الثَّعْلَبِيَّةُ | قَالُوا: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَقْضِ وَلَمْ يُقَدِّرْ<br>کہتے ہیں اللہ نے کوئی قضا و قدر نہیں لکھی |
| ٤ | الْخَازِمِيَّةُ | قَالُوا: لَا نَدْرِي مَا الْإِيمَانُ، وَالْخَلْقُ كُلُّهُمْ مَعْذُورُونَ.<br>کہتے ہیں ہم کو معلوم نہیں ایمان کیا ہے اور تمام مخلق معذور ہے |
| ٥ | الْخَلَفِيَّةُ | زَعَمُوا أَنَّ مَنْ تَرَكَ الْجِهَادَ مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى كَفَرَ<br>ان کا دعوی ہے کہ مرد و عورت میں سے جو بھی جہاد چھوڑے اس نے کفر کیا |
| ٦ | الْكَوْزِيَّةُ | قَالُوا: لَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَمَسَّ أَحَدًا، لِأَنَّهُ لَا يُعْرَفُ الطَّاهِرَ مِنَ النَّجَسِ وَلَا أَنْ يُؤَاكِلَهُ حَتَّى يَتُوبَ وَيَغْتَسِلَ |
| ٧ | الْكَنْزِيَّةُ- | قَالُوا: لَا يَسَعُ أَحَدًا أَنْ يُعْطِيَ مَالَهُ أَحَدًا، لِأَنَّهُ رُبَّمَا لَمْ يَكُنْ مُسْتَحِقًّا بَلْ يَكْنِزُهُ فِي الْأَرْضِ حَتَّى يَظْهَرَ أَهْلُ الْحَقِّ |
| ٨ | الشِّمْرَاخِيَّةُ | قَالُوا: لَا بَأْسَ بِمَسِ النِّسَاءِ الْأَجَانِبِ لِأَنَّهُنّ رَيَاحِينُ |
| ٩ | الْأَخْنَسِيَّةُ | قَالُوا: لَا يَلْحَقُ الْمَيِّتَ بَعْدَ مَوْتِهِ خَيْرٌ وَلَا شَرٌّ |
| ١٠ | الْحَكَمِيَّةُ | قَالُوا: مَنْ حَاكَمَ إِلَى مَخْلُوقٍ فَهُوَ كَافِرٌ |
| ١١ | الْمُعْتَزِلَةُ | قَالُوا: اشْتَبَهَ عَلَيْنَا أَمْرُ عَلِيٍّ وَمُعَاوِيَةَ فَنَحْنُ نَتَبَرَّأُ مِنَ الْفَرِيقَيْنِ |
| ١٢ | الْمَيْمُونِيَّةُ | قَالُوا: لَا إِمَامَ إِلَّا بِرِضَا أَهْلِ مَحَبَّتِنَا |

اس میں الْإِبَاضِيَّةُ فرقہ آج بھی عمان اور الجزائر و میں حکومت کر رہا ہے قرطبی کا کمال ہے کہ انہوں نے الْمُعْتَزِلَةُ کو بھی الْحَرُورِيَّةُ کا حصہ قرار دے دیا ہے جو سراسر جھل ہے – الْمُعْتَزِلَةُ تو عمرو بن عبید اور واصل بن عطا نام کے دو بصری محدثین کا گروہ ہے جو حسن بصری کی مجلس میں سے الگ ہوا

اہل سنت میں ابو امامہ الباھلی رضی الله عنہ کا قول بہت بیان کیا جاتا ہے جس کا ذکر ترمذی میں ہے کہ انہوں نے اس آیت کو خوارج پر ثبت کیا

سورۃ آل عمران کی آیت نمبر ۱۰۶ میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوهٌ ج فَأَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ قف اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ○

فتنۂ خوارج: تاریخی، نفسیاتی، علمی اور شرعی جائزہ ۲۸

''جس دن کئی چہرے سفید ہوں گے اور کئی چہرے سیاہ ہوں گے، تو جن کے چہرے سیاہ ہوں گے (ان سے کہا جائے گا:) کیا تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا؟ تو جو کفر تم کرتے رہے تھے سو اس کے عذاب (کا مزہ) چکھ لو○''

ا۔ امام ابنِ ابی حاتمؒ نے آیتِ مذکورہ کے ذیل میں حدیث روایت کی ہے:

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ: أَنَّهُمُ الْخَوَارِجُ. (۱)

''حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس (آیت میں ایمان لانے کے بعد کافر ہو جانے والوں) سے ''خوارج'' مراد ہیں۔''

لیکن یہ بیان نہیں کرتے کہ یہ الولید بن عبد الملک کا دور ہے اور خوارج کو قتل

کر کے ان کے سروں کو دمشق میں سجانے والے اصل میں حجاج بن یوسف ہیں – افسوس حجاج بن یوسف کی برائی کرتے تو یہ علماء تھکتے نہیں - ساتھ ہی حربی تنظیموں میں حجاج بن یوسف کو خوب برا کہا جاتا ہے جبکہ حجاج نے تمام باغیوں، افسانہ سازوں ، چھپے رافضیوں کی سرکوبی کی اب چاہے وہ اہل سنت میں ہوں یا اہل تشیع میں یا خارجیوں میں

راقم کا مقصد یہ واضح کرنا ہے کہ ہمارے علماء جب چاہتے ہیں خوارج کو کفر دون کفر ( کہ ان کا کفر وہ کفر نہیں تھا جس سے انسان کافر ہو) کہہ کر مسلمان ثابت کر دیتے ہیں جب چاہتے ہیں ان کو عاد و ثمود قرار دے دیتے ہیں – اس کی وجہ تحقیق کا نقص ہے اور مضطرب روایات کو ایک ساتھ صحیح کہنا ہے

قرطبی نے سورہ الرعد کی آیت تفسیر میں ایک قول نقل کیا ہے

وَالَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ

وَقَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ: وَاللَّهِ الَّذِي لَا إله إلا هو! إنهم الحرورية.

سعد رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم وہ جس کے سوا کوئی الہ نہیں یہ الحرورية ہیں

راقم کہتا ہے سعد کے قول کی سند تفسیر ابن ابی حاتم میں ہے

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْوَاسِطِيُّ ثنا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ثنا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبِي فَقُلْتُ: قَوْلُهُ: الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ إِلَى آخِرِ الآيَةِ. فَقَالَ: هُمُ الْحَرُورِيَّةُ

وہ جنہوں نے عہد توڑا یہ الْحَرُورِيَّةُ ہیں

مستدرک حاکم میں ہے

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَنْصُورٍ الْقَاضِي، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا أَبُو نُعَيْمٍ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، وَأَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ، وَاللَّفْظُ لَهُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، ثنا إِسْحَاقُ، ثنا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ: قُلْتُ لِأُبَيٍّ {هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا} [الكهف: 104] الْحَرُورِيَّةُ هُمْ؟ قَالَ: «لَا، وَلَكِنَّهُمْ أَصْحَابُ الصَّوَامِعِ، وَالْحَرُورِيَّةُ قَوْمٌ زَاغُوا فَأَزَاغَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ

مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ نے اپنے باپ سے سوره کہف کی آیت کا پوچھا کہ کیا یہ الْحَرُورِيَّةُ ہیں ؟ کہا یہ مراد نہیں ہیں ... الْحَرُورِيَّةُ تو ایک قوم ہے جس کے دل ٹیڑھے ہیں

طاہر القادری کتاب فتنہ خوارج میں لکھتے ہیں

۳۔ حضرت علی ﷛ کے خلاف مسلح بغاوت کرتے ہوئے خوارج نے عراق کی سرحد پر واقع علاقے حروراء کو اپنا مرکز بنا لیا۔ انہوں نے حضرت علی ﷛ کے خلاف ''شرک'' اور ''بدعت'' کے الزامات لگائے، آپ کو کافر قرار دیا اور آپ کے خلاف مسلح بغاوت کر دی۔

جبکہ حروراء عراق کی سرحد پر ہے ہی نہیں یہ تو کوفہ کا محلہ ہے

کتاب مراصد الاطلاع على أسماء الأمكنة والبقاع از عبد المؤمن بن عبد الحق، ابن شمائل القطيعي البغدادي، الحنبلي، صفيّ الدين (المتوفى: 739هـ) کے مطابق

حروراء....قرية بظاهر الكوفة.وقيل: موضع على ميلين منها. اجتمع فيها الخوارج

الذين خالفوا عليّ بن أبى طالب رضى الله عنه فنسبوا إليها

معجم البلدان

المؤلف: شهاب الدين أبو عبد الله ياقوت بن عبد الله الرومي الحموي (المتوفى: 626هـ)

وقال أبو منصور: الحرورية منسوبون إلى موضع بظاهر الكوفة نسبت إليه الحرورية من الخوارج

طبرانی کی روایت ہے

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّبَرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا أَبُو حُذَيْفَةَ مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ، كِلَاهُمَا عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ، ثنا أَبُو زُمَيْلٍ الْحَنَفِيُّ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا اعْتَزَلَتْ حَرُورَاءَ، وَكَانُوا فِي دَارٍ عَلَى حِدَتِهِمْ، قُلْتُ لِعَلِيٍّ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أَبْرِدْ عَنِ الصَّلَاةِ؛ لَعَلِّي آتِي هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ فَأُكَلِّمَهُمْ، قَالَ: فَإِنِّي أَتَخَوَّفُهُمْ عَلَيْكَ، قَالَ: قُلْتُ: كَلَّا إِنْ شَاءَ اللهُ، قَالَ: فَلَبِسْتُ أَحْسَنَ مَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ مِنْ هَذِهِ الْيَمَانِيَّةِ، ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَيْهِمْ وَهُمْ قَائِلُونَ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ، فَدَخَلْتُ عَلَى قَوْمٍ لَمْ أَرَ قَوْمًا قَطُّ أَشَدَّ اجْتِهَادًا مِنْهُمْ، أَيْدِيهِمْ كَأَنَّهَا ثَفِنُ الْإِبِلِ، وَوُجُوهُهُمْ مُعَلَّبَةٌ مِنْ آثَارِ السُّجُودِ

اس کا ترجمہ طاہر القادری دیتے ہیں

شدت پسندی ظاہر کریں گے۔ اور امام طبرانی کے نزدیک حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کردہ حدیث - جس میں خوارج کے ساتھ ان کے مناظرے کا قصہ ہے، اس میں آپ نے فرمایا: ”میں ان کے پاس آیا اور ان لوگوں کے پاس پہنچا جن سے بڑھ کر اعمال میں ریاضت کرنے والے لوگ میں نے نہیں دیکھے تھے، ان کے ہاتھ ایسے تھے گویا اونٹ کے پاؤں (جو موٹے اور کھردرے ہوتے ہیں) اور ان کے چہروں پر سجدوں کے نشانات نمایاں تھے۔“

اس کی سند میں عكرمة بن عمار اليمامي ہے جو امام احمد کے نزدیک ضعیف ہے

ایک چیز خوارج میں ہے تو صحیح نہیں اہل سنت میں ہو تو خوبی ہوتی ہے –
مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے حسن بصری نے ایک اہل سنت کے شخص عَامِرِ بنِ قَيْس کی تعریف کی
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: «مَا رَأَيْتُ مَا يَلِي الْأَرْضَ مِنْ عَامِرِ بنِ قَيْسٍ مِثْلَ ثَفَنِ الْبَعِيرِ
میں نے کوئی ایسا نہ دیکھا جیسا زمین نے عَامِرِ بنِ قَيْسٍ کے ساتھ کیا کہ اس کے پیر خچر کے پیر کی طرح (کھردرے ) تھے
حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: «رَأَيْتُ أَصْحَابَ عَلِيٍّ، وَأَصْحَابَ عَبْدِ اللَّهِ، وَآثَارُ السُّجُودِ فِي جِبَاهِهِمْ وَأُنُوفِهِمْ»
ہم نے سجدوں کے نشان اصحاب عبد الله اور اصحاب علی کی پیشانیوں پر دیکھے

معلوم ہوا کہ یہ روایت جس میں خوارج کے عبادت گزار ہونے کا افسانہ ہے

ضعیف سند سے ہے اور دین میں اس پر تعریف کی گئی ہے اس کو اصحاب رسول کی نشانی کہا گیا ہے – راقم کا مقصد خوارج کا دفاع نہیں ، سنی علماء کی تحقیق کی قلعی کھولنا ہے – ان کی معلومات خوارج پر ناقص، مضطرب، متضاد اور بے بضاعتی سے بھری پڑی ہیں -

## خوارج پر حکم

وہ خوارج جو علی رضی اللہ عنہ سے لڑے ان کے عقائد میں خرابی نہیں ملتی لیکن ان کے بعد خوارج نے بہت سی عقیدہ کی باتوں کا انکار کیا اور ان کی گمراہی میں شک نہیں ہے

مصنف ابن ابی شیبہ 37942 میں ہے

حَدَّثَنَا - يَحْيَى بْنُ آدَمَ، ثَنَا مُعْضِلُ بْنُ مُهَلْهِلٍ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عَلِيٍّ , فَسُئِلَ عَنْ أَهْلِ النَّهْرِ، أَهُمْ مُشْرِكُونَ؟ قَالَ: مِنَ الشِّرْكِ فَرُّوا , قِيلَ: فَمُنَافِقُونَ هُمْ؟ قَالَ: إِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا , قِيلَ لَهُ: فَمَا هُمْ؟ قَالَ: قَوْمٌ بَغَوْا عَلَيْنَا "

طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ نے علی سے اہل نہروان پر سوال کیا کہ کیا یہ مشرک ہیں ؟ علی نے جواب دیا شرک سے بھاگے ہیں - میں نے کہا کیا منافقین ہیں ؟ علی نے کہا منافق تو اللہ کا کم ہی ذکر کرتے ہیں - میں نے کہا پھر کیا ہیں ؟ علی نے جواب دیا ہمارے باغی ہیں

سند میں مُعْضِلُ بْنُ مُهَلْهِلٍ مجہول ہے

سنن الکبری بیہقی میں ہے

أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ، أَنْبَأَ أَبُو الْوَلِيدِ الْفَقِيهُ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، ثَنَا أَبُو بَكْرِ

بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ أَبِي الْعَنْبَسِ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، قَالَ: سُئِلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ أَهْلِ الْجَمَلِ: أَمُشْرِكُونَ هُمْ؟ قَالَ: مِنَ الشِّرْكِ فَرُّوا , قِيلَ: أَمُنَافِقُونَ هُمْ؟ قَالَ: إِنَّ " الْمُنَافِقِينَ لَا يَذْكُرُونَ اللهَ إِلَّا قَلِيلًا , قِيلَ: فَمَا هُمْ؟ قَالَ: إِخْوَانُنَا بَغَوْا عَلَيْنَا "

اس کی سند منقطع ہے

سعيد بن فيروز أبو البختري الطائي

قال شعبة كان أبو إسحاق يعني السبيعي أكبر من أبي البختري ولم يدرك أبو البختري عليا ولم يره

مستدرک حاکم میں ہے کہ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ نے اپنے باپ سعد بن ابی وقاص سے سوال کیا کہ کیا خوارج {قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا} [الكهف ] کا مصداق ہیں ؟ سعد نے کہا نہیں وہ فاسق ہیں

أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّفَّارُ الْعَدْلُ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ، ثنا خَلَّادٌ الصَّفَّارُ، ثنا عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْمُلَائِيُّ، ثنا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَى أَبِي حَتَّى إِذَا بَلَغْتُ هَذِهِ الْآيَةَ {قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا} [الكهف: 103] الْآيَةُ، قُلْتُ يَا أَبَتَاهُ أَهُمُ الْخَوَارِجُ؟ قَالَ: لَا يَا بُنَيَّ اقْرَأِ الْآيَةَ الَّتِي بَعْدَهَا {أُولَئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا} [الكهف: 105] قَالَ: «هُمُ الْمُجْتَهِدُونَ مِنَ النَّصَارَى كَانَ كُفْرُهُمْ بِآيَاتِ رَبِّهِمْ بِمُحَمَّدٍ وَلِقَائِهِ» وَقَالُوا: لَيْسَ فِي الْجَنَّةِ طَعَامٌ وَلَا شَرَابٌ وَلَكِنَّ الْخَوَارِجَ هُمُ الْفَاسِقُونَ الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ «هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ»

خوارج کی تکفیر کی گئی یا نہیں اس میں صحیح مسلم کی حدیث بھی ہے

کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نجدہ بن عامر حروری رئیس خوارج کے سوالات کے جواب دیے- خارجی کو ابن زبیر نے حج کرنے دیا ہے اور خارجیوں نے ابن عباس سے سوالات بھی کیے ہیں[8]

صحیح مسلم - حدیث نمبر:4686 باب: جو عورتیں جہاد میں شریک ہوں ان کو انعام ملے گا اور حصہ نہیں ملے گا اور بچوں کو قتل کرنا منع ہے۔

یزید بن ہرمز سے روایت ہے ، نجدہ بن عامر حروری نے سیدنا ابن عباسؓ کو لکھا ، پوچھتا تھا ان سے کہ غلام اور عورت اگر جہاد میں شریک ہوں تو ان کو حصہ ملے گا یا نہیں اور بچوں کا قتل کیسا ہے اور بچوں کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے اور « ذوالقربیٰ » (جن کا ذکر قرآن شریف میں ہے کہ پانچویں حصہ میں سے ان کو دیا جائے گا) کون ہیں ؟

سیدنا ابن عباسؓ نے یزید سے کہا تو لکھ جواب اس کو اور اگر وہ حماقت میں پڑنے والا نہ ہوتا تو میں اس کو نہ لکھتا (یعنی مجھ کو اس بات کا خیال ہے کہ اگر میں ان مسئلوں کا جواب اس کو نہ دوں تو وہ شرع کے خلاف حماقت کی بات نہ کر بیٹھے) لکھ یہ کہ تو نے مجھ کو لکھ کر پوچھا

ابن عباس نے نجدہ بن عامر سے یہ نہیں کہا کہ تم خارجی بن کر مرتد کے درجہ پر ہو، میں دین سے متعلق سوال کا جواب نہیں دے رہا پہلے عقیدہ صحیح کرو بلکہ انہوں نے سوال کا جواب دیا

ابی داود کی روایت ہے جس کو البانی صحیح کہتے ہیں

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ هُرْمُزَ، أَنَّ نَجْدَةَ الْحَرُورِيَّ، حِينَ حَجَّ فِي فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، أَرْسَلَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، يَسْأَلُهُ عَنْ سَهْمِ ذِي الْقُرْبَى

نَجْدَةُ بْنُ عَامِرٍ الْحَرُورِيَّ رَئِيس الْخَوَارِجِ نے فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ کے دور میں حج کیا اور ابن عبّاس رضی اللہ عنہ سے سوال و جواب بھی کیے
وقال الكمالُ ابن الهمام: وحكم الخوارج عندَ جمهور الفقهاء والمحدثين حكم البغاة، وذهب بعض المحدثين إلى كفرهم. قال ابن المنذر: ولا أعلم أحداً وافق أهل الحديث على تكفيرهم. وهذا يقتضي نقل إجماع الفقهاء. انظر "حاشية ابن عابدين" 6/413.
الكمالُ ابن الهمام نے کہا جمہور فقہاء اور محدثین کے نزدیک خوارج کا حکم باغی کا ہے اور بعض محدثین ان کی تکفیر کا مذھب رکھتے ہیں اور ابن المنذر نے کہا وہ اہل حدیث میں سے کسی سے واقف نہیں جو ان کی تکفیر کرتا ہو اور یہ تقاضہ کرتا ہے کہ اس پر فقہاء کا اجماع ہے
معلوم ہوا کہ خوارج کو علی ، سعد بن ابی وقاص ، ابن عباس ، ابن زبیر نے مسلمان ہی سمجھا تھا- ابن منذر کا کہنا ہے اہل حدیث خوارج کی تکفیر نہیں کرتے تھے-
تابعین بھی خوارج کی تکفیر نہیں کرتے تھے - مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے
حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ عَاصِمٍ، قَالَ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ: إِنَّ لِي جَارًا مِنَ الْخَوَارِجِ مَاتَ أَشْهَدُ جِنَازَتَهُ؟ قَالَ: «أَخَرَجَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ؟» قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالَ: «فَاشْهَدْ جِنَازَتَهُ، فَإِنَّ الْعَمَلَ أَمْلَكُ بِهِ مِنَ الرَّأْيِ»
عَاصِمٍ نے حسن بصری سے پوچھا میرا پڑوسی خارجی تھا وہ مر گیا ہے کیا اس کا جنازہ دکھوں ؟ حسن نے کہا کیا یہ مسلمانوں پر نکلا تھا ؟ عَاصِمٍ نے کہا نہیں - حسن نے کہا پھر اس کا جنازہ پڑھو کیونکہ حکومت حاصل کرنا رائے میں سے ہے

بعض اہل سنت کے حدیث کے راوی بھی اہل سنت کو چھوڑ کر خارجی بن گئے ہوں گے مثلا

مصنف ابن ابی شیبہ ح 37895 میں ہے

حَدَّثَنَا - يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمْهَانَ، قَالَ: كَانَتِ الْخَوَارِجُ قَدْ دَعَوْنِي حَتَّى كِدْتُ أَنْ أَدْخُلَ فِيهِمْ , فَرَأَتْ أُخْتَ أَبِي بِلَالٍ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّهَا رَأَتْ أَبَا بِلَالٍ أَهْلَبَ , فَقُلْتُ: يَا أَخِي , مَا سِنَانُكَ؟ قَالَ: فَقَالَ: يَا أُخْتِي , سِنَانُكَ؟ قَالَ: فَقَالَ: جُعِلْنَا بَعْدَكُمْ كِلَابَ أَهْلِ النَّارِ

سَعِيدِ بْنِ جُمْهَانَ نے ذکر کیا کہ خوارج مجھ کو مذہب کی دعوت دیتے تھے حتی کہ میں ان میں شامل ہو ہی جاتا پھر ایک خواب کا ذکر کیا

وقال الخطابي: أجمع علماء المسلمين على أن الخوارج مع ضلالتهم فرقة من فرق المسلمين، وأجازوا مناكحتهم وأكل ذبائحهم، وأنهم لا يكفرون ما داموا متمسكين بأصل الإسلام.

وقال الإمام الغزالي في "فيصل التفرقة": والذي ينبغي الاحتراز عن التكفير ما وجد إليه سبيلا، فإن استباحة دم المصلين المقرين بالتوحيد خطأ، والخطأ في ترك ألف كافر في الحياة أهون من الخطأ في سفك دم لمسلم واحد.

عموما اہل سنت خوارج کو ایسے پیش کرتے ہیں کہ جسے کہ وہ مکلمل طور پر معدوم ہو گئے- لیکن حقیقت یہ ہے کہ آج کل خوارج عمان ، الجزائر، یمن، لیبیا، زنجبار تنزانیہ میں آباد ہیں یہ اباضیہ فرقے سے تعلق رکھتے ہیں اور اب ان کو عبادی کہا جاتا ہے لیکن اغلبا یہ لفظ اباضی تھا جو تلفظ میں بدل گیا ہے- عبد الملک بن مروان المتوفی ٨٦ ھ کے دور میں عبد الله بن اباض ان کا ایک لیڈر تھا جس کے نام پر اس فرقے کا نام ابا ضیہ پڑا – اس کے بارے میں تفصیل

نہیں ملی لیکن یہ مشہور ہے کہ عبد اللہ بن اباض اصلا ازرقیہ کا حصہ تھا لیکن ان کی متشدد سوچ پر ان سے الگ ہوا

اباضی اپنے آپ کو اہل الاستقامہ یعنی استقامت والے لوگ کہتے ہیں

متقدمین اہل سنت خارجی کو کافر نہیں کہتے تھے

# خوارج اور خلافت علی کا انکار

خوارج اول حروریہ کو علی نے کافر قرار نہیں دیا ، نہ اصحاب رسول نے تکفیر کی لیکن تکفیر سے متعلق کتب میں بار بار دہشت گردوں کو خارجی کہہ دیا جاتا ہے – یہ رجحان و فہم سراسر غلط ہے – خوارج کو ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے حج کرنے دیا ہے (صحیح مسلم )

اصحاب رسول نے خوارج کو کافر نہیں کہا جبکہ خوارج کے نزدیک اصحاب رسول گمراہ ہو چکے تھے[9] ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے دور میں خوراج کو حج کرنے دیا ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ان کو شاگرد بھی بنایا ہے اور خود خوارج نے اپنے متشدد موقف سے بھی رجوع کیا تھا- صحیح مسلم میں خوارج کے امیر نجدہ بن عامر حروری کے بارے میں حدیث ہے

حدیث:189

و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ بْنُ عَامِرٍ الْحَرُورِيُّ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ الْعَبْدِ وَالْمَرْأَةِ يَحْضُرَانِ الْمَغْنَمَ هَلْ يُقْسَمُ لَهُمَا وَعَنْ قَتْلِ الْوِلْدَانِ وَعَنْ الْيَتِيمِ مَتَى يَنْقَطِعُ عَنْهُ الْيُتْمُ وَعَنْ ذَوِي الْقُرْبَى مَنْ هُمْ فَقَالَ لِيَزِيدَ اكْتُبْ إِلَيْهِ فَلَوْلَا أَنْ يَقَعَ فِي أُحْمُوقَةٍ مَا كَتَبْتُ إِلَيْهِ اكْتُبْ إِنَّكَ كَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنْ الْمَرْأَةِ وَالْعَبْدِ يَحْضُرَانِ الْمَغْنَمَ هَلْ يُقْسَمُ لَهُمَا شَيْءٌ وَإِنَّهُ لَيْسَ لَهُمَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُحْذَيَا وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنْ قَتْلِ الْوِلْدَانِ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْتُلْهُمْ وَأَنْتَ فَلَا تَقْتُلْهُمْ إِلَّا أَنْ تَعْلَمَ مِنْهُمْ مَا

عَلِمَ صَاحِبُ مُوسَى مِنْ الْغُلَامِ الَّذِي قَتَلَهُ وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنْ الْيَتِيمِ مَتَى يَنْقَطِعُ عَنْهُ اسْمُ الْيُتْمِ وَإِنَّهُ لَا يَنْقَطِعُ عَنْهُ اسْمُ الْيُتْمِ حَتَّى يَبْلُغَ وَيُؤْنَسَ مِنْهُ رُشْدٌ وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنْ ذَوِي الْقُرْبَى مَنْ هُمْ وَإِنَّا زَعَمْنَا أَنَّا هُمْ فَأَبَى ذَلِکَ عَلَيْنَا قَوْمُنَا

ترجمہ : ابن ابی عمر، سفیان، اسماعیل بن امیہ، سعید مقبری، یزید بن ہرمز، حضرت یزید بن ہرمز (رض) سے روایت ہے کہ نجدہ بن عامر حروری نے حضرت ابن عباس (رض) سے غلام اور عورت کے بارے میں پوچھنے کے لئے لکھا کہ اگر وہ دونوں مال غنیمت کی تقسیم کے وقت موجود ہوں تو کیا انہیں حصہ دیا جائے گا اور بچوں کے قتل کے بارے میں اور یتیم کے بارے میں پوچھا کہ اس کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے اور ذوی القربی کے بارے میں کہ وہ کون ہے تو ابن عباس (رض) نے یزید سے کہا اس کی طرف لکھو اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ وہ حماقت میں واقع ہوجائے گا تو اس کا جواب نہ لکھتا لکھو تو نے عورت اور غلام کے بارے میں مجھ سے پوچھنے کے لئے لکھا کہ اگر وہ مال غنیمت کی تقسیم کے وقت موجود ہوں تو کیا انہیں بھی کچھ ملے گا ان کے لئے سوائے عطیہ کے کوئی حصہ نہیں ہے اور تو نے مجھ سے بچوں کے قتل کے بارے میں پوچھنے کے لئے لکھا تو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے انہیں قتل نہیں کیا اور تو بھی انہیں قتل نہ کر سوائے اس کے کہ تجھے وہ علم ہوجائے جو حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کے ساتھی (حضرت خضر (علیہ السلام) کو اس بچے کے بارے میں علم ہوگیا تھا جنہیں انہوں نے قتل کیا اور تو نے مجھ سے یتیم کے بارے میں پوچھنے کے لئے لکھا کہ یتیم سے یتیمی کب ختم ہوتی ہے یتیم سے یتیمی کا نام اس کے بالغ ہونے تک ختم نہیں ہوتا اور سمجھ کے آثار کے نمودار ہونے تک اور تو نے مجھ سے ذوالقربی کے بارے میں پوچھنے کے

لئے لکھا کہ وہ کون ہیں ہمارا خیال تھا کہ وہ ہم ہیں لیکن ہماری قوم نے ہمارے بارے میں اس بات کا انکار کردیا۔

اس روایت میں یہ نہیں ہے کہ ابن عباس نے کہا ہو تم خارجی کافر جہنم کے کتے میں تم کو اسلام کے حوالے سے سوال کا جواب کیوں دوں ہم کو قتل کر کے تم لوگ مرتد ہو چکے ہو وغیرہ وغیرہ - اس سے معلوم ہوا کہ خوارج کو کافر نہیں سمجھا جاتا تھا جیسا کہ آجکل پروپیگنڈا کیا جاتا ہے - نجدة بن عامر الحَروري الحنفي من بني حنيفة من بكر بن وائل، ولد سنة (36) هـ، وقتل سنة (69) هـ رئیس خوارج ہے

مسلم باب بَابُ النِّسَاءِ الْغَازِيَاتِ يُرْضَخُ لَهُنَّ وَلَا يُسْهَمُ، وَالنَّهْيِ عَنْ قَتْلِ صِبْيَانِ أَهْلِ الْحَرْبِ میں یہ روایت ٤٦٨٦ موجود ہے[10]

یزید بن ہرمز سے روایت ہے، نجدہ بن عامر حروری (خارجی) نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو لکھا، پوچھتا تھا ان سے کہ غلام اور عورت اگر جہاد میں شریک ہوں تو ان کو حصہ ملے گا یا نہیں اور بچوں کا قتل کیسا ہے اور بچوں کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے اور ذوالقربیٰ کون ہیں؟ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یزید سے کہا تو لکھ جواب اس کو اور اگر وہ حماقت میں پڑنے والا نہ ہوتا تو میں اس کو نہ لکھتا -

لکھ یہ کہ تو نے مجھ کو لکھ کر پوچھا: عورت اور غلام کو حصہ ملے گا یا نہیں، جب وہ جہاد میں شریک ہوں؟ تو ان کو حصہ نہیں ملے گا البتہ انعام مل سکتا ہے - اور تو نے لکھ کر پوچھا مجھ سے بچوں کے قتل کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچوں کو قتل نہیں کیا اور تو بھی مت کر مگر جب

تجھے ایسا علم ہوا جیسے موسیٰ علیہ السلام کے صاحب (یعنی خضر جیسا علم ) کے ساتھ ہوا تھا۔ اور تو نے لکھ کر پوچھا یتیم کو کہ اس کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے تو یتیم کا نام اس سے نہ جائے گا جب تک بالغ نہ ہو اور اس کو عقل نہ آئے۔ اور تو نے لکھ کر پوچھا ذوالقربیٰ کو۔ یہ ہم لوگ ہیں ہماری سمجھ میں پر ہماری قوم نے نہ مانا۔

ابی داود کی روایت ہے جس کو البانی صحیح کہتے ہیں

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ هُرْمُزَ، أَنَّ نَجْدَةَ الْحَرُورِيَّ، حِينَ حَجَّ فِي فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، أَرْسَلَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، يَسْأَلُهُ عَنْ سَهْمِ ذِي الْقُرْبَى

نَجْدَةُ بْنُ عَامِرٍ الْحَرُورِيَّ رَئِيس الْخَوَارِج نے فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ کے دور میں حج کیا اور ابن عبّاس رضی اللہ عنہ سے سوال و جواب بھی کیے

ابن زبیر نے خوارج کو حج کرنے دیا جبکہ وہ خلیفہ تھے اور پورے جزیرہ العرب یمن حجاز سے لے کر بصرہ تک ان کا کنٹرول تھا چاھتے تو خوارج کو روک دیتے لیکن ایسا نہیں کیا

کتاب رد المحتار على الدر المختار از ابن عابدين، محمد أمين بن عمر بن عبد العزيز عابدين الدمشقي الحنفي (المتوفى: 1252هـ) کے مطابق

وأنت خبير بأن الصحيح في المعتزلة والرافضة وغيرهم من المبتدعة أنه لا يحكم بكفرهم وإن سبوا الصحابة أو استحلوا قتلنا بشبهة دليل كالخوارج الذين استحلوا قتل الصحابة، بخلاف الغلاة منهم كالقائلين بالنبوة لعلي والقاذفين للصديقة فإنه ليس لهم شبهة دليل فهم كفار كالفلاسفة كما بسطناه في كتابنا تنبيه الولاة والحكام على حكم شاتم خير الانام وقدمنا بعضه في باب الردة، وبه ظهر مراد

البحر غير الكافر منهم.

اور تم کو معلوم ہے کہ المعتزلة اور رافضیوں اور دیگر بدعتوں کے حوالے سے صحیح یہ ہے کہ ان پر کفر کا حکم نہیں لگایا گیا اگرچہ اصحاب رسول کو گالی دیں اور ان کے قتل کو حلال کریں ہم کہتے ہیں اس دلیل کے شبہہ میں خوارج کے حوالے سے جنہوں نے اصحاب رسول کے قتل کو حلال کیا ... کہ ان میں کافر نہیں ہیں

اب جب معلوم ہوا کہ خوارج کفار تھے ہی نہیں[11] بلکہ صرف فسادی تھے تو ان سے متعلق روایات سے یہ نتیجہ لینا کہ یہ عقائد کی تبین مراد تھی سراسر دجل ہے مثلا مبشر احمد ربانی حوالہ دیتے ہیں

امام المحدثین والفقہاء امام بخاری رحمہ اللہ نے قرآن حکیم کی اس آیت کو "کتاب استتابة المرتدین والمعاندین وقتالھم" کے چھٹے باب "باب قتل الخوارج والملحدین بعد إقامة الحجة علیھم میں ذکر کیا۔ اور ثابت کیا کہ خوارج اور ملحدین کے ساتھ قتال ان پر حجت قائم کرنے کے بعد ہے۔

علامہ عینی اس کی شرح میں رقمطراز ہیں:

"یشیر البخاری بذلك إلى أنه لا یجب قتال خارجي ولا غیره إلا بعد الإعذار علیه ودعوته إلى الحق وتبیین ما التبس علیه فإن أبى عن الرجوع إلى الحق وجب قتاله بدلیل الآیة التی ذکرھا."

[ عمدة القاري : ٢٤/٨٤، نیز دیکھیں التوضیح لابن ملقن : ٣١/٥٥٤ ]

''امام بخاری اس باب میں اشارہ دے رہے ہیں کہ خارجی وغیرہ سے اس وقت تک قتال واجب نہیں ہوتا جب تک اس کے عذر ختم نہ کر دیے جائیں اور حق کی طرف اس کو دعوت نہ دے دی جائے اور جو چیز اس پر خلط ملط ہو چکی ہے اسے کھل کر واضح نہ کر دیا جائے، پھر اگر حق کی طرف پلٹنے سے انکار کرتا ہے تو اس کے ساتھ قتال واجب ہے اس آیت کی رو سے جسے امام بخاری نے ذکر کیا ہے۔"

راقم کہتا ہے یہ باب اصل میں خارجی یعنی باغی و فسادی کے بارے میں ہے غلط عقیدہ رکھنے والوں سے متعلق نہیں ہے

عصر حاضر میں بہت سے علماء افراط کا شکار ہیں ان کو تاریخ کا صحیح علم بھی نہیں ہے لہذا تراجم کرتے وقت روایات کا ترجمہ بدل دیتے ہیں یا استنباط کرتے وقت تمام حدود لانگ جاتے ہیں

### حنبلیوں کا تکفیر خوارج پر موقف

کتاب الشرح الممتع على زاد المستقنع از محمد بن صالح بن محمد العثیمین کے مطابق

قال شيخ الإسلام ـ رحمه الله ـ: إن الأئمة ـ رحمهم الله ـ ومنهم الإمام أحمد، وغيره لم يكفروا أهل البدع إلا الجهمية، فإنهم كفروهم مطلقاً؛ لأن بدعتهم ظاهر فيها الكفر، وأما الخوارج والقدرية ومن أشبههم فإن الإمام أحمد نصوصه صريحة بأنهم ليسوا بكفار.

ابن تیمیہ نے کہا ائمہ..... جن میں امام احمد ہیں نے سوائے جہمیہ فرقہ کے کسی کی تکفیر نہیں کی کیونکہ وہ مطلق کفر کرتے ہیں کیونکہ ان کی بدعت ظاہر ہی کفر ہے اور جہاں تک خوارج اور قدریہ کا تعلق ہے اور ان کے جیسے تو امام احمد سے صریح نصوص سے ہے کہ یہ کفار نہیں ہیں

المغنی میں ابن قدامہ کہتے ہیں

وَقَدْ عُرِفَ مِنْ مَذْهَبِ الْخَوَارِجِ تَكْفِيرُ كَثِيرٍ مِنْ الصَّحَابَةِ، وَمَنْ بَعْدَهُمْ، وَاسْتِحْلَالُ دِمَائِهِمْ، وَأَمْوَالِهِمْ، وَاعْتِقَادُهُمْ التَّقَرُّبَ بِقَتْلِهِمْ إلَى رَبِّهِمْ، وَمَعَ هَذَا لَمْ يَحْكُمْ الْفُقَهَاءُ بِكُفْرِهِمْ؛ لِتَأْوِيلِهِمْ.

اور خوارج کا صحابہ کی تکفیر کا مذھب معلوم ہے اور ان کے بعد والوں کا بھی کہ خون اور مال کو حلال کرتے ہیں اور اس پر اپنے رب سے تقرب کا عقیدہ رکھتے ہیں اور اس سب کے ساتھ (اہل سنت کے) فقہاء نے ان کی اس تاویل پر ان کے کفر کا حکم نہیں کیا ہے

احناف کی تکفیر خوارج پر رائے

وقال الكمالُ ابن الهمام: وحكم الخوارج عندَ جمهور الفقهاء والمحدثين حكم البغاة، وذهب بعض المحدثين إلى كفرهم. قال ابن المنذر: ولا أعلم أحداً وافق أهل الحديث على تكفيرهم. وهذا يقتضي نقل إجماع الفقهاء. انظر "حاشية ابن عابدين" 6/413.

الكمالُ ابن الهمام نے کہا جمہور فقہاء اور محدثین کے نزدیک خوارج کا حکم باغی کا ہے اور بعض محدثین ان کی تکفیر کا مذھب رکھتے ہیں اور ابن المنذر نے کہا وہ اہل حدیث میں سے کسی سے واقف نہیں جو ان کی تکفیر کرتا ہو اور یہ تقاضہ کرتا ہے کہ اس پر فقہاء کا اجماع ہے

شوافع کا تکفیر خوارج پر قول

کتاب المجموع شرح المھذب از النووی میں ہے

قَالَ أَبُو حَامِدٍ ومتابعوه المعتزلة كفار والخوارج ليسوا بكفار

ابو حامد اور اس کی اتباع کرنے والوں کا کہنا ہے کہ المعتزلة کفار ہیں اور خوارج کفار نہیں ہیں

اسی کتاب میں ہے

وَقَدْ تَأَوَّلَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ الْفَقِيهُ أَبُو بَكْرٍ الْبَيْهَقِيُّ وَغَيْرُهُ مِنْ أَصْحَابنَا الْمُحَقِّقِينَ مَا نُقِلَ عَنْ الشَّافِعِيِّ وَغَيْرِهِ مِنْ الْعُلَمَاءِ مِنْ تَكْفِيرِ الْقَائِلِ بِخَلْقِ الْقُرْآنِ عَلَى أَنَّ الْمُرَادَ كُفْرَانُ النِّعْمَةِ لا كفران الْخُرُوجِ عَنْ الْمِلَّةِ

بیہقی کا اور ہمارے اصحاب محققین کا کہنا ہے کہ امام شافعی اور علماء کی جانب سے خلق قرآن کی تکفیر کا جو نقل کیا گیا ہے اس سے مراد کفر نعمت ہے نہ کہ کفر جو ملت سے خروج ہو

ابن تيمية في "منهاج السنة" 5/247 میں لکھتے ہیں

: ومما يدل أن الصحابة لم يُكفروا الخوارج أنهم كانوا يصلون خلفهم، وكان عبد الله بن عمر رضي الله عنه وغيره من الصحابة يصلون خلف نجدة الحروري، وكانوا أيضاً يحدثونهم ويفتونهم ويخاطبونهم كما يخاطب المسلمُ المسلمَ، كما كان عبد

الله بن عباس يجيب نجدة الحروري لما أرسل يسأله عن مسائل، وحديثه في البخاري ، وكما أجاب نافع بن الأزرق عن مسائل مشهورة، وكان نافع يناظره في أشياء بالقرآن كما يتناظر المسلمان.

اور جو اس بات کی دلیل ہے کہ صحابہ نے خوارج کی تکفیر نہیں کی وہ یہ ہے کہ انہوں نے ان کے پیچھے نماز پڑھی اور ابن عمر رضی الله عنہ اور دیگر اصحاب رسول نے نجدة بن عامر الحروري کے پیچھے نماز پڑھی اور وہ اس سے بات کرتے اس کو فتویٰ بھی دیتے اور اس سے ایسے مخاطب ہوتے جسے کہ ایک مسلم ، مسلم سے ہوتا ہے جیسا کہ عبد الله ابن عبّاس نے نجدة الحروري کو جواب دیا جب اس نے مسئلہ لکھ بھیجا اور حدیث بخاری میں ہے اور جیسا نافع بن الأزرق نے مسائل مشھورہ پر جواب دیا

## خوارج کافر ہیں

اس کے برعکس اہل سنت علی اور خوارج کے حوالے سے کہتے ہیں کہ روایات میں ہے کہ ایک گروہ ہو گا يمرقون من الدين مروق السهم من الرمية یہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکارکے جسم سے نکل جاتاہے - يقرءون القرآن لايجاوزحناجرهم یہ قرآن کریم کی تلاوت تو کریں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا - یہاں تک کہ روایت میں ان کو عاد و ثمود بھی قرار دیا گیا ہے- راقم کہتا ہے ان روایات کو خوارج پر ثبت کرنا اہل سنت میں سے بعض کا فکری تضاد ہے کیونکہ کوئی فرقہ دین سے تیر کی طرح نکل گیا تو اس کا شمار پھر اسلام میں کیسے ہو سکتا ہے؟ اس روایت کو خوارج پر علی رضی الله عنہ کے بعض مفرط شیعوں نے لگایا ہے جبکہ علی رضی الله عنہ کا عمل اس روایت کی تغلیظ کرتا ہے وہ خوارج کا قتل عام نہیں کرتے نہ وہ ان کو عاد و ثمود

قرار دیتے ہیں نہ وہ گھات لگا کر ان کا قتل کرتے ہیں جبکہ آج علماء نے لفظ خوارج کو تکفیر کا متبادل بنا دیا ہے-طاہر القادری امام النووی کے حوالے سے خوارج کا ذکر کرتے ہیں

''آپ ﷺ کا فرمان ہے: ''پس جب تم انہیں پاؤ تو (ریاستی سطح پر ان کے خلاف کارروائی کر کے انہیں) قتل کر دو کیونکہ انہیں قتل کرنے پر اجر ہے۔''

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

خوارِج کے بارے میں فرامینِ رسول ﷺ ﴿۱۳۷﴾

خوارج اور باغیوں کے قتال کے وجوب میں یہ فرمانِ رسول ﷺ تصریح ہے، اسی پر علماء کا اِجماع ہے۔ قاضی عیاض نے کہا ہے: علماء کا اس پر اجماع ہے کہ جب خوارج اور دیگر بدعتی و باغی گروہ حکومتِ وقت کے خلاف خروج کریں، جماعتِ مسلمین کی مخالفت کریں اور جمعیتِ مسلمہ کو پارہ پارہ کریں تو انہیں ڈرانے اور نصیحت کے طریقے استعمال کرنے کے بعد (مسلم حکومت پر) ان کے ساتھ جنگ واجب ہو جاتی ہے۔

''یہ سب کچھ اس وقت تک ہوگا جب تک کہ وہ اپنی بدعت کی بناء پر کفر کا ارتکاب نہیں کریں گے، پس اگر ان کی بدعت کفر میں بدل گئی تو اُن پر مرتدین کے احکام لاگو ہوں گے۔ البتہ وہ دہشت گرد جو کافر نہیں ہوتے ان کی وراثت تقسیم ہوگی اور وہ بھی مالِ وراثت پائیں گے اور حالتِ جنگ میں ان کے جان و مال کو کوئی تحفظ حاصل نہیں ہوگا اور مسلم حکومت کے ہاتھوں جو اُن کے مال و جان کا نقصان ہوگا وہ اس کا تاوان بھی طلب نہیں کر سکتے۔''

خوارج کی بدعت کفر میں تبدیل کب ہوئی؟ ان علماء کا اپس میں ہی خوارج کی تکفیر پر اتفاق نہیں ہے

سعودی مفتی بن باز کا کہنا ہے کہ خوارج کفار ہیں[12]

اور فتوی میں کہا[13]

والجمهور على أنهم عصاة مبتدعة ضالون، ولكن لا يكفرونهم، والصواب أنهم كفار بهذا، قوله: يمرقون من الإسلام ثم لا يعودون إليه دليل على أنهم كفار، ولئن أدركتهم لأقتلنهم قتل عاد عاد كفار.

جمهور کہتے ہیں وہ گناہ گار بدعتی گمراہ ہیں ان کی تکفیر نہیں کرتے – ٹھیک یہ ہے کہ کفار ہیں اس قول نبوی کی وجہ سے جس میں ہے کہ اسلام سے نکل جائیں گے واپس نہیں آئیں گے اور یہ دلیل ہوئی کہ یہ کفار ہیں اور اگر ان کو پاتا تو قوم عاد کی طرح قتل کرتا

راقم بحث کر چکا ہے یہ روایت خارج عن البحث ہیں - وہ گروہ جس کا اس میں ذکر وہ ذو خویصرہ تمیمی کی نسل سے نکلے گا اور یہ حیات النبی و علی میں نہیں ہوا
عبد العزیز بن باز کا کہنا ہے کہ خوارج کفار نہیں غالی ہیں[14]

الخوارج طائفة عندها غلو، مجتهدة في الدين عندهم اجتهاد في الصلاة والقراءة وغير ذلك، ولكن عندهم غلو،
صالح الفوزان سے سوال ہوا کہ خوارج کو کیا بن باز نے کافر کہا تو صالح الفوزان نے کہا میں نے نہیں سنا[15]

صالح الفوزان کا قول ہے خوارج کفار سے نہیں لڑتے تھے مسلمانوں سے لڑتے تھے – سوال یہ ہے کہ کفار کیا دور نبوی میں عرب میں ختم نہیں ہو گئے تھے ؟ سورہ نصر کے مطابق تو مشرک جوق در جوق ایمان قبول کر

رہے تھے ۔

## مرتکب کبائر پر خوارج اور محدثین کی تکفیر

صحیح مسلم میں ہے

بين الرجل وبين الكفر والشرك ترك الصلاة

آدمی اور کفروشرک کے درمیان ہے نماز کا ترک کرنا

اس حدیث سے امام احمد ، امام اسحاق کا دعوی ہے کہ تارک نماز کافر ہے

صالح المغامسي نے اس کا ذکر کیا ہے[16]

ابن عثیمین نے بھی ایسا ہی قول کہا ہے کہ نماز کو چھوڑنے والا کافر ہے[17]

سعودی مفتی بن باز کا فتوی ہے

الصواب أن من ترك الصلاة فهو كافر وإن كان غير جاحد لها، هذا هو القول المختار والمرجح عند المحققين من أهل العلم

دار العلوم دیوبند انڈیا کا فتوی ہے کہ نماز چھوڑنے والا کافر نہیں ہے

Fatwa : 398-286/B=3/1440

ایسی کوئی حدیث ہماری نظر سے نہیں گذری کہ جھوٹ بولنے والا کافر ہو جاتا ہے؛ البتہ کبیرہ گناہوں میں سے ایک بڑا گناہ ہے۔ نماز قصداً چھوڑنے والے سے متعلق ایک حدیث آئی ہے کہ: من ترک الصلاة متعمداً فقد کفر۔ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ جس نے قصداً نماز چھوڑی اس نے فعلِ کفر کیا۔ یعنی نماز ترک کرنا اور نہ پڑھنا یہ کافروں کا فعل ہے اور مسلمانوں کا فعل نماز پڑھنا ہے یعنی کافر اور

مسلمان میں پہچان یہ بتائی ہے کہ مسلمان نماز پڑھتا ہو اور کافر نماز نہیں پڑھتا ہے۔ اس سے کافر نہیں ہوتا، ترک نماز بھی بڑے گناہوں میں سے ایک بڑا گناہ ہے۔

بنوری ٹاؤن کے مدرسہ کا فتوی ہے

اگر کوئی آدمی نماز کو اس اعتقاد کے ساتھ ترک کرتا ہے کہ نماز فرض ہی نہیں تو ایسا آدمی کافر ہے اور توبہ کی صورت میں تجدیدِ نکاح بھی ضروری ہو گا اور اگر کوئی شخص ایسا اعتقاد تو نہیں رکھتا، بلکہ محض سستی کی وجہ سے نماز ترک کر دیتا ہے تو ایسا آدمی نماز چھوڑنے کی وجہ سے کافر نہ ہو گا، البتہ فاسق ہو گا، لہذا جب کافر نہ ہو گا تو نکاح بھی نہیں ٹوٹتا؛ اس لیے اس کی تجدید کی ضرورت بھی نہیں ہوگی۔

| | |
|---|---|
| اہل سنت کا موقف | |

| | خوارج کا موقف |
|---|---|
| شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة از أبو القاسم هبة الله بن الحسن بن منصور الطبري الرازي اللالكائي (المتوفى: 418هـ) کے مطابق<br>«ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ فَهُوَ مُنَافِقٌ» هَذَا عَلَى التَّغْلِيظِ , نَرْوِيهَا كَمَا جَاءَتْ وَلَا نُفَسِّرُهَا. وَقَوْلُهُ: «لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا ضُلَّالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ» , وَمِثْلُ: «إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ» , [ص:184] وَمِثْلُ: «سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ» , وَمِثْلُ: " مَنْ قَالَ لِأَخِيهِ: يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا " , وَمِثْلُ: «كُفْرٌ بِاللَّهِ تَبَرُّؤٌ مِنْ نَسَبٍ , وَإِنْ دَقَّ» . وَنَحْوُهُ مِنَ الْأَحَادِيثِ مِمَّا قَدْ صَحَّ وَحُفِظَ فَإِنَّا نُسَلِّمُ لَهُ وَإِنْ لَمْ يُعْلَمْ تَفْسِيرُهَا , وَلَا يُتَكَلَّمُ فِيهِ وَلَا يُجَادَلُ فِيهِ وَلَا تُفَسَّرُ هَذِهِ الْأَحَادِيثُ إِلَّا بِمِثْلِ مَا جَاءَتْ , وَلَا نَرُدُّهَا إِلَّا بِأَحَقَّ مِنْهَا<br>احادیث کہ جس میں تین باتیں ہوں وہ منافق ہے تو یہ تغلیظ ہے ہم اس کو روایت کریں گے تفسیر نہیں کریں گے<br><br>اور قول میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ گردن مارو ایک دوسرے کی<br><br>اور مثال ہے جب دو مسلمان تلوار لے کر آمنے سامنے ہوں تو قاتل و مقتول جہنمی ہیں<br><br>اور مثال ہے کہ مسلم کو گالی دینا فسق ہے اور قتل کفر ہے<br><br>اور مثال ہے کہ جس نے اپنے بھائی کو کافر کہا تو | جَواهِرُ التفسير المؤلف : أحمد بن حمد الخليلي عدد الأجزاء : 4 مصدر الكتاب : كوكب المعرفة<br><br>أخرجه عن ابن مسعود- رضي الله عنه- قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: " سباب المسلم فسوق وقتاله كفر"، وما أخرجه عن أبي هريرة-رضي الله عنه- يقول إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال" لا ترغبوا عن آبائكم فمن رغب عن أبيه فهو كفر"، وما رواه عن أبي ذر- رضي الله عنه- أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول" ليس من رجل ادعى لغير أبيه وهو يعلمه إلا كفر، ومن أدعى ما ليس له فليس منا وليتبوأ مقعده من النار، ومن دعا رجلا بالكفر أو قال عدو الله وليس كذلك إلا حار عليه". ومثل هذا في السنة كثير.. وإن تعجب فعجب ممن ينكر هذا القسم من الكفر بعد ثبوته بالكتاب والسنة، ويشنع على الإباضية بأنهم يقولون به ويلقيهم - بسبب ذلك- في مصاف الخوارج الذين يكفرون أهل التوحيد تكفيرا يخرجهم من الملة.<br><br>وأنت إذا تدبرت كلام المحققين من المحدثين وغيرهم وجدتهم يصرحون بصحة ما ذهب إليه أصحابنا من تكفير مرتكب الكبائر كفر نعمة لا كفر شرك،وكفى بإمامي المحدثين- البخاري ومسلم- اللذين صرحا في صحيحيهما بهذا الكفر غير مرة<br><br>ابن مسعود نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اس سے جنگ کرنا کفر ہے اور وہ جس کی تخریج ابو ہریرہ رضي الله عنه نے کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے باپوں سے دور نہ ہو جو ہے رغبت ہوا اپنے باپ سے اس نے کفر کیا اور وہ حدیث جس کی تخریج أبي ذر رضي الله عنه نے کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی شخص کو اس کے باپ کے سوا کسی اور نام سے پکارا گیا اور وہ جانتا ہو تو اس نے کفر کیا ... |

دونوں میں سے ایک پر یہ پلٹے گا

اور مثال ہے کہ ... اور اس طرح کی احادیث جن میں سے بعض کی تصحیح کی گئی ہے اور یاد رکھا گیا ہے تو ہم ان کو تسلیم کرتے ہیں اور ان کی تفسیر ہم کو معلوم نہیں ہے اور ہم ان پر کلام نہیں کریں گے اور نہ اس پر جھگڑا کریں گے اور نہ ان کی تفسیر کریں گے بلکہ جیسی ہیں ویسی لیں گے اور نہ رد کریں گے سوائے وہ جو حق ہو

اور اس طرح کی مثالیں سنت میں بہت ہیں اور اگر کسی کو حیرت ہو تو اس کو تعجب کرنا چاہیے ان لوگوں پر جو کفر کی اس قسم کا انکار کرتے ہیں جبکہ اس کا ثبوت قرآن و حدیث میں موجود ہے اور یہ لوگ الإباضية کو برا کہتے ہیں اور وہ جو ان سے ملے اس سبب سے کہ یہ خوارج کے اوصاف ہیں جو اہل توحید کی تکفیر کرتے ہیں ان کو ملت سے خارج کرتے ہیں اور اگر تم محققین کے کلام پر غور کرو جو محدثین اور دیگر ہیں تو تم کو صراحت مل جائے گی اس قول کی صحت پر جس کی طرف ہمارے اصحاب کا مذہب ہے کہ مرتکب کبیرہ گناہ کفر نعمت کا مرتکب ہے کفر شرک کا نہیں اور اس پر کافی ہے محدثین میں سے امام بخاری و مسلم جنہوں نے صحیح میں با صراحت متعدد بار اس کو کفر لکھا ہے.

اللالکائي نے جمہور اہل سنت کا مذہب نقل کیا ہے دوسری طرف خوارج نے انہی احادیث سے کفر کا فتوی نکالا ہے - معلوم ہوا خوارج کے نزدیک گناہ کبیرہ پر مسلمان کی تکفیر کی جائے گی یہی موقف بعض محدثین کا بھی ہے جو نماز ترک کرنے والے کو کافر کہتے تھے مثلا امام احمد -

حنابلہ اس میں اس قدر تضاد رکھتے ہیں کہ ان کے نزدیک ایک شرابی مسلم ہے اور ایک بے نمازی کافر ہے

کتاب فکر خوارج میں وہابی عالم علی محمد محمد الصلابی لکھتے ہیں

راقم کہتا ہے یہ بات صحیح ہے –

ڈاکٹر صلابی نے مزید لکھا

فکر خوارج — 145 — خوارج کی اعتقادی آراء

کے ساتھ یہ اخوت قائم نہیں ہوسکتی۔''❶

تو یہ تھے خوارج کے اس نظریہ وعقیدہ کے رد میں اہل السنہ والجماعۃ کے دلائل کہ ان کے ہاں کبیرہ گناہ کا مرتکب کافر ہو جاتا ہے۔ جبکہ اہل السنہ والجماعۃ کے نزدیک کبیرہ گناہ کرنے والا کافر نہیں ہوتا اور آج تک علماء و آئمہ اہل السنہ والجماعۃ کے ہاں یہی عقیدہ بالاستمرار چلا آ رہا ہے۔ ان علماء عظام و آئمہ کرام نے اپنے اس عقیدہ کو اپنی کتب میں پوری شرح و بسط کے ساتھ بیان فرمادیا ہے۔ رحمہم اللہ جمیعاً۔ آیئے اب ہم خوارج کے دیگر عقائد ونظریات کا جائزہ لیتے ہیں۔

تارک نماز کافر ہے کا فتوی دینے والے سلفی علماء اب ام ابو حنیفہ کا موقف اپنا نے پر مجبور ہوئے کہ ایمان کم نہیں ہوتا کیونکہ اگر کم ہوتا تو

معدوم بھی ہو جاتا جیسا خود سلفیوں نے اقوال درج کیے ہیں کہ فلاں محدث کہتا تھا ایمان ختم ہو جاتا ہے - آجکل سلفی اہل حدیث کا قول ہو گیا ہے ترک نماز کفر ہے البتہ شراب نوشی گناہ ہے – جبکہ متقدمین محدثین گناہ کبیرہ میں تقسیم نہیں کرتے تھے

| | |
|---|---|
| ابن تیمیہ کا کہنا ہے | |

| | |
|---|---|
| | وہابیوں کا کہنا ہے مثلا الشیخ ڈاکٹر ناصر بن عبدالکریم العقل کا قول ہے |
| ومن قال اِن الثنتين و سبعين فرقة كل واحد منهم يكفر كفراً ينقل عن الملة فقد خالف الكتاب و السنة و اجماع الأئمة الاربعة،فليس فيهم من كفَّر كل واحد من الثنتين و سبعين فرقة<br>(مجموع الفتاوی، ج۷،ص۲۱۸)<br>جس شخص نے یہ کہا کہ بہتر گروہوں میں سے ہر اک کافر ہے اور ملتِ اسلامیہ خارج ہے تو اس نے کتاب وسنت اور اجماع ائمہ کی مخالفت کی،ان میں سے کوئی بھی بہتر گروہوں میں سے کسی کی تکفیر نہیں کرتا | ان گمراہ فرقوں میں بعض ایسے افراد بھی ہوتے ہیں جو ملت اسلامیہ سے خارج ہونے کے سبب ان ۷۲ گروہوں سے بھی خارج ہوتے ہیں ۔ اُن کا شمار مسلمانوں میں نہیں ہوتا جیسے غالی جہمیہ ، غالی رافضہ ، باطنیہ ، خالص فلاسفہ ،اہل حلول و اتحاد ، وحدت الوجود کا عقیدہ رکھنے والے اور اہل بدعت میں سے وہ مشرکین جو شرک اکبر میں واقع ہوتے ہیں |
| ابن تیمیہ مجموع الفتاوی (23/349) میں اس تضاد پر کہتے ہیں<br>امام احمد ... نے ان مسلمان خلیفوں پر بھی "رحمہ اللہ" کہتے ہوئے دعا کی ہے جنہوں نے جہمی نظریات سے متاثر ہو کر قرآن مجید کو مخلوق سمجھ لیا تھا اور اسی موقف کے داعی بن گئے تھے، امام احمد نے ان کیلیے دعائے مغفرت بھی کی؛ کیونکہ امام احمد جانتے تھے کہ ان مسلمان خلفائے کرام پر یہ بات واضح ہی نہیں ہوئی تھی کہ وہ [قرآن کریم کو مخلوق مانتے ہوئے] غلط ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلا رہے ہیں، نہ انہیں اس بات کا ادراک ہوا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیمات کا انکار کر رہے ہیں، انہوں نے تاویل کی تھی اور اسی تاویل میں انہیں غلطی لگی، اور ایسے لوگوں کی تقلید کر بیٹھے جو خلق قرآن کے قائل تھے" انتہی<br>https://islamqa.info/ur/85102 | |

# قرون ثلاثہ کے مشہور ظاہری فرقے

فرقوں کے حوالے لوگوں نے متضاد باتیں بھی کی ہیں

وقال الكمالُ ابن الهمام: وحكم الخوارج عندَ جمهور الفقهاء والمحدثين حكم البغاة، وذهب بعض المحدثين إلى كفرهم. قال ابن المنذر: ولا أعلم أحداً وافق أهل الحديث على تكفيرهم. وهذا يقتضي نقل إجماع الفقهاء. انظر "حاشية ابن عابدين" 6/413.

الكمالُ ابن الهمام نے کہا جمہور فقہاء اور محدثین کے نزدیک خوارج کا حکم باغی کا ہے اور بعض محدثین ان کی تکفیر کا مذہب رکھتے ہیں اور ابن المنذر نے کہا وہ اہل حدیث میں سے کسی سے واقف نہیں جو ان کی تکفیر کرتا ہو اور یہ تقاضہ کرتا ہے کہ اس پر فقہاء کا اجماع ہے

وہابیوں مثلا ڈاکٹر ناصر بن عبدالکریم العقل کا کہنا ہے

ان گمراہ فرقوں میں بعض ایسے افراد بھی ہوتے ہیں جو ملت اسلامیہ سے خارج ہونے کے سبب ان ۷۲ گروہوں سے بھی خارج ہوتے ہیں ۔ اُن کا شمار مسلمانوں میں نہیں ہوتا جیسے غالی جہمیہ ، غالی رافضہ ، باطنیہ ، خالص فلاسفہ ،اہل حلول و اتحاد ، وحدت الوجود کا عقیدہ رکھنے والے اور اہل بدعت میں سے وہ مشرکین جو شرک اکبر میں واقع ہوتے ہیں

حدیث میں ہے کہ کچھ لوگ جو امت محمد کے ہوں گے ان کو رسول اللہ کے سامنے سے گھسیٹ کر جہنم کی طرف لے جایا جائے گا – اپ کہیں گے میرے اصحاب میرے اصحاب لیکن ان لوگوں کو جہنم کی نذر کیا جائے گا یعنی یہ امت محمد کے لوگ ہوں گے

# قرون ثلاثہ کے مشہور ظاہری فرقے

# باب ۳ : المرجئہ الفقہاء و المحدثین

کیا المرجئہ کوئی فرقہ ہے ؟ راقم کے نزدیک اس نام کا کوئی فرقہ نہیں – یہ محض رجحان ہے – تکفیر پر کتب میں اس حوالہ سے بار بار مغالطہ دیا جاتا ہے کہ گویا المرجئہ نام کا کوئی گمراہ فرقہ تھا

ایک روایت پیش کی جاتی ہے

قال حفص بن حميد : قلت لعبدالله بن المبارک :على كم افترقت هذه الامة؟ فقال : الأصل أربع فرق : هم الشيعة ،والحرورية ،والقدرية ، والمرجئة، فافترقت الشيعة على اثنتين وعشرين فرقة وافترقت الحرورية على احدى وعشرين فرقة ،وافترقت القدرية على ست عشرة فرقة ، وافترقت المرجئة على ثلاث عشرة فرقة .قال : قلت : يا أبا عبدالرحمن لم أسمعک تذكر الجهمية ،قال : انما سألتني عن فرق المسلمين (الابانة لابن بطة:۱/۳۷۹)

حفض بن حمید کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن مبارک سے سوال کیا :یہ امت کتنے فرقوں میں تقسیم ہوئی؟ آپ نے فرمایا:ان فرقوں کی اصل چار ہیں :شیعہ، خوارج، قدریہ اور مرجئہ ۔ پھر شیعہ ۲۲ فرقوں میں بٹے ،خوارج ۲۱ گروہوں میں ،قدریہ ۱۶ گروہوں میں اور مرجئہ ۱۳ گروہوں میں ۔حفض بن حمید کہتے ہیں میں نے کہا :اے ابو عبدالرحمن میں نے آپ سے جہمیہ کا تذکرہ نہیں سنا ؟ آپ نے جواب دیا : تو نے مجھ سے مسلمانوں کے گروہوں کے بارے میں سوال کیا ہے (یعنی جہمیہ کافر ہیں مسلمان نہیں) (دراسات في الاهواء والفرق والبدع وموقف السلف منها :۹۰)

راقم کہتا ہے اس قول میں کہا گیا کہ شیعہ، خوارج، قدریہ اور مرجئہ مسلمان فرقے ہیں اس کی سند ہے

حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ عِيسَى، قَالَ: قَالَ حَفْصُ بْنُ حُمَيْدٍ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ:

اس میں يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ عِيسَى مجہول ہے

راقم کہتا ہے یہ قول غلط سلط ہے – مرجئہ کوئی فرقہ نہیں یہ تو اہل سنت میں ایک رجحان ہے یا رائے ہے کہ گناہ کبیرہ والے بھی مسلمان ہیں

بہت سے اہل سنت کے فقہاء مرجئہ تھے جن میں امام ابو حنیفہ بھی ہیں اور بہت سے محدثین ہیں لہذا ابن مبارک اس قدر جاہل ہوں ممکن نہیں ہے

ابن تیمیہ کی رائے کتاب مجموعة الرسائل والمسائل میں ہے

دخل في ((إرجاء الفقهاء)) جماعة هم عند الأمة أهل علم ودين، ولهذا لم يكفر أحد من السلف أحداً من ((مرجئة الفقهاء)) ، بل جعلوا هذا من بدع الأقوال والأفعال لا من بدع العقائد؛ فإن كثيراً من النزاع فيها لفظي، لكن اللفظ المطابق للكتاب والسنة هو الصواب؛ فليس لأحد أن يقول بخلاف قول الله ورسوله

إرجاء کی رائے فقہاء کی ایک جماعت میں آئی اور ائمہ دین کے نزدیک وہ اہل دین ہیں اور اہل علم ہیں اور سلف نے اس پر تکفیر نہیں کی بلکہ یہ اقوال و افعال کی بدعت ہے نہ کہ عقائد کی اور اس میں بیشتر لفظی نزاع ہے لیکن یہ سب کتاب اللہ اور سنت کے موافق ہے اور اس میں کچھ بھی اللہ اور اس کے رسول کے قول کے خلاف نہیں ہے

معلوم ہوا کہ وہ اہل علم جو مرجئہ فقہاء میں سے ہیں ان کے نزدیک ایمان دل کی تصدیق اور زبان کے اقرار کو کہتے ہیں۔ انہی مرجئہ فقہاء میں سے ایک

گروہ کوفہ کے فقہاءِ اور عابد لوگوں میں سے سے تھا جن میں امام ابو حنیفہ شامل ہیں ان کا قول جہم بن صفوان کے قول کی طرح نہ تھا،وہ جانتے تھے کہ اگر قدرت رکھنے کے باوجودانسان زبان سے ایمان کا اقرارنہیں کرتا۔تو وہ مومن نہیں ہوسکتا اور وہ یہ بھی جانتے تھے کہ ابلیس اور فرعون دل سے تصدیق کرنے باوجود کافرتھے . ان فقہاء کے نزدیک ایمان کا بڑھنا شریعت کے مکمل ہونے سے پہلے تھا اس کا مطلب (ان کے ہاں) یہ تھا کہ اللہ نے جب بھی کوئی آیت نازل کی اس کی تصدیق واجب ہو گئی تویہ تصدیق اس تصدیق میں ضم ہوگئی،جو پہلے سے تھی

ابن تیمیہ اپنے فتوی، مجموع الفتاوی ج ۷ ص ۵٤۷ میں کے الْمُرْجِئَةِ کے دس گروہ بتاتے ہیں ان میں سے ایک کے لئے کہتے ہیں

مِنْ الْمُرْجِئَةِ الْمُنْتَسِبِينَ إلَى أَبِي حَنِيفَةَ وَأَصْحَابِهِ يَزْعُمُونَ أَنَّ الْإِيمَانَ الْمَعْرِفَةُ بِاَللَّهِ وَبِالرَّسُولِ وَالْإِقْرَارُ بِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ فِي الْجُمْلَةِ

اور وہ الْمُرْجِئَةِ جو امام ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب کی طرف منسوب ہیں ان کا دعوی ہے کہ ایمان الله کی معرفت اور رسول کا اقرار ہے جو الله کی طرف سے ہے

ابن تیمیہ فتوی میں کہتے ہیں

إذْ كَانَ الْفُقَهَاءُ الَّذِينَ يُضَافُ إلَيْهِمْ هَذَا الْقَوْلُ مِثْلَ حَمَّادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ وَأَبِي حَنِيفَةَ وَغَيْرِهِمَا هُمْ مَعَ سَائِرِ أَهْلِ السُّنَّةِ مُتَّفِقِينَ عَلَى أَنَّ الله يُعَذِّبُ مَنْ يُعَذِّبُهُ مِنْ أَهْلِ الْكَبَائِرِ بِالنَّارِ ثُمَّ يُخْرِجُهُمْ بِالشَّفَاعَةِ كَمَا جَاءَتْ الْأَحَادِيثُ الصَّحِيحَةُ

جب الْمُرْجِئَةِ کا لفظ فقہاء کی طرف مضاف کیا جاتا ہے مثلا حَمَّادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ یا ابو حنیفہ کے قول کی طرف اور دوسروں کی طرف تو وہ سب اہل

سنت کے ساتھ متفق ہیں کہ اللہ گناہ گاروں کو عذاب دے گا پھر شفاعت پر اگ سے نکالے گا جیسا کہ صحیح احادیث میں آیا ہے

معلوم ہوا مرجئہ فقہاء کوئی برائی نہیں تھی

الْمُرْجِئَةِ ، اہل سنت اور اہل تشیع میں بعض لوگوں میں ایک رجحان تھا – یہ باقاعدہ کوئی فرقہ نہیں تھا – خوارج کے نزدیک عثمان اور علی رضی اللہ عنہما گناہ کبیرہ کے مرتکب تھے- لہذا خوارج کے مطابق ان دو صحابہ میں ایمان کم ہو گیا تھا –حجاج بن یوسف کے دور میں خوارج کا ایک فرقہ اس کا قائل ہوا کہ گناہ کبیرہ والے مسلمان واجب القتل ہیں – ان کے ردعمل میں اہل سنت اور( اہل تشیع میں بھی ) الْمُرْجِئَةِ پیدا ہوئے – بہت سے ائمہ حدیث الْمُرْجِئَةِ میں سے تھے مثلا امام احمد نے الْمُرْجِئَةِ میں قیس بن مُسلم المتوفی ۱۲۰ ھ ،علقمة بن مرْثَد الكوفی المتوفی ۱۲۰ ھ ،عَمْرو بن مرّة المتوفی 116 ھ اور مسعربن كدام الكوفی ۱۵۵ ھ کو شمار کیا – عراق میں اہل حران میں سے عبد الكريم الجزري، خصيف بن عبد الرحمن الجزري المتوفی ۱٤۰ ھ ، سالم بن عجلان الأفطس المتوفی 132 ھ ، علي بن بذيمة المتوفی ۱۳٦ ھ (ان میں شیعیت تھی) کو امام احمد نے الْمُرْجِئَةِ میں شمار کیا – اس کے علاوہ کوفہ کے محمد بن أبان الجعفي المتوفی ۱۷۰ ھ کو ان میں شمار کیا – بعض راویوں پر جرح میں اس رجحان کو تنقیدی انداز میں بیان کیا گیا – امام عقیلی ضعفا میں لکھتے ہیں

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ قَالَ: كَانَ حَمَّادُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ رَأْسًا فِي الْمُرْجِئَةِ. جریر کہتے ہیں کہ حماد بن ابی سلیمان ، الْمُرْجِئَةِ کے سردار تھے

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ قَالَ: كَانَ خَالِدُ بْنُ سَلَمَةَ الْفَأْفَاءُ رَأْسًا فِي الْمُرْجِئَةِ – جریر کہتے ہیں

خالد بن سلمہ الْمُرْجِئَةِ کے سردار تھے
مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ بْنِ صَالِحِ بْنِ عُمَيْرٍ الْقُرَشِيُّ ... فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: كَيْفَ وَهُوَ مِنْ دُعَاةِ الْمُرْجِئَةِ؟ – امام احمد کہتے ہیں یہ تو الْمُرْجِئَةِ کا داعی تھا

اندازا اس رجحان کا آغاز ۱۰۰ ہجری کے بعد ہوا – اس کی وجوہات کا علم نہیں ہو سکا کیونکہ جن لوگوں کو الْمُرْجِئَةِ کہا گیا وہ سب اس دور کے ہیں – اغلبا یہ بحث معتزلہ نے چھیڑی کہ گناہ کبیرہ والے کہاں ہیں ؟ اس پر انہوں نے منزلہ بین المنزلتین یعنی دو منزلوں کے درمیان کا موقف اختیار کیا کہ ایسا شخص بیچ میں معلق ہے اس کا فیصلہ مشکل ہے- الْمُرْجِئَةِ کا لفظ ارجا سے ہے یعنی امید ہے ایسے لوگوں کو جنت ملے گی جس میں اس پر ایمانی حد تک امید قائم ہوئی-

## بعض الْمُرْجِئَةِ میں علی مخالف جذبات

الْمُرْجِئَةِ جو اہل سنت میں سے تھے وہ عثمان رضی الله عنہ کے جنتی ہونے کے قائل تھے ان میں نصب یا علی مخالف جذبات بھی پیدا ہوئے – روافض کے مطابق الْمُرْجِئَةِ ، علی سے چڑتے اور ان کی منقبت چھپاتے تھے – امام عقیلی لکھتے ہیں
يُونُسُ بْنُ خَبَّابٍ كَانَ مِمَّنْ يَغْلُو فِي الرَّفْضِ .. ثُمَّ قَالَ: إِنَّ فِيهِ شَيْئًا قَدْ كَتَمَتْهُ الْمُرْجِئَةُ الْفَسَقَةُ , قُلْتُ: مَا هُوَ؟ قَالَ: يُسْأَلُ مَنْ أُولَئِكَ؟ فَيَقُولُ: وَلِيَ عَلِيٌّ

یونس بن خباب رفض میں غلو کرتے تھے ... یونس بن خباب نے کہا کہ عود روح والی روایت میں ایک چیز ہے جسے الْمُرْجِئَةِ فاسق چھپاتے ہیں ؟ میں (ناقل عباد بن عباد اور علي بن عبد العزيز ) نے پوچھا کون سی بات ؟ ..... بولے( اس

میں یہ بھی تھا کہ فرشتے ) ان کے بارے میں سوال کرتے ہیں؟ پھر کہا (کہ کیا ) علی ولی ہیں؟

کتاب تعليقة على العلل لابن أبي حاتم از شمس الدين محمد بن أحمد بن عبد الهادي بن يوسف الدمشقي الحنبلي (المتوفى: 744ھ) کے مطابق

وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ عَنْ جَرِيرٍ: كَانَ خَالِدُ بْنُ سَلَمَةَ الفَأْفَاءُ رَأْسًا فِي الْمُرْجِئَةِ، وَكَانَ يَبْغِضُ عَلِيًّا.

محمد بن حمید الرازی ، جریر سے روایت کرتے ہیں کہ امام الفَأْفَاءُ خالد بن سلمہ المتوفی ۱۳۲ ھ کوفہ کے الْمُرْجِئَةِ کے سردار تھے ناصبی تھے اور علی سے بغض رکھتے تھے- بقول الذھبی عَجَائِبِ الزَّمَانِ تھے کہ ایک ایسی جگہ جو تشیع کے لئے (یعنی کوفہ) مشہور ہو وہاں رہتے تھے

## بعض الْمُرْجِئَةِ نے حدیثیں گھڑیں

کتاب العلل ومعرفة الرجال کے مطابق امام احمد کے بیٹے کہتے ہیں

حَدثنِي أبي قَالَ حَدثنَا حجاج قَالَ سَمِعت شَرِيكا وَذكر المرجئة قَالَ هُمْ أَخبث قوم وحسبك بالرافضة خبثًا وَلَكِن المرجئة يكذبُون الله

میرے باپ نے بیان کیا کہ حجاج نے بیان کیا کہا میں نے شریک کو کہتے سنا انہوں نے الْمُرْجِئَةِ کا ذکر کیا اور کہا وہ بہت خبیث لوگ ہیں اور تم سمجھتے ہو رافضی خبیث ہیں لیکن الْمُرْجِئَةِ اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں

امام احمد نے کہا کہ احتملوا المرجئة فِي الحَدِيث الْمُرْجِئَةِ نے حدیث بنائیں

کتاب تنزيه الشريعة المرفوعة عن الأخبار الشنيعة الموضوعة از نور الدين، علي بن محمد بن علي بن عبد الرحمن ابن عراق الكناني (المتوفى: 963ھ) کے مطابق

وَقَالَ الْحَاكِم أَبُو عبد الله: كَانَ مُحَمَّد بن الْقَاسِم الطَّالقَانِي من رُؤَسَاء المرجئة يضع الحَدِيث على مَذْهَبهم
ابو عبد الله الحاکم کہتے ہیں محمد بن القاسم الْمُرْجِئَةِ کے سرداروں میں سے تھا جو اپنے مذہب پر حدیث گھڑتے

## الْمُرْجِئَةِ کے مخالفین نے بھی حدیثیں گھڑیں

کتاب تلخيص كتاب الموضوعات لابن الجوزي از الذهبي (المتوفى: 748هـ) کے مطابق
حَدِيث: " لعن الله المرجئة ". وَضعه مُحَمَّد بن سعيد.
حدیث الله کی لعنت ہو الْمُرْجِئَةِ پر اسکو محمد بن سعید نے گھڑا
حَدِيث: " المرجئة، والقدرية، والخوارج، وَالرَّوَافِض يلقون الله كفَّارًا مخلدين فِي النَّار ". وَضعه ابْن يحيى بن رزين.
حدیث الْمُرْجِئَةِ اور قدریہ اور خوارج اور روافض الله سے کفار بن کر ملاقات کریں گے جہنم میں سدا رہیں گے اس کو ابن یحیی نے گھڑا
كتاب الموضوعات از ابن الجوزي (المتوفى: 597هـ) کے مطابق
قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا الْمُرْجِئَةُ؟ قَالَ: الَّذِينَ يَقُولُونَ الإِيمَانُ قَوْلٌ بلا عَمَلٍ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا الرَّوَافِضُ؟ قَالَ: الَّذِينَ يَشْتِمُونَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ، أَلا فَمَنْ أَبْغَضَهُمَا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ ".
هَذَا حَدِيث لَا شكّ فِي وَضعه.
وَمُحَمّد بن عِيسَى وَالْحَرْبِيّ مَجْهُولَانِ.
صحابہ کہتے ہیں ہم نے کہا اے رسول الله یہ الْمُرْجِئَةِ کون ہیں ؟ فرمایا یہ وہ ہیں

جو کہتے ہیں ایمان قول ہے بغیر عمل
ہم نے کہا یا رسول الله یہ روافض کون ہیں ؟ فرمایا : یہ وہ ہیں جو ابو بکر اور عمر کو گالیاں دیتے ہیں خبردار جس نے ان (شیخین) سے بغض کیا اس پر لعنت ہو
اس میں شک نہیں کہ یہ حدیث گھڑی ہوئی ہے اور محمد بن عیسیٰ اور الحربی اس میں مجھول ہیں

الغرض الْمُرْجِئَةِ شروع میں کوئی علیحدہ فرقہ نہ تھے بلکہ ایک رائے تھی جس کے حاملین اہل سنت میں زیادہ تھے – یہ خوارج کی اس رائے کے خلاف تھے کہ صحابہ کو مرتکب گناہ قرار دے کر جہنمی کہہ دیا جائے ، معتدل شیعہ بھی ان سے موافقت رکھتے تھے کیونکہ خوارج علی رضی الله عنہ کے بھی خلاف تھے – الْمُرْجِئَةِ اہل سنت سے روافض چڑتے تھے- بعد میں الْمُرْجِئَةِ میں مزید شدت آئی اور ان لوگوں میں حدیثیں گھڑنے والے بھی پیدا ہوئے اور ان کے مخالفین نے بھی حدیثیں گھڑیں
الْمُرْجِئَةِ کا رجحان اور موقف معتزلہ طرح معدوم ہو گیا – آجکل الْمُرْجِئَةِ کی اصطلاح کو شیعہ کی جانب ان دھڑوں کے لئے استمال کیا جاتا ہے جو جہاد کے نام پر معصوم شیعہ مسلمانوں کا قتل کر رہے ہیں اسی طرح حربی تنظیمیں اس اصطلاح کو ان علماء کے لئے استعمال کرتی ہیں جو حکمرانوں کو گناہ کبیرہ کے ساتھ واجب القتل قرار نہیں دیتے
حقیقت میں یہ آصطلاح خالصتا صحابہ اور خوارج کے اختلاف میں پیدا شدہ ایک بحث ہے اور بہت سے فقہاء کو مرجیہ کہا گیا ہے
ہر وہ روایت جس میں قدری یا الْمُرْجِئَةُ کا ذکر ہو وہ موضوع یا ضعیف ہے کیونکہ

یہ فرقے دور نبوی میں نہیں تھے

المعجم الأوسط از الطبراني (المتوفى: 360هـ) کی روایت ہے

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْفَرْغَانِيُّ قَالَ: نا هَارُونُ بْنُ مُوسَى الْفَرْوِيُّ قَالَ: نا أَبُو ضَمْرَةَ أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «صِنْفَانِ مِنْ أُمَّتِي لَا يَرِدَانِ عَلَيَّ الْحَوْضَ، وَلَا يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ: الْقَدَرِيَّةُ، وَالْمُرْجِئَةُ»

انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو صنف اس امت میں حوض پر نہیں لائیں جائیں گی نہ جنت میں داخل ہوں گی ایک قدریہ دوسرے مرجیہ

طبرانی اس کو روایت کرنے کے بعد لکھتے ہیں

لَمْ يَرْوِ هَذَيْنِ الْحَدِيثَيْنِ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ إِلَّا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، تَفَرَّدَ بِهِمَا: هَارُونُ بْنُ مُوسَى الْفَرْوِيُّ "

اس کو روایت کرنے میں ہارون بن موسی کا تفرد ہے

اس کی سند میں راوی هارون بن موسى بن أبي علقمة الفروي أبو موسى المدني ہے جس کے لئے المعلمي کتاب النكت الجياد میں کہتے ہیں

"الفوائد" (ص 503): "شيخ لا يقبل منه ما يتفرد به ولا سيما مثل هذا

شیخ ہے اس کو قبول نہیں کیا جاتا جب اس کا تفرد ہو اور اسی طرح اس کے جیسے

لہذا یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ اس میں اس راوی کا تفرد ہے

الذھبی بھی میزان میں اس کی ایک روایت کا ذکر کر کے اس کو منکر قرار دیتے ہیں

# باب ٤ : مسئلہ خلق القرآن و لفظ

مسئلہ لفظی با لقرآن میں کیا بندوں کا عمل مثلا قرات و کتابت مصحف مخلوق کا عمل ہے یا نہیں – اس میں محدثین کا اختلاف ہے – امام بخاری و امام کرابیسی و امام الذھبی کا موقف ہے کہ قرات عمل ہے اور مخلوق ہے - راقم بھی یہی موقف رکھتا ہے البتہ امام احمد کے نزدیک قرات کو مخلوق قرار دینے والا جھمی ہے

قرن دوم میں یہ مسئلہ اٹھا کہ کیا کلام اللہ واقعی اللہ سے ادا ہوا کلام ہے یا قول رسول کریم ہے – یعنی یہ کلام اللہ یا قرآن اصل میں مدعا الہی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا جبریل علیہ السلام کا قول ہے کہ اللہ نے کہا یا اللہ نے اس کو جبریل کو " بولا " - یہ بحث آج غیر ضروری ہے لیکن اس دور میں بہت اہم تھی کیونکہ اس سے مسئلہ صفت پر بات جاتی ہے – فلسفہ کے تحت اللہ تعالی کی صفت کو اس سے جدا کیا جائے تو وہ الوہی ہی رہے گی –یہ بحث معتزلہ نے شروع کی کیونکہ نصاری اسی بحث سے عیسیٰ کو الوہی ثابت کرتے تھے اور کرتے ہیں - اگر عیسیٰ کلمہ اللہ تھا تو وہ فلسفہ کے مسئلہ صفت کے تحت الوہی بن جاتا ہے – معتزلہ چاہتے تھے کہ قرآن ، فلسفہ کے تحت بھی سب سے بلند رہے – اس بحث کا نام مسئلہ خلق قرآن ہے- لہذا انہوں نے موقف دیا کہ قرآن ، کلام اللہ نہیں بلکہ قول رسول کریم ہے - اہل بیت النبی میں سے بنو عباس نے اس معتزلہ کے عقیدے کو پسند کیا اور خلیفہ المسلمین مسئلہ خلق القرآن پر آ گئے – پھر حکومت نے اس میں شدت کی اور محدثین سے اس پر سوال و جواب کیا اور مشہور ہے کہ امام

احمد کو کوڑے لگائے گئے

مسئلہ خلق قرآن سے ایک اور کلامی بحث نے اہل سنت و محدثین کے درمیان جنم لیا جس کا نام مسئلہ لفظی با لقرآن یا مسئلہ لفظ ہے – سوال یا تھا کہ اگر کلام اللہ یعنی توریت ، زبور ، انجیل و قرآن ، انسان سے ادا ہوں یا قرات کی جائے تو الفاظ بھی کیا مخلوق رہے یا نہیں ؟ اس کو لفظی بالقرآن کہا جاتا ہے – یعنی قرآن کے لکھے الفاظ کی جب انسان جب قرات کرے گا تو وہ کیا مخلوق کا عمل ہو گا یا نہیں یا کلام اللہ ہی رہے گا ؟

مسئلہ لفظ میں امام احمد کوئی رائے نہیں رکھتے تھے بلکہ اس مسئلہ میں رائے کے سخت خلاف تھے – امام بخاری اس کے برعکس رائے رکھتے تھے اور اس کی تبلیغ کرتے تھے ان کے نزدیک منہ سے تلاوت کے دوران ادا ہونے والے قرآن کے الفاظ اور اس کی آواز مخلوق تھے – امام احمد اس پر کوئی بھی رائے رکھنے والے کو جہمی کہتے تھے

امام احمد اور امام بخاری دونوں خلق قرآن کے قائل کو کافر کہتے تھے لیکن مسئلہ لفظ میں اختلاف کرتے تھے - یہ مسئلہ بعد والوں نے چھپانے کی کوشش کی مثلا کتاب شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة از أبو القاسم هبة الله بن الحسن بن منصور الطبري الرازي اللالكائي (المتوفى: 418ھ) کی روایت ہے

وَأَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصٍ قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: ثنا أَبُو صَالِحٍ خَلَفُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو أَحْمَدَ بْنِ نَصْرِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ النَّيْسَابُورِيَّ الْمَعْرُوفَ بِالْخَفَّافِ بِبُخَارَى يَقُولُ: كُنَّا يَوْمًا عِنْدَ أَبِي إِسْحَاقَ الْقُرَشِيِّ وَمَعَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ الْمَرْوَزِيُّ , فَجَرَى ذِكْرُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ , فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَنْ زَعَمَ أَنِّي قُلْتُ: لَفْظِي بِالْقُرْآنِ مَخْلُوقٌ , فَهُوَ

كَذَّابٌ , فَإِنَّى لَمْ أَقُلْهُ. فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ فَقَدْ خَاضَ النَّاسُ فِي هَذَا وَأَكْثَرُوا فِيهِ. فَقَالَ: لَيْسَ إِلَّا مَا أَقُولُ وَأَحْكِي لَكَ عَنْهُ. قَالَ أَبُو عَمْرٍو الْخَفَّافُ: فَأَتَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ فَنَاظَرْتُهُ فِي شَيْءٍ مِنَ الْحَدِيثِ حَتَّى طَابَتْ نَفْسُهُ فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ هَاهُنَا رَجُلٌ يَحْكِي عَنْكَ أَنَّكَ قُلْتَ هَذِهِ الْمَقَالَةِ. فَقَالَ لِي: يَا أَبَا عَمْرٍو احْفَظْ مَا أَقُولُ: مَنْ زَعَمَ مِنْ أَهْلِ نَيْسَابُورَ وَقُومَسَ وَالرَّيِّ وَهَمَذَانَ وَحُلْوَانَ وَبَغْدَادَ وَالْكُوفَةِ وَالْمَدِينَةِ وَمَكَّةَ وَالْبَصْرَةِ أَنِّي قُلْتُ: لَفْظِي بِالْقُرْآنِ مَخْلُوقٌ , فَهُوَ كَذَّابٌ , فَإِنَّى لَمْ أَقُلْ هَذِهِ الْمَقَالَةَ , إِلَّا أَنِّي قُلْتُ: أَفْعَالُ الْعِبَادِ مَخْلُوقَةٌ

ہم کو أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصٍ نے خبر دی کہا ہم سے بیان کیا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَلَمَةَ نے کہا ہم سے بیان کیا أَبُو صَالِحٍ خَلَفُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ انہوں نے أحمد بن نصر بن إبراهيم، أبو عمرو النَّيْسَابوريُّ الخفّاف المتوفى ٣٠٠ ھ سے سنا کہتے ہیں ایک دن ہم أَبِي إِسْحَاقَ الْقُرَشِيِّ کے پاس تھے اور ہمارے ساتھ مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ الْمَرْوَزِيُّ بھی تھے کہ امام بخاری کا ذکر ہوا پس مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ الْمَرْوَزِيُّ نے کہا میں نے سنا یہ کہتے تھے کہ جو یہ دعوی کرے کہ میں کہتا ہوں کہ قرآن کے الفاظ مخلوق ہیں وہ جھوٹا ہے کیونکہ میں ایسا نہیں کہتا . پس میں نے ان سے کہا اے ابو عبد الله امام بخاری اس پر تو لوگ بہت لڑتے ہیں پس کہا جو میں نے کہا اس کے سوا کچھ اور نہیں ہے- أَبُو عَمْرٍو الْخَفَّافُ کہتے ہیں پس میں امام بخاری سے ملا اور ان سے ایک حدیث پر کلام کیا یہاں تک کہ دل بھر گیا میں نے ان سے کہا اے ابو عبد الله وہاں ایک شخص ہے جو حکایت کرتا ہے آپ کے لئے کہ آپ اس میں یہ اور یہ کہتے ہیں – امام بخاری نے مجھ سے کہا اے ابو عمرو یاد رکھو جو میں کہوں جو یہ دعوی کرے نیشاپور یا قومس یا رے یا ہمدان یا حلوان یا بغداد یا کوفہ یا مدینہ یا مکہ یا بصرہ

میں سے کہ میں کہتا ہوں قرآن کے الفاظ مخلوق ہیں وہ کذاب ہے پس میں ایسا نہیں کہتا ہوں بلاشبہ میں کہتا ہوں کہ بندوں کے افعال مخلوق ہیں

اس کی سند میں أَبُو صَالِحٍ خَلَفُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ إِسْمَاعِيْلَ ہیں جن کے لئے الذهبی سير الاعلام النبلاء میں لکھتے ہیں

قَالَ الخَلِيلِيُّ: كَانَ لَهُ حفظٌ وَمَعْرِفَةٌ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ جِدّاً، رَوَى مُتوناً لاَ تُعرفُ

خلیلی کہتے ہیں ان کے لئے حافظہ و معرفت ہے اور یہ بہت ضعیف ہیں اور وہ متن روایت کرتے ہیں جو کوئی نہیں جنتا

كتاب الرّوض الباسم في تراجم شيوخ الحاكم میں أبو الطيب نايف بن صلاح بن علي المنصوري راوی أَبُو صَالِحٍ خَلَفُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ إِسْمَاعِيْلَ کے لئے کہتے ہیں

ضعيف جدًا مع كثرة حديثه-بہت ضعیف ہیں کثرت حدیث کے ساتھ

ایک طرف تو سندا کمزور دوسری طرف اس کے راوی

أَبُو عَمْرٍو الْخَفَّافُ کے امام الذہبی کتاب تاریخ الاسلام میں لکھتے ہیں

سَمِعَ بنَيْسابور: إسحاق بن راهَوَيْه، وعَمْرو بن زُرَارة، والحسين بن حُرَيْث، ومحمد بن عبد العزيز بن أبي رزمة، وأقرانهم.

وببغداد: إبراهيم بن المستمرّ، وأحمد بن منيع، وأبا همّام السكوني، وأقرانهم.

وبالكوفة: أبا كُرَيْب، وعَبّاد بن يعقوب، وجماعة.

وبالحجاز: أبا مُصْعَب، ويعقوب بن حُمَيْد بن كاسب، وعبد الله بن عمران العابديّ، وغيرهم.

سوال کے ان کا سماع بخاری سے کب ہوا؟

ابن حجر فتح الباری میں لکھتے ہیں

أَخْرَجَ ذَلِكَ غُنْجَارٌ فِي تَرْجَمَةِ الْبُخَارِيِّ من تَارِيخ بخارا بِسَنَدٍ صَحِيحٍ إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ نَصْرٍ الْمَرْوَزِيِّ الْإِمَامِ الْمَشْهُورِ أَنَّهُ سَمِعَ الْبُخَارِيَّ يَقُولُ ذَلِكَ وَمِنْ طَرِيقِ أَبِي عُمَرَ وَأَحْمَدَ بْنِ نَصْرٍ النَّيْسَابُورِيِّ الْخَفَّافِ أَنَّهُ سَمِعَ الْبُخَارِيَّ يَقُولُ ذَلِكَ

اس (اوپر والی روایت) کو غنجار نے بخاری کے ترجمہ میں تاریخ بخاری میں صحیح سند کے ساتھ محمّد بن نثر المروزی امام مشہور سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے امام بخاری سے سنا کہ انہوں نے ایسا کہا جو ابی عمر اور احمدبن نصر کے طرق سے ہے کہ انہوں نے بخاری سے سنا

اسی قول کو ابن حجر نے تھذیب التھذیب میں بھی نقل کیا ہے

عجیب بات ہے انہی خَلَفُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ إِسْمَاعِيْلَ کی لسان المیزان میں ابن حجر عزت افزائی کرتے ہیں

وسمعت الحاكم، وَابن أبي زرعة وإنما كتبنا عنه للاعتبار وقد ضعفه أبو سعيد الإدريسي

حاکم اور ابن أبي زرعة کہتے ہیں ان کا قول اعتبار کے لئے لکھا جاتا ہے اور ابو سعید نے ان کو ضعیف کہا ہے

اس روایت کا سارا دار و مدار جس شخص پر ہے وہ توضعیف نکلا لہذا دلیل کیسے ہے[18]

امام بخاری کی کتاب خلق افعال العباد کے آخری ابواب کو دیکھا جائے تو یہ مسئلہ واضح ہو جاتا ہے

اہل دانش دیکھ سکتے ہیں کہ اہل علم کیا گل کھلا رہے ہیں

لیکن جھمیؤن کو امام احمد معتزلہ سے الگ کرتے تھے – اگرچہ وہ جھمی کی تکفیر کرتے تھے احمد معتزلہ کی تکفیر نہیں کر رہے تھے - مسند احمد میں

امام احمد ایک حدیث کو رد کرتے ہیں

حدثنا محمَّد بن جعفر، حدثنا شُعبة، عن أبي التَّيَّاح، قال: سمعت أبا زُرعة، يحدث عن أبي هريرة، عن النبي – صلى الله عليه وسلم -، قال: "يُهلكُ أمتي هذا الحيُّ من قريبٌ"، قالوا: في تأمُرُنا يا رسول الله؟، قال: "لو أن الناس اعتزلوهم".

[قال عبد الله بن أحمد]: وقال أبي- في مرضه الذي مات فيه: اضرب على هذا الحديث، فإنه خلافُ الأحاديث عن النبي – صلى الله عليه وسلم -، يعني قوله: "اسمعوا وأطيعوا واصبروا".

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کو یہ محلہ جلد ہی ہلاک کرے گا ہم نے پوچھا آپ ہم کو کیا حکم کرتے ہیں اے رسول اللہ ! فرمایا کاش کہ لوگ ان سے الگ رہتے عبد اللہ بن احمد کہتے ہیں میں نے اپنے باپ سے اس حالت مرض میں (اس روایت کے بارے میں) پوچھا جس میں ان کی وفات ہوئی احمد نے کہا اس حدیث کو مارو کیونکہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے خلاف ہے یعنی سمع و اطاعت کرو اور صبر کرو

امام احمد کا اضرب علی هذا الحديث کہنا روایت کی شدید تضعیف ہے

قابل غور ہے کہ حکمران خلق قرآن کے قائل ہیں – ابن تیمیہ "مجموع الفتاوی" (23/349) میں اس تضاد پر کہتے ہیں

امام احمد … نے ان مسلمان خلیفوں پر بھی "رحمہ اللہ" کہتے ہوئے دعا کی ہے جنہوں نے جہمی نظریات سے متاثر ہو کر قرآن مجید کو مخلوق سمجھ لیا تھا اور اسی موقف کے داعی بن گئے تھے، امام احمد نے ان کیلیے دعائے مغفرت بھی کی؛ کیونکہ امام احمد جانتے تھے کہ ان مسلمان خلفائے کرام پر یہ بات

واضح ہی نہیں ہوئی تھی کہ وہ [قرآن کریم کو مخلوق مانتے ہوئے] غلط ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلا رہے ہیں، نہ انہیں اس بات کا ادراک ہوا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیمات کا انکار کر رہے ہیں، انہوں نے تاویل کی تھی اور اسی تاویل میں انہیں غلطی لگی، اور ایسے لوگوں کی تقلید کر بیٹھے جو خلق قرآن کے قائل تھے" انتہی

https://islamqa.info/ur/85102

امام احمد کے اپنے بیٹے عبدللہ بن احمد اپنی کتاب السنة میں لکھتے ہیں کہ جو یہ کہے کہ قرآن کی تلاوت مخلوق ہے وہ بدعتی ہے (یعنی امام بخاری)

سألت أبي رحمه الله قلت : ما تقول في رجل قال : التلاوة مخلوقة وألفاظنا بالقرآن مخلوقة والقرآن كلام الله عز وجل وليس بمخلوق ؟ وما ترى في مجانبته ؟ وهل يسمى مبتدعا ؟ فقال : » هذا يجانب وهو قول المبتدع ، وهذا كلام الجهمية ليس القرآن بمخلوق

میں نے اپنے باپ احمد سے پوچھا : آپ کیا کہتے ہیں اس شخص کے بارے میں جو کہتا ہے کہ قرآن کی تلاوت اور ہمارے الفاظ مخلوق ہیں اور قرآن اللہ عز وجل کا کلام غیر مخلوق ہے – اس کے قریب جانے پر آپ کیا کہتے ہیں اور کیا اس کو بدعتی کہا جائے گا ؟ امام احمد نے جواب میں کہا اس سے دور رہا جائے اور یہ بد عت والوں کا قول ہے اور الجهمية کا قول ہے- قرآن مخلوق نہیں

یہاں شخص سے مراد امام بخاری میں کیونکہ یہ ان ہی کا موقف تھا کا الفاظ قرآن مخلوق ہیں تلاوت مخلوق ہے لیکن قرآن اللہ کا کلام غیر مخلوق ہے

ساکن بغداد ہونے کی وجہ سے مسئلہ خلق قرآن پر عباسی خلفاء کی خاص توجہ امام احمد پر مذکور رہی – امام احمد اپنے موقف پر ڈٹے رہے – اس بنا پر اپنے

زمانے میں بہت مشہور ہوئے اور پھر اسی شہرت کے سحر کے زیر اثر امام بخاری کو بد عقیدہ تک قرار دیا

امّت کو امام احمد کی شحصیت پرستی سے نکلنے کے لئے امام بخاری نے کتاب خلق أفعال العباد لکھی جس میں نہ صرف معتزلہ بلکہ امام احمد کے موقف سے ہٹ کر وضاحت کی گئی

## بندوں کی تلاوت مخلوق ہے

امام بخاری ، تلاوت جو ہم کرتے ہیں اس کو مخلوق کا فعل کہتے تھے. کتاب کا نام ہی خلق افعال العبآد یعنی بندوں کے افعال کی تخلیق رکھا امام بخاری کتاب میں کہتے ہیں

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک قوم نکلے گی جو تمہارے عمل کو اپنے اعمال سے حقیر جانیں گے، قرآن پڑھیں گے حلق سے نیچے نہ جائے گا .... پس اپ صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح کیا کہ قرآن کی قرات ایک عمل ہے

امام بخاری اور امام احمد دونوں قرآن کو کلام اللہ غیر مخلوق کہتے تھے لیکن بخاری کہتے ہیں قرآن اللہ کا کلام ہے اور قرات بندے کا فعل ہے

## عربی زبان مخلوق ہے

بخاری باب باندھتے ہیں

باب قول االله تعالى { فأتوا بالتوراة فاتلوها إن كنتم صادقين } قال ومن آياته خلق السماوات و الأرض واختلاف ألسنتكم و ألوانكم فمنها العربي ومنها العجمي فذكراختلاف الألسنة والألوان وهو كلام العباد

باب اللہ تعالی کا قول پس جاؤ تورات لے آو اس کی قرات کرو اگر سچے ہو. اللہ نے کہا اور اس کی نشانیوں میں سے ہے زبانوں کا اختلاف اور رنگوں کا پس

کوئی عربی ہے کوئی عجمی ہے پس الله نے زبان اور رنگوں کے اختلاف کا ذکر کیا اور وہ بندوں کا کلام ہے

بخاری کہنا چاہ رہے ہیں کہ قرآن کے علاوہ تورات بھی الله کا کلام ہے جو عربی میں نہیں اور یہ زبانوں کا اختلاف الله نے پیدا یا خلق کیا ہے .عربی زبان مخلوق ہے

قرآن الله کا علم ہے وہ غیر مخلوق ہے لیکن عربی زبان مخلوق ہے

یاد رہے کہ حدیث کے مطابق قرآن قریش (مکہ) کی زبان میں نازل ہوا ہے اور اختلاف قرات کے مسئلہ پر، جمع قرآن کے وقت قریش کی زبان کو ترجیح دی گئی تھی

کتاب کے آخر میں بخاری نے نہ صرف قرآن بلکہ تورات اور انجیل کا بھی ذکر کیا جو عربی میں نازل نہیں ہوئیں لیکن تورات و انجیل بھی الله کا کلام ہیں غیر مخلوق ہیں

## امام احمد کا مسلک تکفیر

حنابلہ میں سے بعض و غیر مقلدین نے بیان کیا ہے کہ امام احمد نے صرف جھمی فرقہ کی تکفیر کی ہے – یہاں ان کی قصہ گوئی کو دیکھا جائے گا

## امام احمد نے مامون کی خلق قرآن پر تکفیر نہیں کی

مبشر احمد ربانی کتاب مسئلہ تکفیر اور اسکے اصول میں بیان کرتے ہیں

③ «بواحًا» یعنی ایسا صریح اور واضح کفر ہو جس میں تاویل کی گنجائش نہ ہو، اگر اس میں تاویل ہو اور ہم اسے کفر سمجھ رہے ہوں لیکن وہ اسے کفر نہ سمجھ رہے ہوں خواہ وہ اسے اپنے اجتہاد کی وجہ سے کفر نہ سمجھتے ہوں یا جو ان کے خیال میں مجتہد ہے اس کی تقلید کرتے ہوئے کفر نہ سمجھتے ہوں تو ہم ان سے جھگڑا نہیں کریں گے اگرچہ وہ فی نفسہٖ کفر ہو۔ اسی لیے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کہتے تھے:

''جو شخص قرآن کو مخلوق کہے وہ لازماً کافر ہے اور مامون (جو اس وقت حکمران تھا) کہتا تھا قرآن مخلوق ہے اور لوگوں کو اس عقیدے کی دعوت بھی دیتا رہتا تھا اور ترغیب بھی۔ اس کے باوجود امام احمد رحمہ اللہ اسے امیر المومنین کہتے تھے، اس لیے کہ وہ سمجھتے تھے کہ قرآن کو مخلوق ماننا اس کی نسبت سے بواح اور صریح نہیں ہے۔ ضروری ہے کہ وہ کفر صریح ہو تاویل کا احتمال نہ رکھتا ہو، اگر تاویل کا احتمال موجود ہو تو ہمارے لیے ان کے ساتھ جھگڑا کرنا حلال نہیں ہے۔''

ذکر کیا جاتا ہے

## امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا طرزِ عمل:

خلیفہ مامون، معتصم اور واثق، خلقِ قرآن کے بدعتی عقیدے کی دعوت دیتے تھے، اس بنا پر مخالفت کرنے والے علماء کو قید اور قتل کی سزائیں بھی دی گئیں۔ علماء نے اس ظلم و جبر کے باوجود خروج و بغاوت کا فتویٰ نہیں دیا۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو مختلف طریقوں سے خلقِ قرآن کے عقیدے پر مجبور کیا گیا، انھوں نے نہ خلقِ قرآن کا عقیدہ اپنایا اور نہ ہی خروج کا فتویٰ دیا، بلکہ لوگوں کو اس سے منع کرتے رہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



① امام احمد مصائب و آلام جھیلنے کے ساتھ ساتھ ان ظالم حکمرانوں کے لیے اللہ تعالیٰ سے رحمت کی دعا کرتے اور ان کے لیے استغفار کرتے تھے۔

[ مجموع الفتاویٰ ابن تیمیة : ۲۳/۳۴۸۔۳۴۹]

الرد على الجهمية إس نام کی امام احمد کی ایک کتاب تھی جس میں تکفیر کے فتوے ہیں جو انہوں نے اپنے شاگردوں کو لکھوائی[19]

پھر دوسری طرف امام احمد کے لئے کہا جاتا ہے کہ حاکم کی تکفیر نہیں کی - امام احمد کے عمل و قول میں یہ تضاد اس لئے ظاہر ہو رہا ہے کیونکہ ان کے مسئلہ خلق قرآن پر موقف اور منحة آزمائش کو بڑھا چڑھا کر حنبل بن اسحاق نے کہا ہے[20]

اس خیال کی وجوہات یہ ہیں کہ امام احمد نے مسند احمد میں اپنی بیماری میں بیٹے کو حکم دیا کہ حکمرانوں کو تکفیر مت کرنا

حدثنا محمَّد بن جعفر، حدثنا شُعبة، عن أبي التَّيَّاح، قال: سمعت أبا زُرعة، يحدث عن أبي هريرة، عن النبي – صلى الله عليه وسلم -، قال: "يُهلكُ أمتي هذا الحيُّ من قريبٌ"، قالوا: في تأمُرُنا يا رسول الله؟، قال: "لو أن الناس اعتزلوهم". [قال عبد الله بن أحمد]: وقال أبي- في مرضه الذي مات فيه: اضرب على هذا الحديث، فإنه خلافُ الأحاديث عن النبي – صلى الله عليه وسلم -، يعني قوله: "اسمعوا وأطيعوا واصبروا".

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کو یہ محلہ جلد ہی ہلاک کرے گا ہم نے پوچھا آپ ہم کو کیا حکم کرتے ہیں اے رسول اللہ ! فرمایا کاش کہ لوگ ان سے الگ رہتے عبد اللہ بن احمد کہتے ہیں میں نے اپنے باپ سے اس حالت مرض میں (اس روایت کے بارے میں) پوچھا جس میں ان کی وفات ہوئی احمد نے کہا اس حدیث کو مارو کیونکہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے خلاف ہے یعنی سمع

و اطاعت کرو اور صبر کرو

اب سارا جھگڑا ہی یہی ہے کہ حکمران خلق قرآن کے قائل تھے – اسی کو احمد رد کرتے جھمیت کہتے تھے

احمد کے بیٹوں کی کتب حنبل بن اسحاق کی کتاب سے بہتر ہیں جن میں گھر کے فتوے ہیں – احمد نے گھر میں یہ فتوے دیے ہیں سرے عام نہیں- حنبل بن اسحاق تو بہت کم عمر تھے لہذا ان کا اس آزمائش کی تفصیل کو بیان کرنا جو بیٹوں نے نہیں کی عجیب بات ہے – پھر کتاب محنة میں احمد جب مامون کو مخاطب کرتے ہیں تو امیر المومنین کہتے ہیں! جس کا عقیدہ ہی جھمی ہو وہ مومن ہوا؟ راقم کے نزدیک یہ سب قصہ گوئی ہے کہ احمد کو کوڑے لگے اور وہ مامون کو امیر المومنین کہتے تھے

لیکن اگر مان لیں کے امام احمد نے خلیفہ کی تکفیر نہیں کی تو راقم کہتا ہے یہ کہاں کا انصاف ہے کہ عام آدمی کو کافر کہا جائے اور اسی عقیدے پر حاکم کو جو کوڑے لگا رہا ہے مومن سمجھا جائے– جبکہ قرآن میں ہے

وَأَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهُ وَمَا هَدَىٰ

أور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کیا

اور مثل مشہور ہے **الناس علی دین ملوکھم - لوگ اپنے حاکموں کے مذھب پر ہوتے ہیں**

راقم کہتا ہے احمد نے جھمیؤن کو تکفیر کی ہے اور عباسی خلفاء اور ان کے درباری جھمی تھے یا معتزلی تھے پہلے اس کا فیصلہ کر لیں کیونکہ معتزلہ کو کفار نہیں کہا جاتا –

اس سے ظاہر ہے تاریخ میں لوگوں کی افسانہ سازی شامل ہوئی اور احمد کے

متضاد موقف سامنے آ رہے ہیں

# باب ۵ : روافض سے متعلق

رافضی سے دین میں روایت لیں ؟ اس پر محدثین کا اختلاف ہے – دور حاضر میں ایران و سعودی عرب کے سیاسی اختلاف کی وجہ سے مشہور کیا گیا ہے کہ رافضی کے کفر پر اجماع ہے – راقم کہتا ہے اس پر کوئی اجماع نہیں ہے- قرن سوم میں روافض کی بعض ائمہ و ایک، دو محدثین نے تکفیر کی ہے البتہ چوتھی صدی تک جا کر ان کی تکفیر کا قول معدوم ہو جاتا ہے ، پھر دوبارہ اس تکفیر کا اعادہ قرامطہ (باطنی شیعوں )کی وجہ سے ہوتا ہے لیکن اثنا عشری شیعوں کی تکفیر نہیں کی جاتی تھی

ابو بکر رضی اللہ عنہ تمام اصحاب رسول سے افضل ہیں یہ قول اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے
صحیح بخاری کی حدیث ۳٦۵۵ ہے أور ۳٦۹۷ ہے
حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «كُنَّا نُخَيِّرُ بَيْنَ النَّاسِ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُخَيِّرُ أَبَا بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ، ثُمَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ»
. عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے برابر کسی کو نہیں سمجھتے تھے پھر عمر رضی اللہ عنہ پھر عثمان رضی اللہ عنہ کو، اس کے بعد ہم اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دیتے اور ان میں باہم کسی ایک کو دوسرے پر ترجیح نہیں دیتے تھے
یعنی ابو بکر رضی اللہ عنہ کی افضلیت پر اجماع صحابہ تھا- اجماع صحابہ

دین میں حجت ہے اصحاب رسول کی بردباری ہے کہ انہوں نے اپنے مخالف کو کافر قرار نہیں دیا - اس وجہ سے شیخین کی فضیلت کے منکر کو محض اس وجہ سے کافر نہیں کہا گیا - افضلیت کو اعتقادی امر نہیں سمجھا گیا -اس پر اختلاف سے انسان مسلمان ہی رہتا ہے اس کو بدعتی کہا گیا مثلا شیعہ یا روافض جن کے نزدیک علی تمام اصحاب پر افضل ہیں ان کو اس امر پر بدعتی کہا گیا ہے کہ انہوں نے اس اجماع صحابہ کی مخالفت کی ان کو اس بنا پر کافر نہیں قرار دیا گیا – خوارج جو علی سے لڑے ان کے نزدیک بھی ابو بکر تمام اصحاب میں افضل ہیں البتہ عثمان رضی الله عنہ کے لئے ان کی رائے مرتکب گناہ کبیرہ کی تھی ، وہ ان کو عملی گمراہ قرار دیتے تھے کافر نہیں –

آبکار الافکار فی اصول الدین از سیف الدین آمدیالمتوفی ٦٢٣ ھ میں ہے

للإمام سيف الدين الآمدى ٢٨٩

## الفصل الثامن

## فى التفضيل

أما الصحابة فقد اختلف فيهم ، فذهب أهل السنة ، وأصحاب الحديث : إلى أن أبا بكر ، أفضل من عمر ، وعمر أفضل من عثمان ، وعثمان أفضل من على وعلى أفضل من باقى العشرة ، والعشرة أفضل من باقى الصحابة ، والصحابة أفضل من التابعين ، والتابعين أفضل ممن بعدهم لقوله ـ ﷺ ـ : «خير القرون القرن الذى أنا فيه ، ثم الذى يليه ، ثم الذى يليه»[1] .

**وقال الروافض** : علىّ ـ عليه السلام ـ أفضل الصحابة[2] ، وزادوا على ذلك وقالوا : إنه أفضل من النبيين بعد رسول الله[3] .

افضلیت میں اصحاب رسول کا اختلاف تھا – اہل سنت و اہل حدیث کا مذہب ہے کہ ابو بکر افضل ہیں پھر عمر پھر عثمان - اور عثمان ، علی سے افضل ہیں اور علی باقی اصحاب سے افضل ہیں

امام مالک اور روافض کی تکفیر

ابو بکر الخلال کی کتاب السنة میں ہے

أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْمَرُّوذِيُّ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَنْ يَشْتِمُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعَائِشَةَ؟ قَالَ: مَا أُرَاهُ عَلَى الْإِسْلَامِ، قَالَ: وَسَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: قَالَ مَالِكٌ: " الَّذِي يَشْتِمُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَهُ سَهْمٌ، أَوْ قَالَ: نَصِيبٌ فِي الْإِسْلَامِ "

ابُو بَكْرٍ الْمَرُّوذِيُّ نے کہا میں نے امام ابو عبد اللہ سے سوال کیا اس پر جو ابو بکر کو اور عمر کو اور عائشہ کو گالی دے – کہا میں اس کو اسلام پر نہیں دیکھتا اور کہا امام احمد نے کہا امام مالک نے کہا جو اصحاب رسول کو گالی سے اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں

تبصرہ : امام احمد سے لے کر امام مالک تک سند نہیں ہے

الاستذکار از أبو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر بن عاصم النمري القرطبي (المتوفى: 463هـ) میں ہے

قال أبو عمر اتفق بن أبي ليلى وبن شُبْرُمَةَ وَأَبُو حَنِيفَةَ وَالشَّافِعِيُّ وَأَصْحَابُهُمَا وَالثَّوْرِيُّ

وَالْحَسَنُ بن حي وعثمان التبي وُدَاوُدُ وَالطَّبَرِيُّ وَسَائِرُ مَنْ تَكَلَّمَ فِي الْفِقْهِ إِلَّا مَالِكًا وَطَائِفَةً مِنْ أَصْحَابِهِ عَلَى قَبُولِ شَهَادَةِ أَهْلِ الْبِدَعِ الْقَدَرِيَّةِ وَغَيْرِهِمْ إِذَا كَانُوا عُدُولًا

ابن عبد البر نے کہا ابن ابی لیلی اور ابن شبرمہ اور ابو حنیفہ اور شافعی اور ان کے اصحاب اور ثوری اور حسن بن حی اور عثمان البتی اور ابو داود اور طبری اور سارے جنہوں نے فقہ میں کلام کیا ہے ان کا اتفاق ہے کہ اہل بدعت قدری کی اور دیگر کی شہادت قبول کی جائے گی اگر عدول ہوں سوائے امام مالک کے اور مالکیوں کے

امام سفیان بن عیینة اور روافض کی روایت کا رد

أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ , نا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ , نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ , نا أَحْمَدُ الطُّرَسُوسِيُّ , نا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا: وقال : كنت عند سفيان بن عيينة، فقال له رجل: إنا وجدنا خمسة أصناف من الناس قد كفروا ولم يؤمنوا. قال: من هم؟ قال: الجهمية, والقدرية, والمرجئة, والرافضة, والنصارى. قال: «كيف؟» قال: قال الله تبارك وتعالى: {وكلم الله موسى تكليما}. فقالت الجهمية: لا ليس كما قلت, بل خلقت كلاماً. فكفروا، وردوا على الله عز وجل. وقال الله: {ذوقوا مس سقر إنا كل شيء خلقناه بقدر}. فقالت القدرية: ليس كما قلت: الشر من الشيء، وليس مما خلقته. فكفروا، وردوا على الله. وقال الله: {أم حسب الذين اجترحوا السيئات أن نجعلهم كالذين آمنوا وعملوا الصالحات سواء محياهم ومماتهم ساء ما يحكمون}. فقالت المرجئة: ليس كما قلت، بل هم سواء. فكفروا، وردوا على الله. وقال علي بن أبي طالب رضي الله عنه: إن خير هذه الأمة بعد نبيها: أبو بكر، وعمر. فقالت الرافضة: لا۔ ليس كما قلت, بل أنت خير منهما. فكفروا وردوا عليه. وقال عيسى بن مريم عليه السلام: أنا عبد الله ورسوله. فقالت

النصارى: ليس كما قلت، بل أنت هو. فكفروا، وردوا عليه. فقال سفيان: اكتبوه اكتبوه. (القضاء والقدر للبيهقي)

تبصرہ : يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بنِ أَبِي زَائِدَةَ الوَادِعِيُّ کا قول ہے - اس کی سند میں أَحْمَدُ الطُّرَسُوسِيُّ مجھول ہے

كتاب شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة از أبو القاسم هبة الله بن الحسن بن منصور الطبري الرازي اللالكائي (المتوفى: 418هـ) میں ہے

أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ طَلْحَةَ بْنِ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْقَزْوِينِيُّ، قَالَ: نا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الطَّنَافِسِيُّ، قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ زِنْجَةَ: سَمِعْتُ أَبَا مَرْوَانَ وَهُوَ الطَّبَرِيُّ، يَقُولُ: قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: «لَا تُصَلُّوا خَلْفَ الرَّافِضِيِّ، وَلَا خَلْفَ الْجَهْمِيِّ، وَلَا خَلْفَ الْقَدَرِيِّ، وَلَا خَلْفَ الْمُرْجِئِ»

سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ نے کہا رافضی کے پیچھے اور جھمی کے پیچھے اور قدری کے پیچھے اور مرجی کے پیچھے نماز مت پڑھو

تبصرہ : سند میں الحكم بن محمد الطبرى، أبو مروان ہیں وفات ۲۰۰ ہجری کے اس پاس کہی گئی ہے - سند میں الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الطَّنَافِسِيُّ مجھول ہے

التوضيح لشرح الجامع الصحيح از ابن الملقن سراج الدين أبو حفص عمر بن علي بن أحمد الشافعي المصري (المتوفى: 804هـ) میں ہے

قال أبو عبيد: أما أصحاب الأهواء فأكثر من يقتدى به على إسقاط شهادة أهلها، منهم: مالك وسفيان، وقد كان بعض قضاة العراق يرى إجازتها إذا كان أصحابها فيما سوى ذلك عدولًا، ويذهب إلى أنها منهم تدين، وليس يفسق إلا الخطابية

ابوعبید نے کہا أصحاب الأهواء کی شہادت کو اسقاط کر دو اس (رائے) میں اکثر جن کی اقتداء کی گئی ہے ان میں امام مالک اور سفیان ہیں اور عراق کے

بعض قاضیوں نے اس کی اجازت دی ہے کہ اگر یہ عدول ہوں … فسق والے نہ ہوں سوائے خطابیہ کے

امام ابن معین اور روافض کی روایات کو رد کرنا

وقال يحيى بن معين « قَالَ يحيى لَا أُصَلِّي خلف قدري إِذا كَانَ دَاعيا وَلَا خلف الرافضي الَّذِي يشْتم أَبَا بكر وَعمر وَعُثْمَان

(تاريخ ابن معين الدوري 1/339)

ابن معین نے کہا میں قدری داعی کے پیچھے نماز نہیں پڑھتا اور رافضی کے پیچھے جو ابو بکر اور عمر اور عثمان کو گالی دے

اسی کتاب میں ہے

سَمِعت يحيى يَقُول تليد كَذَّاب كَانَ يشْتم عُثْمَان وكل من يشْتم عُثْمَان أَو طَلْحَة أَو أحدا من أَصْحَاب النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم دجال لَا يكْتب عَنهُ وَعَلِيهِ لعنة الله وَالْمَلَائِكَة وَالنَّاس أَجْمَعِينَ

يحيى کو کہتے سنا تليد کذاب ہے یہ عثمان کو گالیاں دیتا اور ہر وہ جو عثمان کو یا طلحہ کو یا اصحاب رسول میں سے کسی ایک کو گالی دے وہ دجال ہے اس سے مت لکھو اور اس پر الله اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے

اسی کتاب میں ہے

وَسمعت يحيى يَقُول كَانَ يُونُس بن خباب يشْتم عُثْمَان وَقد روى عَنهُ حَمَّاد بن زيد وَمَنْصُور بن الْمُعْتَمِر

اسی کتاب میں ہے

سَمِعت يحيى يَقُول رَأَيْت عِنْد مَرْوَان بن مُعَاوِيَة لوحا فِيهِ أَحَادِيث مَكْتُوبَة وَفِيه

أسامى الشُّيُوخ فلَان رَافِضِي وَفُلَان كَذَا

ابن معين نے کہا میں نے مروان بن معاویہ کے پاس ایک لوح دیکھی اس میں اس کے شیوخ کے نام تھے جن میں لکھا تھا فلاں رافضی ہے اور فلاں ایسا ہے

سؤالات ابن الجنيد لأبي زكريا يحيى بن معين میں ہے

وسمعت يحيى بن معين يقول -وسئل عن يونس بن خباب-، فقال: «ليس بثقة، كان يشتم أصحاب النبي -صلى الله عليه وسلم-، ومن شتم أصحاب النبي -صلى الله عليه وسلم- فليس بثقة» .

ابن الجنید نے کہا میں نے ابن معین کو سنا کہا یونس بن خباب ثقہ نہیں ہے یہ اصحاب رسول کو گالیاں دیتا ہے اور جو بھی ان کو گالی دے ثقہ نہیں ہے

تبصرہ : ابن معین کے نزدیک رافضی ثقہ نہیں ہیں - لیکن ابن معین نے ذکر کیا کہ ان کے دور کے محدثین رافضی سے روایت لیتے تھے

ابن معین کے نزدیک اصحاب رسول کو گالی دینے والا دجال ہے - امام بخاری نے اگرچہ انہی رافضیوں کی روایات جامع الصحیح میں درج کی ہیں

امام احمد اور روافض کی تکفیر

ابو بکر الخلال کی کتاب السنة میں ہے

أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْمَرُّوذِيُّ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَنْ يَشْتِمُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعَائِشَةَ؟ قَالَ: مَا أُرَاهُ عَلَى الْإِسْلَامِ، قَالَ: وَسَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: قَالَ مَالِكٌ: " الَّذِي يَشْتِمُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَهُ سَهْمٌ، أَوْ قَالَ: نَصِيبٌ فِي الْإِسْلَامِ "

أبُو بَكْرٍ الْمَرُّوذِيُّ نے کہا میں نے امام ابو عبد الله سے سوال کیا اس پر جو ابو

بکر کو اور عمر کو اور عائشہ کو گالی دے – کہا میں اس کو اسلام پر نہیں دیکھتا اور کہا امام احمد نے کہا امام مالک نے کہا جو اصحاب رسول کو گالی سے اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں

وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: " مَنْ شَتَمَ أَخَافُ عَلَيْهِ الْكُفْرَ مِثْلَ الرَّوَافِضِ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ شَتَمَ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَأْمَنُ أَنْ يَكُونَ قَدْ مَرَقَ عَنِ الدِّينِ "

المَيْمُوْنِيُّ أَبُو الحَسَنِ نے کہا میں نے امام احمد کو سنا کہا جو گالی دے اس پر مجھے کفر کا خوف ہے جیسے رافضی ہیں – پھر کہا جو اصحاب رسول کو گالی دے اس کو ہم ایمان پر نہیں کہتے کہ وہ دین سے نکل گیا

یہ الفاظ متاخرین نے نقل کیے ہیں جبکہ احمد کے ہم عصر لوگوں نے جو بیان کیا ہے وہ اس سے الگ ہے

کتاب السنہ از ابو بکر الخلال میں یہ بھی ہے

أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْمَرُّوذِيُّ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ يَوْمَ ضُرِبَ ابْنُ عَاصِمٍ الرَّافِضِيُّ رَأْسَ الْجِسْرِ، وَكَانَ ضُرِبَ الْحَدَّ، فَدَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ فَرَأَيْتُهُ مُسْتَبْشِرًا يَتَبَيَّنُ فِي وَجْهِهِ أَثَرَ السُّرُورِ، فَقَالَ لِي: إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: «لَإِقَامَةُ حَدٍّ فِي الْأَرْضِ خَيْرٌ لِلْأَرْضِ مِنْ أَنْ تُمْطَرَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا» ، فَقُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ: قَدْ جَعَلْتُ الْخَلِيفَةَ فِي حِلٍّ إِنْ كَانَ يَجِبُ لَنَا عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنْ أُمُورِنَا، فَتَبَسَّمَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ، وَكَانَ الَّذِي أَمَرَ بِضَرْبِهِ جَعْفَرٌ الْمَنْصُورُ رَحِمَهُ اللَّهُ، فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ الضَّرْبِ الثَّانِي الَّذِي مَاتَ فِيهِ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، فَجَعَلَ يَسْتَرْجِعُ وَيَسْأَلُ اللَّهَ الْعَافِيَةَ

المروزی نے خبر دی کہ جس روز ابْنُ عَاصِمٍ الرَّافِضِيُّ کو کوڑے مارے گئے … امام احمد بہت خوش تھے … یہ حکم خلیفہ ابو جعفر نے دیا تھا پھر جب ابْنُ

عَاصِمٍ الرَّافِضِيُّ کو دوسری بار کوڑے لگے جس میں اس کی موت ہوئی میں امام احمد کے پاس کیا تو انہوں نے إنّا لله وإنّا إليه راجعون پڑھا اور اس کے لئے عافیت طلب کی

قال ابن هانئ: وسئل عن الذي يشتم معاوية، أيصلي خلفه؟ قال: لا يُصلى خلفه، ولا كرامة. "مسائل ابن هانئ" (296)

ابن ہانئ کا کہنا ہے کہ احمد نے کہا معاویہ کو گالی دینے والے کے پیچھے نہ نماز پڑھی جائے نہ اس کی عزت کی جائے

کسی کے پیچھے نماز پڑھنے سے مراد اس کی عزت نہ کرنا ہے - مسائل أحمد بن حنبل رواية ابنه عبد الله میں ہے

سَأَلته عَمَّن شتم رجلا من اصحاب النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم رَضِي الله عَنْهُم فَقَالَ ابي ارى ان يضْرب - فَقلت لَهُ حد ؟ فَقَالَ فَلم يقف على الْحَد الا انه قَالَ يضْرب وَقَالَ مَا أرَاهُ الا مُتَّهمًا على الاسلام سَمِعت ابي يَقُول لَا يضْرب اكثر من عشرَة الا فِي حد

میں نے باپ سے اس شخص کا پوچھا جو اصحاب النبی کو گالی دے پس احمد نے کہا میرے نزدیک اس کو(کوڑے) مارے جائیں – میں نے ان سے کہا اس پر کیا حد ہے ؟ کہا حد پر واقف نہیں الا یہ کہ اس کو ضرب لگائی جائے اور کہا میں دیکھتا ہوں کہ اس کو اسلام میں متہم کیا جائے گا اور میں نے ان سے سنا کہ دس سے اوپر کوڑے صرف حد میں لگتے ہیں

تبصرہ : الفاظ ہیں اسلام میں متہم کیا جائے یہ نہیں کہ اس کو اسلام سے ہی خارج سمجھا جائے – گھر والوں کی بات کسی سے بھی بڑھ کر ہے

ابن تیمیہ "مجموع الفتاوی" (23/349) میں اس تضاد پر کہتے ہیں:

امام احمد ... نے ان مسلمان خلیفوں پر بھی "رحمہ اللہ" کہتے ہوئے دعا کی ہے جنہوں نے جہمی نظریات سے متاثر ہو کر قرآن مجید کو مخلوق سمجھ لیا تھا اور اسی موقف کے داعی بن گئے تھے، امام احمد نے ان کیلیے دعائے مغفرت بھی کی؛ کیونکہ امام احمد جانتے تھے کہ ان مسلمان خلفائے کرام پر یہ بات واضح ہی نہیں ہوئی تھی کہ وہ [قرآن کریم کو مخلوق مانتے ہوئے] غلط ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلا رہے ہیں، نہ انہیں اس بات کا ادراک ہوا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیمات کا انکار کر رہے ہیں، انہوں نے تاویل کی تھی اور اسی تاویل میں انہیں غلطی لگی، اور ایسے لوگوں کی تقلید کر بیٹھے جو خلق قرآن کے قائل تھے" انتہی

https://islamqa.info/ur/85102

## سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ اور روافض کی تکفیر

سیر از الذھبی میں ہے

الحَاكِمُ: سَمِعْتُ أَبَا الوَلِيْدِ، حَدَّثَنَا الحَسَنُ بنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بنُ زِيَادٍ المَصِّيْصِيُّ، سَمِعْتُ الفِرْيَابِيَّ، سَمِعْتُ سُفْيَانَ، وَرَجُلٌ يَسْأَلُهُ عَنْ مَنْ يَشْتُمُ أَبَا بَكْرٍ، فَقَالَ: كَافِرٌ بِاللهِ العَظِيْمِ. قَالَ: نُصَلِّي عَلَيْهِ؟ قَالَ: لاَ، وَلاَ كَرَامَةَ.

الفِرْيَابِيَّ نے کہا میں نے ثوری کو کہتے سنا جب ایک رجل پر سوال ہوا جو ابو بکر کو گالی دیتا ہو کہا وہ کافر ہے – پوچھا اس پر نماز جنازہ پڑھیں ؟ کہا نہیں نہ عزت کی جائے

سنن ابو داود میں ہے

حدَّثنا محمدُ بنُ مسكينٍ، حدَّثنا محمد -يعني الفِريابيَّ- سمعتُ سفيانَ يقول: مَنْ

زَعَمَ أن عليّاً كان أحقَّ بالولاية منهما فقد خطَّأ أبا بكر وعُمرَ والمهاجرين والأنصار، وما أُراهُ يَرتفعُ له مع هذا عَملٌ إلى السماء

سفیان ثوری نے کہا جو یہ دعوی کرے کہ علی کا ولایت پر حق تھا ... اس کو میں نہیں دیکھتا کہ اس کا عمل آسمان تک بلند ہو

لیکن ہم تک پہنچا کہ ثوری نے سب و شتم کرنے والوں کو شیوخ کیا ان کی احادیث روایت کی ہیں اس کا ذکر نیچے آ رہا ہے

ابو داود اور روافض کی روایت کو قبول کرنا

ابو داود نے سب و شتم کرنے والے راویوں سے اور روافض کے گمراہ فرقوں سے سنن میں روایت لی ہے

ایک راوی أبو إسرائيل پر ابو داود کا کہنا تھا

وقال أبو داود: كان أبو إسرائيل يقع في عثمان، ثم قال: وحدثونا عن عفان. قال: سمعت أبا إسرائيل يقول: أشهد أن عثمان كان كافرًا بالله العظيم. «سؤالاته» (414)

ابو داود نے کہا أبو إسرائيل ، عثمان پربد کلام کرتا پھر کہا یہ ہم سے روایت کرتا اور میں نے اس کو کہتے سنا کہ میں گواہی دیتا ہوں عثمان اللہ تعالی کا کافر تھا

سؤالات أبي عبيد الآجري أبا داود السجستاني في الجرح والتعديل میں ہے ابو داود سے أبي إسرائيل الملائي پر سوال ہوا تو کہا رافضی ہے کذاب نہیں ہے حدیث میں نکارت بھی نہیں ہے ثوری اس سے روایت کرتے تھے

وقال في أبي إسرائيل الملائي وهو رافضي: "لم يكذب وليس في حديثه نكارة، حدّث عنه الثوري".

کتاب العلل میں احمد کہتے ہیں

قال عبد الله أحمد: سألته يعني أباه عن أبي إسرائيل الملائي. فقال: هو كذا. قلت: ما شأنه؟ قال: خالف الناس في أحاديث وكأنه عنده ثم قال: حدث عنه سفيان الثوري باليمن ... قال أبي: وكيع حدثنا عنه، وأبو نعيم، وهو شيخ قديم، وهو أكبر من سفيان وشعبة، سمع من عطية، وطلحة، أبو إسرائيل أدرك جنازة الشعبي.

عبد الله أحمد نے کہا میرے باپ نے کہا أبي إسرائيل الملائي سے ثوری نے یمن میں روایت لی ... اور أبي إسرائيل الملائي نے امام الشعبی کا جنازہ پایا

ابن مهدی اور روافض کی روایت کا رد

ابن حبان مجروحين میں إسماعيل بن خليفة العبسي پر لکھتے ہیں

"كان رافضياً يشتم أصحاب النبيّ صلى الله عليه وسلم، تركه ابن مهدي

یہ رافضی تھا اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر شتم کرتا تھا اس کو ابن مہدی نے ترک کیا

امام بخاری کا روافض کی روایت کو قبول کرنا

صحیح بخاری میں کٹر رافضی سے روایت لی گئی ہے مثلا عباد بن یعقوب امام بخاری کے استاد ہیں کٹر رافضی ہیں

صَالِحٍ جَزَرَةَ، قَالَ: كَانَ عَبَّادٌ يَشْتِمُ عُثْمَانَ -رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

صَالِحٍ جَزَرَةَ، کہتے ہیں یہ (عباد بن یعقوب) عثمان رضی اللہ عنہ کو گالیاں دیتے تھے

اب سنیے ان کا حال سير أعلام النبلاء میں الذہبی لکھتے ہیں

القَاسِمُ المُطَرِّز، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَبَّادٍ بِالْكُوْفَةِ، وَكَانَ يَمْتَحِنُ الطَّلَبَةَ، فَقَالَ: مَنْ

حَفَرَ البَحْرَ؟ قُلْتُ: اللهُ. قَالَ: هُوَ كَذَاكَ، وَلَكِنْ مَنْ حَفَرَهُ؟ قُلْتُ: يَذْكُرُ الشَّيْخُ، قَالَ: حَفَرَهُ عَلِيٌّ، فَمَنْ أَجْرَاهُ؟ قُلْتُ: اللهُ. قَالَ: هُوَ كَذَلِكَ، وَلَكِن مَنْ أَجْرَاهُ؟ قُلْتُ: يُفِيْدُنِي الشَّيْخُ. قَالَ: أَجْرَاهُ الحُسَيْنُ، وَكَانَ ضَرِيْراً، فَرَأَيْتُ سَيْفاً وَحَجَفَةً (1) .

فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا؟ قَالَ: أَعْدَدْتُهُ لأُقَاتِلَ بِهِ مَعَ المَهْدِيِّ. فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ سَمَاعِ مَا أَرَدْتُ، دَخَلْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَنْ حَفَرَ البَحْرَ؟

قُلْتُ: حَفَرَهُ مُعَاوِيَةُ -رَضِيَ اللهُ عَنْهُ- وَأَجْرَاهُ عَمْرُو بنُ العَاصِ.

القَاسِمُ المُطَرِّز نے کہا میں عباد کے پاس کوفہ گیا اور یہ طلبہ کا امتحان لیتے تھے پس پوچھا کس نے سمندر کو گھرا کیا ؟ میں نے کہا اللہ نے – بولے یہ تو ہے لیکن کس نے گھرا کیا؟ میں نے کہا شیخ بتائیں بولے اس کو علی نے کھودا – کس نے سمندر کو جاری کیا ؟ میں نے کہا اللہ نے – بولے یہ تو ہے لیکن کس نے جاری کیا ؟ میں نے کہا شیخ ہی فائدہ دیں بولے اس کو حسین نے جاری کیا اور عباد نابینا تھے میں نے ان کے پاس تلوار دیکھی تو پوچھا یہ کس لئے؟ بولے کہ امام مہدی کے ساتھ مل کر قتال کرنے کے لئے پس جب ان سے احادیث کا سماع کر لیا جن کے لئے ان کے پاس گیا تھا ان کے پاس گیا تو انہوں نے پھر پوچھا کس نے سمندر گھرا کیا ؟

میں نے کہا اس کو معاویہ نے کھودا اور عمرو بن العاص نے جاری کیا

امام الذہبی اس قصہ کے بعد کہتے ہیں إِسْنَادُهَا صَحِيْحٌ. اس کی اسناد صحیح ہیں – امام بخاری نے بھی کیا یہ ٹیسٹ پاس کیا یا نہیں معلوم نہیں کیونکہ صحیح میں ان سے حدیث لی گئی ہے

ابن خلفون المعلم میں لکھتے ہیں ابن حبان نے کہا

قال أبو حاتم البستي: عباد بن يعقوب أبو سعيد كوفي، كان رافضيًا داعية يروي

المناكير.

عباد بن يعقوب ابو سعيد الكوفى رافضى تھے داعی تھے اور مناكير روايت کرتے تھے

ابو فتح کہتے ہیں

داعية إلى الرفض، وقد حمل عنه الناس على سوء مذهبه.

یہ رافضی داعی تھے اور لوگ ان کو بد مذہب لیتے تھے

الذهبي کہتے ہیں

وعنه البخاري حديثا في الصحيح مقرونا بآخر

بخاری نے اس سے اپنی صحیح میں ایک حدیث قرؤنا روایت کی ہے میزان الاعتدال : 379/2

مقرونا روایت کرنے سے مراد ہے کہ اس کا ایک دوسرا طرق تھا لہذا اس راوی کی ضرورت نہیں رہی تھی لیکن پھر بھی امام بخاری نے اس کا ذکر کر دیا تاکہ دنیا جان لے کہ ان کے نزدیک بدعتی کی روایت جائز ہے الا کہ اس کی بدعت کے حق میں ہو

عدی بن ثابت کٹر رافضی ہیں ان سے صحیح بخاری میں ۲۸ روایات لی گئی ہیں

روى السلمي عن الدارقطني أنه رافضي دارقطنی کہتے ہیں یہ رافضی تھے[2122]

ذكر أسماء من تكلم فيه وهو موثق

وَقَالَ أَبُو حَاتِمٍ: صَدُوْقٌ، كَانَ إِمَامَ مَسْجِدِ الشِّيْعَةِ، وَقَاصَّهُم.

ابو حاتم کہتے ہیں صدوق ہیں شیعہ کی مسجد کے امام تھے ان کے قصہ گو تھے

سير أعلام النبلاء

امام بخاری کے نزدیک رافضی کی روایت لی جائے گی - کتاب خلق أفعال العباد میں امام بخاری کا قول ناقل لکھتے ہیں

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: «مَا أُبَالِي صَلَّيْتُ خَلْفَ الْجَهْمِيِّ الرَّافِضِيِّ أَمْ صَلَّيْتُ خَلْفَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى، وَلَا يُسَلَّمُ عَلَيْهِمْ، وَلَا يُعَادُونَ، وَلَا يُنَاكَحُونَ، وَلَا يَشْهَدُونَ، وَلَا تُؤْكَلُ ذَبَائِحُهُمْ

ابو عبد الله نے کہا میں بے پرواہ ہوا اگر میں جھمی یا رافضی کے پیچھے نماز پڑھوں کہ میں یہودی و نصرانی کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوں اور نہ میں ان کو سلام کروں نہ ان کی طرف جاؤں نہ ان سے نکاح کروں نہ ان کی شہادت لوں نہ ان کے ذبح پر توکل کروں

اس قول میں ہے کہ امام بخاری ایک رافضی کی شہادت قبول نہیں کریں گے لیکن جامع الصحیح جو ان کی آخری تصانیف میں سے ہے اس میں انہوں نے روافض کی شہادت حدیث رسول کے لئے لی ہے ان کو ثقہ سمجھا ہے جس سے ظاہر ہے انہوں نے اس قول سے رجوع کیا

امام أبي زرعة الرازي اور روافض کی تکفیر پر ان کا موقف

كتاب الضعفاء: لأبي زرعة الرازي يا أجوبة أبي زرعة على أسئلة البرذعي

وقال لي أبو زرعة: "لما مات عبد المؤمن بن علي حضرت جنازته وكنت أؤدب (8) لعلي ابنه، فكنت (9) لا ألتفت إلا وورائي إما رافضي، أو مبتدع، وإما بلية (10) فما زلت حتى صليت عليه وانصرفت".

البرذعي کہتے ہیں أبو زرعة نے کہا ... میں التفات نہیں کرتا ہوں لیکن پیچھے ان کے (مرنے کے کہ ) اگر رافضی ہو بدعتی ہو یا فتنہ پرداز ہو پس ان پر جنازہ

پڑھتا ہوں اور چلا آتا ہوں

یعنی أبو زرعة کے نزدیک رافضی مسلمان ہے جنازہ پڑھتے تھے – اس کے برعکس الكفاية في علم الرواية از أبو بكر أحمد بن علي بن ثابت بن أحمد بن مهدي الخطيب البغدادي (المتوفى: 463هـ) میں ہے

أَخْبَرَنَا أَبُو مَنْصُورٍ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الْهَمَذَانِيُّ , ثنا صَالِحُ بْنُ أَحْمَدَ الْحَافِظُ , قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ أَحْمَدَ بْنَ عُبَيْدٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ التُّسْتَرِيَّ , يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ , يَقُولُ: «إِذَا رَأَيْتَ الرَّجُلَ يَنْتَقِصُ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْلَمْ أَنَّهُ زِنْدِيقٌ , وَذَلِكَ أَنَّ الرَّسُولَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَنَا حَقٌّ , وَالْقُرْآنَ حَقٌّ , وَإِنَّمَا أَدَّى إِلَيْنَا هَذَا الْقُرْآنَ وَالسُّنَنَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ , وَإِنَّمَا يُرِيدُونَ أَنْ يُجَرِّحُوا شُهُودَنَا لِيُبْطِلُوا الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ , وَالْجَرْحُ بِهِمْ أَوْلَى وَهُمْ زَنَادِقَةٌ»

أَحْمَدَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ التُّسْتَرِيَّ نے کہا میں نے أبي زرعة الرازي کو کہتے سنا کہ جب تم کسی شخص کو دیکھو جو اصحاب رسول کی تنقیص کر رہا ہے تو جان لو وہ زندیق ہے

سند میں أَبَا جَعْفَرٍ أَحْمَدَ بْنَ عُبَيْدٍ مجهول ہے - أَحْمَدَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ التُّسْتَرِيَّ کا بھی معلوم نہیں کون ہے

تبصره : أبو زرعة کے نزدیک روافض کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی

## امام شافعی کا خوارج و روافض کی روایات کو قبول کرنا

إمام الشافعی کے نزدیک گمراہ فرقوں کی حدیث لی جائے گی سوائے خطابیہ کے الموقظه از الذهبی میں ہے

وهذا مذهبُ الشافعيّ - رضي الله عنه -، حيث يقول: "أَقبَلُ شهادةَ أهلِ الأهواءِ، إلا الخَطَّابيَّة من الرَّوَافِض".

اور امام شافعی کا مذھب ہے کہ اہل الأهواءِ کی شہادت قبول کی جائے گی سوائے روافض میں سے الخَطَّابيَّة کے

شرح صحيح مسلم از النووی میں ہے

وَمَذْهَبُ الشَّافِعِيِّ وَجَمَاهِيرِ أَصْحَابهِ الْعُلَمَاءِ أَنَّ الْخَوَارِجَ لَا يَكْفُرُونَ وَكَذَلِكَ الْقَدَرِيَّةُ وَجَمَاهِيرُ المعتزلة وسائل أَهْلِ الْأَهْوَاءِ قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى أَقْبَلُ شَهَادَةَ أَهْلِ الْأَهْوَاءِ إِلَّا الْخَطَّابِيَّةَ وَهُمْ طَائِفَةٌ مِنَ الرَّافِضَةِ يَشْهَدُونَ لِمُوَافِقِيهِمْ فِي الْمَذْهَبِ بِمُجَرَّدِ قَوْلِهِمْ فَرَدَّ شَهَادَتَهُمْ لِهَذَا لَا لِبِدْعَتِهِمْ والله أعلم

اور امام شافعی اور جمہور علماء کا مذھب ہے کہ خوارج کی تکفیر نہیں کی جائے اور اسی طرح قدریہ کی اور المعتزلة کی اور امام شافعی سے اَهْلِ الْأَهْوَاءِ پر سوال ہوا تو انہوں نے شہادت قبول کرنے کا کہا سوائے الْخَطَّابِيَّةَ کی جو روافض کا ایک گروہ ہے

كتاب الإبانة الكبرى لابن بطة میں ہے

حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي حَرْمَلَةُ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّافِعِيَّ يَقُولُ: «لَمْ أَرَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ الْأَهْوَاءِ أَكْذَبَ فِي الدَّعْوَى , وَلَا أَشْهَدَ بِالزُّورِ مِنَ الرَّافِضَةِ

حَرْمَلَةُ نے کہا میں نے امام شافعی کو کہتے سنا ہم نہیں دیکھتے کہ گمراہوں میں سے کوئی دعوی میں اتنا جھوٹ بولے جتنا رافضی بولتے ہیں

متاخرین شوافع نے اس حکم کو قبول نہیں کیا اور تمام روافض کی تکفیر کی ہے مثلا فتاوى السبكي از أبو الحسن تقي الدين علي بن عبد الكافي السبكي

(المتوفى: 756هـ) میں ہے

احْتَجَّ الْمُكَفِّرُونَ لِلشِّيعَةِ وَالْخَوَارِجِ بِتَكْفِيرِهِمْ لِأَعْلَامِ الصَّحَابَةِ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ - وَتَكْذِيبِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فِي قَطْعِهِ لَهُمْ بِالْجَنَّةِ. وَهَذَا عِنْدِي احْتِجَاجٌ صَحِيحٌ فِيمَنْ ثَبَتَ عَلَيْهِ تَكْفِيرُ أُولَئِكَ.

شیعہ اور خوارج کی تکفیر کرنے والوں نے دلیل لی ہے ان کی أَعْلَامِ الصَّحَابَةِ کی تکفیر سے کہ اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تکفیر ہوتی ہے کہ ان کے لئے جنت میں حصہ ہے اور میرے نزدیک یہ دلیل صحیح ہے جس سے ان سب کی تکفیر کا اثبات ہوتا ہے

الغرض محدثین میں رافضی و شیعہ سے روایت لینے پر سخت اختلاف پایا جاتا ہے بعض نماز جنازہ تک پڑھ رہے تھے – معلوم ہوا کہ بعض محدثین کے نزدیک نہ روافض کافر تھے نہ خوارج ان سب کو اہل قبلہ اور مسلمان ہی سمجھا جاتا تھا- بس یہ اس منہج پر نہیں تھے جو اصحاب رسول سے چلا ا رہا تھا جس کو سنت خلفاء کا نام دیا گیا اور متاخرین متکلمین امام الاشعری نے اسی سے اہل سنت کا لقب نکالا

إمتاع الأسماع بما للنبي من الأحوال والأموال والحفدة والمتاع از أحمد بن علي بن عبد القادر، أبو العباس الحسيني العبيدي، تقي الدين المقريزي (المتوفى: 845هـ) کے مطابق

مذهب أبي حنيفة- رحمه اللَّه- أن من أنكر خلافة الصديق، رضى اللَّه تبارك وتعالى عنه، فهو كافر، وكذلك من أنكر خلافة عمر رضى اللَّه تبارك وتعالى عنه، ومنهم من لم يحك في ذلك خلافا، ومنهم من ذكر في ذلك خلافا، وقال: الصحيح أنه كافر، [والمسألة] مذكورة في (الغاية) للسروجى، وفي (الفتاوى الطهيرية) ، وفي

(الأصل) لمحمد بن الحسن، رحمه اللَّه، والظاهر أنهم أخذوا ذلك عن إمامهم أبي حنيفة، وهو أعلم بالروافض، لأنه كوفي، والكوفة منبع الروافض، والروافض طوائف منهم من يجب تكفيره ومنهم من لا يجب تكفيره فإذا قال أبو حنيفة [رحمه اللَّه] بتكفير من ينكر إمامة الصديق فتكفير لا عنه أولى.

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کا مذہب ہے کہ جو خلافت ابو بکر کا منکر ہو وہ کافر ہے اور اسی طرح خلافت عمر رضی اللہ عنہ کا بھی ... اور صحیح قول ہے کہ یہ کافر ہیں

الاختيار لتعليل المختار از عبد الله بن محمود بن مودود الموصلي البلدحي، مجد الدين أبو الفضل الحنفي (المتوفى: 683هـ) کے مطابق

قَالَ أَبُو يُوسُفَ: أَكْرَهُ أَنْ يَكُونَ إِمَامُ الْقَوْمِ صَاحِبَ بِدْعَةٍ أَوْ هَوًى. وَعَنْ مُحَمَّدٍ: لَا تَجُوزُ الصَّلَاةُ خَلْفَ الرَّافِضَةِ وَالْجَهْمِيَّةِ وَالْقَدَرِيَّةِ.

امام محمد نے کہا : رافضی جھمی قدری کے پیچھے نماز نہیں ہے

دوسری طرف امام بخاری نے روافض سے روایت لی ہے اور عقائد بھی لیے ہیں – اغلبا امام بخاری کی دلیل ہے سباب مسلم فسق – مسلم کو گالی دینا فسق ہے یعنی رافضی کافر نہیں ہیں - صحیح بخاری میں کٹر رافضی سے روایت لی گئی ہے آج اس کو بدلا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ وہ شیعہ اور تھے آج کے اور ہیں جبکہ یہ سب ان لوگوں کی خرافات ہیں- رافضی کو کافر نہیں سمجھا جاتا تھا اس کو بد مذہب کہا جاتا تھا ان لوگوں سے سوال ہے کہ کیا کافر کی روایت حدیث میں لی جاتی تھی ؟

اس میں علم حدیث کا اصول تھا کہ بدعتی کی روایت لی جائے گی الا یہ کہ وہ اس کی بدعت کے حق میں ہو اس کو کافر نہیں سمجھا جاتا تھا

ساتھ ہی معلوم ہوا کہ بعض کا یہ دعوی کہ صحیحین میں بدعت کبریٰ، یعنی بدعت مکفرہ کے مرتکب راوی کی کوئی روایت موجود نہیں باطل ہے – صحیح بات ہے کہ بدعتی سے روایت لی گئی ہے البتہ صحیح میں اس کی بدعت کی تقویت نہیں ہے

وہ عقائد جن میں رفض نہ ہو لے سکتے ہیں کیونکہ امام بخاری کے نزدیک وہ مسلم ہیں کافر نہیں

صحيح مسلم عن محمد بن سيرين قال: إن هذا العلم دين، فانظروا عمن تأخذون دينكم.

ابن سرین کا قول محدثین کے علم میں ہے کہ یہ احادیث دین ہیں پس دیکھو کس سے دین لیتے ہو

اگر معلوم ہو جائے کہ کوئی شخص کافر ہے تو اس سے دین نہیں لیا جائے گا – یہ علم جرح و تعدیل کی بنیادی چیز ہے

## ائمہ اہل تشیع پر محدثین کا موقف

امام جعفر تک کے لئے تو اہل سنت کہتے ہیں کہ ان سے جھوٹی روایات منسوب کی گئی ہیں- کچھ محدثین لکھ بھی لیتے ہیں لیکن بعد کے ائمہ کی یا تو روایت ہی نہیں لیتے یا کوئی تبصرہ بھی نہیں کرتے یہاں تک کہ امام حسن عکسری کو ضعیف تک کہا- امام موسی کاظم یا امام جعفر کو اہل سنت حدیث میں ضعیف قرار دیتے ہیں-

نویں امام مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيّ بن مُوسَى بْنُ جَعْفَر بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيّ بْنِ الْحُسَيْن ابن علي بن أبي طالب، أبو جعفر بن الرضا ہیں- ان کا مشہور نام محمد بن علی

الجواد المتوفی ۲۲۰ ھ ہے- یہ امام احمد ، بخاری و مسلم کے ہم عصر ہیں- ان سے کوئی بھی روایت صحیحین میں نہیں ہے جبکہ یہ محدث ہیں

دسویں امام علي بْن محمد بْن علي بْن مُوسَى بن جعفر بن محمد ابن زین العابدین ہیں سن ۲۵٤ ھ میں وفات ہوئی - اہل سنت میں ان سے بھی کوئی روایت نہیں ملتی

گیاررھوین امام إمام حسن عسكري المتوفي ۲٦۰ ھ امام احمد اور امام بخاری و مسلم کے ہم عصر ہیں

محدثین ان کا ذکر نہیں کرتے - لسان المیزان میں ابن حجر کہتے ہیں

الحسن بن علي بن محمد بن علي الرضا بن موسى الكاظم الهاشمي ... ضعفه ابن الجوزي في الموضوعات.

یہ ایک ہیں جن پر امامیہ، امامت کا عقیدہ رکھتے تھے الموضوعات میں ابن جوزی نے ان کو ضعیف قرار دیا ہے

امام بخاری کے فتوے جھمیؤن کی تکفیر پر ملے ہیں لیکن ائمہ اہل تشیع جو انہی کی طرح بغداد کے باسی تھے ان پر امام بخاری کوئی کلام نہیں کرتے

## شیعوں کے پیچھے نماز

صحیح بخاری میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

من صلى صلاتنا، واستقبل قبلتنا، وأكل ذبيحتنا؛ فذاك المسلم له ما لنا، وعليه ما علينا

جو ہماری نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کو آگے رکھے اور ہمارا ذبیحہ کھائے پس وہ مسلم ہے

شیعوں کا طریقہ نماز اور اس میں پڑھی جانے والے دعائیں بھی اہل سنت کو

معلوم نہیں ہیں لیکن اہل سنت میں سے بعض نے فتوی دیا ہے کہ ان کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں - راقم کو یہ فتووے سمجھ نہیں اتے کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ جب آپ کو کسی بدعتی فرقے کی نماز کا طریقہ و دعا معلوم ہی نہ ہو اور آپ ان کے ساتھ نماز پڑھنے لگ جائیں

چوتھی صدی کے امام أبو جعفر الطحاوي (المتوفى: 321ھ) کتاب العقیدة الطحاوية میں لکھتے ہیں

وَنَرَى الصَّلَاةَ خَلْفَ كُلِّ بَرٍّ وَفَاجِرٍ مِنْ أهل القبلة وعلى من مات منهم

اور ہر نیک و بدکار جو اہل قبلہ میں سے ہوں کے پیچھے نماز پڑھنے کو جائز دیکھتے ہیں اور ان نماز جنازہ بھی جو ان اہل قبلہ میں سے فوت ہو جائیں

عبد الله بن عبد الرحمن بن عبد الله بن إبراهيم بن فهد بن حمد بن جبرين اسی شرح العقيدة الطحاوية کی عبارت پر لکھتے ہیں

ومن ترك الجمعة والجماعة خلف الإمام الفاجر فهو مبتدع عند أكثر العلماء، والصحيح أنه يصليها ولا يعيدها، فإن الصحابة رضي الله عنهم كانوا يصلون الجمعة والجماعة خلف الأئمة الفجار ولا يعيدون، كما كان عبد الله بن عمر يصلي خلف الحجاج بن يوسف، وكذلك أنس رضي الله عنه كما تقدم، وكذلك عبد الله بن مسعود رضي الله عنه وغيره يصلون خلف الوليد بن عقبة بن أبي معيط وكان يشرب الخمر

اور جس نے بدکار امام کے پیچھے نماز جمعہ یا جماعت سے نماز کو چھوڑا تو اکثر علماء کے نزدیک ایسا کرنے والا بدعتی ہے اور صحیح ہے کہ وہ نماز پڑھے گا اور اس کا اعادہ نہیں کرے گا پس معلوم ہے کہ اصحاب رسول رضی

اللہ عنہم میں ابن عمر نے حجاج کے پیچھے نماز پڑھی ہے اسی طرح انس نے بھی پڑھی ہے اور ابن مسعود نے الوليد بن عقبة بن أبي معيط جو شراب پیتے تھے ان کے پیچھے نماز پڑھی ہے

وہابی عالم ناصر بن عبد الكريم العلي العقل كتاب شرح الطحاوية میں لکھتے ہیں

فالصلاة خلف مستور الحال من المسلمين جائزة ما لم يظهر منه شرك أو بدعة مغلظة

مستور الحال مسلمان جن میں شرک و بدعت ظاہر نہ ہو ان کے پیچھے نماز جائز ہے

وہابی عالم يوسف بن محمد علي الغفيص كتاب شرح الطحاوية میں لکھتے ہیں

أما إن كان هذا الفاجر ولياً للأمر: فإن الإجماع منعقد على أنه يصلى خلفه ولو كان فاسقاً، وأما إن كان من الآحاد فقد كره كثير من السلف الائتمام بالفاسق، وقد اختلفت الرواية عن الإمام أحمد، والمشهور عند متأخرة الحنابلة، وهو الذي يقررونه في كتب المذهب أن الصلاة خلف الفاسق لا تصح، وهذا لا يصح في مذهب أحمد، بل المحقق في مذهبه عند متقدمي أصحابه أنه كان يكره الصلاة خلف الفاسق، إلا إن كان ولياً للمسلمين.ولهذا صلى الإمام أحمد خلف المعتصم، مع أن المعتصم أقل أحواله أنه فاسق، فإنه كان مظهراً لنشر البدعة والانتصار لها

اور جہاں تک فاجر حاکم کا تعلق ہے تو اس پر اجماع ہے کہ اس کے پیچھے نماز ہے چاہے فاسق ہو کیوں نہ ہو اور بہت سے خبر واحد میں ہے کہ سلف نے فاسق کی امامت سے کراہت کی اور اس پر امام احمد کی مختلف روایات ہیں

اور متاخرین حنابلہ میں مشہور ہے کہ فاسق کے پیچھے نماز نہیں ہے اور یہ مذہب صحیح مذهب احمد نہیں ہے بلکہ تحقیق سے ملا ہے ... امام احمد نے خلیفہ کے پیچھے نماز پڑھی ہے

خالد بن عبد الله بن محمد المصلح نے شرح العقيدة الطحاوية میں لکھا ہے

الصحيح ما ذكره المؤلف رحمه الله من أن السلف كانوا يصلون خلف كل بر وفاجر.... ولم يقل أحد من أهل العلم: يجب أن تسأل عن عقيدة الإمام الذي تصلي خلفه، أو أن تفتش عن باطنه، وأن تسأل عن حاله، فهذا مما لم يقله أحد من أهل العلم.

صحیح یہی ہے جو امام طحاوی نے لکھا ہے کہ سلف ہر نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھتے تھے ... اور اہل علم میں سے کسی نے نہیں کہا کہ واجب ہے کہ امام کے عقیدے پر سوال کرو جس کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہو یا اس کے باطن کی تفتیش کرو یا اس کے احوال و کرتوت پر سوال کرو ، ایسا کسی اہل علم نے نہیں کہا

وہابیوں کے نزدیک امام کے عقیدے پر سوال نہیں کیا جائے گا نماز پڑھی جائے گی

اسی متن کی ایک حدیث بھی ہے جس کی تخریج دارقطنی کی سند سے ہے لیکن اس کو مکحول شامی نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے اور ان سے مکحول کا سماع نہیں ہے

وَحَدَّثَنَا أَبُو رَوْقٍ الْهِزَّانِيُّ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ بِالْبَصْرَةِ , ثنا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ , ثنا ابْنُ وَهْبٍ , حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ , عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ , عَنْ مَكْحُولٍ , عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ , أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «صَلُّوا خَلْفَ كُلِّ بَرٍّ وَفَاجِرٍ , وَصَلُّوا

عَلَى كُلِّ بَرٍّ وَفَاجِرٍ , وَجَاهِدُوا مَعَ كُلِّ بَرٍّ وَفَاجِرٍ». مَكْحُولٌ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَمَنْ دُونَهُ ثِقَاتٌ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا ہر نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھو . ان پر نماز جنازہ پڑھو ، ان کے ساتھ جہاد کرو

البتہ یہ معلوم ہوا کہ چوتھی صدی تک اہل سنت میں اہل قبلہ جس میں تمام فرقے آتے ہیں کی نماز جنازہ پڑھنا اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو بعض علماء کی جانب سے صحیح سمجھا جاتا تھا

سنن دارقطنی میں ہے

حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ , حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَصْبَهَانِيُّ , ثنا الرَّبِيعُ بْنُ سَابِقٍ أَبُو سُلَيْمَانَ , ثنا الْحَارِثُ بْنُ نَبْهَانٍ , عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الشَّامِيِّ , عَنْ مَكْحُولٍ , عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ , عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ , وَقَالَ: «صَلُّوا عَلَى كُلِّ مَيِّتٍ مِنْ أَهْلِ الْقِبْلَةِ»

وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا ہر میت جو اہل قبلہ میں سے ہو اس کی نماز جنازہ پڑھو

سند میں الحارث بن نبهان متروک ہے

دارقطنی نے اس قسم کی روایات کے لئے لکھا ہے وَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ يُثْبَتُ اس میں کوئی حدیث ثابت نہیں ہے – دارقطنی بھی چوتھی صدی کے ہیں لیکن ان کے نزدیک اس میں کوئی روایت ثابت نہیں ہے

صحیح بخاری میں ہے کہ امام فاسق کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم عثمان نے دیا جبکہ وہ شخص امام فتنہ تھا- بدکار و فتنہ پرداز و گناہ گار مومن کے پیچھے نماز پر کوئی اختلاف نہیں ہے، سوال یہ ہے کہ بدعتی یا فرقہ پرست کے

پیچھے نماز ہے یا نہیں ؟

كتاب الضعفاء: لأبي زرعة الرازي يا أجوبة أبي زرعة على أسئلة البرذعي میں ہے

وقال لي أبو زرعة: "لما مات عبد المؤمن بن علي حضرت جنازته وكنت أؤدب (8) لعلي ابنه، فكنت (9) لا ألتفت إلا وورائي إما رافضي، أو مبتدع، وإما بلية (10) فما زلت حتى صليت عليه وانصرفت".

البرذعي کہتے ہیں أبو زرعة نے کہا ... میں التفات نہیں کرتا ہوں لیکن پیچھے ان کے (مرنے کے کہ ) اگر رافضی ہو بدعتی ہو یا فتنہ پرداز ہو پس ان پر جنازہ پڑھتا ہوں اور چلا اتا ہوں

یعنی أبو زرعة کے نزدیک رافضی مسلمان ہے جنازہ پڑھتے تھے

کتاب خلق أفعال العباد میں امام بخاری کا قول ناقل لکھتے ہیں

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: «مَا أُبَالِي صَلَّيْتُ خَلْفَ الْجَهْمِيِّ الرَّافِضِيِّ أَمْ صَلَّيْتُ خَلْفَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى، وَلَا يُسَلَّمُ عَلَيْهِمْ، وَلَا يُعَادُونَ، وَلَا يُنَاكَحُونَ، وَلَا يَشْهَدُونَ، وَلَا تُؤْكَلُ ذَبَائِحُهُمْ

ابو عبد اللہ نے کہا میں بے پرواہ ہوا اگر میں جھمی یا رافضی کے پیچھے نماز پڑھوں کہ میں یہودی و نصرانی کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوں اور نہ میں ان کو سلام کروں نہ ان کی طرف جاؤں نہ ان سے نکاح کروں نہ ان کی شہادت لوں نہ ان کے ذبح پر توکل کروں

اس قول میں ہے کہ امام بخاری ایک رافضی کی شہادت قبول نہیں کریں گے لیکن جامع الصحیح جو ان کی آخری کتاب ہے اس میں انہوں نے روافض کی شہادت حدیث رسول کے لئے لی ہے ان کو ثقہ سمجھا ہے جس سے ظاہر ہے انہوں نے اس قول سے رجوع کیا- البتہ واضح نہیں کہ کیا امام بخاری نے باقی

باتوں سے بھی رجوع کیا یا نہیں

دور اصحاب رسول میں عقائد کا اس قدر اختلاف نہیں تھا – عثمان کو قتل کرنے والا امام الفتنہ بھی ایک صحابی تھا – لہذا صرف کسی فتنہ کے سرغنہ کی امامت نماز سے دلیل نہیں لی جا سکتی کہ بدعتی فرقوں کے پیچھے نماز کو عام کیا جائے –

محدثین کا البتہ اپنے بدعتی راویوں پر کوئی اجماع نہیں تھا – یہ شیعہ خارجی رافضی سب کو اہل قبلہ تسلیم کرتے ہوئے ان کی روایت لکھتے تھے اور ان کی نماز جنازہ بھی پڑھتے تھے – محدثین کے دور میں شیعہ کی مسجدین بن چکی تھیں بہت سے شیعہ راویوں کے لئے ملا ہے کہ محدثین کہتے کہ یہ اپنی مسجدوں کے امام تھے

میزان میں امام الذھبی صحیح بخاری کے ایک راوی کا ذکر کرتے ہیں

عدى بن ثابت [ع] عالم الشيعة وصادقهم وقاصهم (3) وإمام مسجدهم

یہ شیعہ کے قصہ گو اور مسجد کے امام تھے

اسی طرح ابو حرم اس راوی کے لئے لکھتے ہیں

قال أبو حاتم : كان إمام مسجد الشيعة وقاصهم

دارقطنی ان کا ذکر کرتے ہیں یہ رافضي غالی تھے

# باب ٦ : غیر اثنا عشری شیعوں کی تکفیر

## اثنا عشری شیعوں کے نزدیک زیدی شیعہ نواصب ہیں اور نواصب جہنمی ہیں

شیعہ کتاب حقائق الإيمان (أو حقيقة الإيمان والكفر). از زين الدين العاملي الشهير بالشهيد الثاني کے مطابق

فهل يعتبر في تحقق الإيمان أم يكفي اعتقاد إمامتهم ووجوب طاعتهم في الجملة؟ فيه الوجهان السابقان في النبوة. ويمكن ترجيح الاول، بأن الذي دل على ثبوت إمامتهم دل على جميع ما ذكرناه خصوصا العصمة، لثبوتها بالعقل والنقل و ليس بعيدا الاكتفاء بالاخير، على ما يظهر من حال (2) رواتهم ومعاصريهم من شيعتهم في أحاديثهم عليهم السّلام، فان كثيرا منهم ما كانوا يعتقدون عصمتهم لخفائها عليهم، بل كانوا يعتقدون أنهم علماء أبرار، يعرف ذلك من تتبع سيرهم وأحاديثهم وفي كتاب أبي عمرو الكشي (1) رحمه اللّه جملة مطلعة على ذلك، مع أن المعلوم من سيرتهم عليهم السّلام مع هؤلاء أنهم كانوا حاكمين بايمانهم بل عدالتهم.

کیا امامت پر اعتقاد اور ان کی فی جملہ اطاعت کرنا ایمان کے لئے کافی ہے یا تحقیق ایمان میں معتبر ہے ؟ تو اس میں دو رخ ہیں جو نبوت میں گزرے ہیں اور اس میں پہلے کی ترجیح کا امکان ہے کہ ان ائمہ کی امامت کا ثبوت ہی دلالت کرتا ہے کہ جو ہم نے ذکر کیا اس پر خصوصا عصمت پر اس پر عقلی و نقلی ثبوت ہیں اور اس میں دوسرے پر بھی بھروسہ کیا جا سکتا ہی جو حال احوال

سے ہم پر ظاہر ہوا کہ ان ائمہ سے روایت کرنے والے اور ان کے ہم عصر لوگ جو ان کے شیعوں میں سے ہیں احادیث کی روایت کرنے میں تو ان میں اکثریت ان کی ہے جو ان کی عصمت کا عقیدہ نہیں رکھتے کہ ان پر یہ چھپا رہا بلکہ یہ ان ائمہ کو نیک جاننے کا عقیدہ رکھتے تھے – اس کو وہ جانتا ہے جو ان کی احادیث پر سے گزرتا ہے جو کتاب ابو عمرو الكشی میں ہے کہ ائمہ علیہم السلام کی سیرتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ان کی عدالت کا حکم کرتے ہیں ان کے ایمان کا حکم نہیں

یہ شیعہ عالم شهيد الثاني کی گواہی ہے کہ ائمہ سے روایت کرنے والے اکثر وہ ہیں جو عصمت انبیاء کا عقیدہ نہیں رکھتے تھے- عصمت انبیاء پر اگر عقیدہ نہ ہو تو ائمہ معصوم نہیں رہتے اور ان کی امامت کا موقف بھی ختم ہو جاتا ہے کیونکہ یہ لوگ غلطی کر سکتے تھے جس طرح کوئی اور سنی خلیفہ کرتا ہے - اسی وجہ سے بہت سے شیعہ الواقفی بھی تھے یعنی اثنا عشری ائمہ کی امامت پر توقف کرنے والا

تفسیر قمی میں سورہ المومن کی تفسیر میں ہے

قال: حدثني أبي عن الحسن بن محبوب عن علي بن رياب عن ضريس الكناني عن أبي جعفر عليه السلام قال قلت له جعلت فداك ما حال الموحدين المقرين بنبوة محمد صلى الله عليه وآله من المسلمين المذنبين الذين يموتون وليس لهم إمام ولا يعرفون ولايتكم؟ فقال: اما هؤلاء فانهم في حفرهم لا يخرجون منها فمن كان له عمل صالح ولم يظهر منه عداوة فانه يخد له خدا إلى الجنة التي خلقها الله بالمغرب فيدخل عليه الروح في حفرته إلى يوم القيامة حتى يلقى الله فيحاسبه بحسناته وسيئاته فاما إلى الجنة واما إلى النار فهؤلاء الموقوفون لامر الله قال: وكذلك

نفعل بالمستضعفين والبله والاطفال وأولاد المسلمين الذين لم يبلغوا الحلم، واما النصاب من أهل القبلة فانهم يخد لهم خدا إلى النار التي خلقها الله في المشرق فيدخل عليهم اللهب والشرر والدخان وفورة الحميم إلى يوم القيامة ثم بعد ذلك مصيرهم إلى الجحيم

ضريس الكناني نے امام ابی جعفر سے روایت کیا کہ میں نے پوچھا .. ان موحدوں کا کیا حال ہو گا جو نبوت محمدی کا اقرار کرتے ہوں مسلمانوں میں سے جو گناہ گار ہوں جو مر جائیں اور ان کا کوئی امام نہ ہو اور نہ وہ اس کو پہچانتے ہوں کہ اس کی ولایت ہے ؟ پس ابو جعفر نے کہا یہ سب (برزخ) گڑھے میں ہوں گے اس میں سے نکل نہ سکیں گے تو ان میں سے جس کا عمل اچھا ہو گا اور عدوات اہل بیت نہ ظاہر ہوئی ہو گی تو ان کو جنت کی طرف لے جایا جائے گا جو اللہ نے مغرب کی طرف بنائی ہے اس میں گڑھے میں ان کی روح قیامت تک رہے گی یہاں تک کہ اللہ سے ملاقات ہو تو ان کی نیکیوں کا اور گناھوں کا حساب لے گا پھر یا تو جنت ہے یا جہنم ہے اور اگر جہنم ہوئی تو ان کا امر اللہ پر موقف ہے اور کہا اور ایسا ہی کمزوروں کے ساتھ ہو گا اور مصیبت زدہ اور بچے اور اولاد مسلمین کے ساتھ جو جوانی کو نہ پہنچے ہوں اور جہاں تک ناصبی اہل قبلہ ہیں تو ان کو اگ میں ڈالا جائے گا جو اللہ نے مشرق میں خلق کی ہے جس میں اگ اور انگارے اور دھواں ہے اور گرم پانی کا چشمہ قیامت تک کے لئے پھر ان کو جحیم کی طرف لے جایا جائے گا

یعنی اہل سنت کے نیک لوگ جو ائمہ کو نہیں پہچانتے ہوں گے وہ بھی جنت میں جائیں گے معلوم ہوا کہ قمی کے دور تک ایمانیات میں عصمت انبیاء و معصومین کے عقیدہ کا تو ذکر ہی نہیں تھا

دوسری طرف تفسیر قمی میں ہے کہ سورہ الفاتحہ میں الضالین سے مراد وہ ہیں جو امام کو نہیں جانتا وہ الضالین ہے اور ناصبی بھی اسی میں سے ہیں

في قوله غير المغضوب عليهم وغير الضالين قال المغضوب عليهم النصاب والضالين والشكاك والذين لا يعرفون الامام

اللہ تعالی کا قول غير المغضوب عليهم وغير الضالين میں غیر المغضوب علیھم وہ ہیں جو شک والے ہیں امام کو نہیں جانتے

تفسیر قمی میں ہے کہ قرآن کی آیت (ومن أعرض عن ذكري فان له معيشة ضنكا) النصاب (ناصبی کی جمع ) کے بارے میں ہے

وقوله (ومن أعرض عن ذكري فان له معيشة ضنكا) اي ضيقة أخبرنا احمد بن إدريس قال حدثنا احمد بن محمد عن عمر بن عبدالعزيز عن ابراهيم بن المستنير عن معاوية بن عمار قال قلت لابي عبدالله عليه السلام عن قول الله إن له معيشة ضنكا قال هي والله النصاب

(ومن أعرض عن ذكري فان له معيشة ضنكا سے مراد ناصبی ہیں یہ امام ابو عبد اللہ جعفر کا قول ہے

مستدرك سفينة البحار از الشيخ علي النمازي کے مطابق زیدی شیعہ بھی نواصب ہیں

روي عن عليّ الهادي (عليه السلام) أنّ الزيديّة والواقفة من النصّاب عنده بمنزلة سواء . وعن الجواد (عليه السلام) في قوله تعالى: (وجوه يومئذ خاشعة) قال: نزلت في النصّاب، والزيديّة والواقفة من النصّاب

امام علی الھادی سے مروی ہے زیدیہ اور واقفی (جو درست امام کو نہ جانتا ہو ) ایک جیسے ہیں اور جواد کا قول ہے آیت : (وجوه يومئذ خاشعة) یہ ناصبیوں

، زیدیہ اور واقفی میں ناصبی کے لئے ہیں

شیعہ کتاب الغيبة تأليف أبي جعفر محمد بن الحسن الطوسي میں ہے

زرارة نے ابي عبد الله الصادق سے سوال کیا

قلت : لبيك يا سيدي فقال : جئت إلى ولي الله وحجته وبابه تسأله هل يدخل الجنة إلامن عرف معرفتك وقال بمقالتك ؟ فقلت : إي والله ، قال :إذن والله يقل داخلها ، والله إنه ليدخلها قوم يقال لهم الحقية ، قلت : يا سيدي ومن هم ؟ قال : قوم من حبهم لعلي يحلفون بحقه ولايدرون ما حقه وفضله

کیا جنت میں صرف وہ داخل ہوں گے جن کو آپ کی معرفت حاصل ہو گی اور آپ کے اقوال کا علم ہو گا ؟

امام نے جواب دیا و اللہ اس میں داخل ہو گی ایک قوم جن کو الحقية کہا جاتا ہے

میں نے پوچھا یہ الحقية کون ہیں ؟

امام نے جواب دیا ایک قوم ہے جو علی سے محبت کرتی ہے ان کے حق کی قسم کھاتی ہے ، اگرچہ ان کے حق و فضل کو (مکمل ) جانتی بھی نہیں

اس سے بعض معتدل شیعوں نے دلیل لی ہے کہ اہل سنت میں سے بھی بعض جنت میں جائیں گے

# باب ۸ : عقيدة الرازيين

لوگوں نے عقائد کے حوالے سے متن گھڑ کر ائمہ سے منسوب کیے ہیں مثلا امام ابو حاتم سے ایک مضمون منسوب کیا جاتا ہے، جو قابل بحث ہے

کتاب قمع الدجاجلة الطاعنين في معتقد أئمة الإسلام الحنابلة از عبد العزيز بن فيصل الراجحي میں دعوی کیا گیا ہے کہ الحافظ أبو العلاء الهمذاني نے اپنی کتاب میں امام ابی حاتم الرازی اور امام ابو زرعہ الرازی کا عقیدہ پیش کیا ہے - ان دونوں ائمہ سے نسبت کی وجہ سے اس کو عقیدہ الرازيين کہا جاتا ہے

قال الحافظ أبو العلاء الهمذاني (ت 569 هـ) في " فتواه في ذكر الاعتقاد وذم الاختلاف " (ص 90 - 91) : (فصل في ذكر الاعتقاد الذي أجمع عليه علماء البلاد) .

ثم روى بسنده الصحيح إلى الإمام الحافظ أبي محمد عبد الرحمن بن أبي حاتم (ت 327 هـ) قال: (سألت أبي وأبا زرعة - رضي الله عنهما -: عن مذاهب أهل السنة، وما أدركا عليه العلماء في جميع الأمصار: حجازا، وعراقا، ومصر، وشاما، ويمنا؟ فكان من مذهبهم:

* أن الإيمان قول، وعمل، يزيد، وينقص.

* والقرآن كلام الله غير مخلوق بجميع جهاته) .

ثم ذكر بقية معتقدهما، إلى أن قالا (ص 93) :

* (وأن الجهمية كفار.

* والرافضة رفضوا الإسلام.

* والخوارج مراق.

* ومن زعم أن القرآن مخلوق: فهو كافر كفرا ينقل عن الملة.

* ومن شك في كفره ممن يفهم: فهو كافر.

* ومن شك في كلام الله، فوقف فيه شاكا يقول: لا أدري مخلون أو غير مخلوق: فهو جهمي.

* ومن وقف في القرآن جاهلا: علم، وبدع، ولم يكفر

ومن قال: لفظي بالقرآن مخلوق، أو القرآن بلفظي مخلوق: فهو جهمي) اهـ.

وممن كفر القائلين بخلق القرآن، جماعات - ذكر كثيرا منهم:

عبد العزيز بن فيصل الراجحي نے دعوی کیا کہ اس کی سند صحیح ہے-

أخبرنا الشيخ الجليل الزاهد الثقة أبو الحسين المبارك بن عبد الجبار بن أحمد بن القاسم قال: أخبرنا الشيخ أبو إسحاق إبراهيم بن عمر بن أحمد البرمكي، وأبو بكر محمد بن عبد الملك بن بشران، قالا: حدثنا أبو الحسن علي بن عبد العزيز بن مردك بن أحمد البرذعي قال: أخبرنا أبو محمد عبد الرحمن بن أبي حاتم - أسعده الله ورضي عنه - قال:

یہ سند نامکمل ہے –

كتاب شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة از أبو القاسم هبة الله بن الحسن بن منصور الطبري الرازي اللالكائي (المتوفى: 418هـ) میں ہے

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُظَفَّرِ الْمُقْرِئُ , قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبَشٍ الْمُقْرِئُ , قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي حَاتِمٍ , قَالَ: سَأَلْتُ أَبِي وَأَبَا زُرْعَةَ عَنْ مَذَاهِبِ أَهْلِ السُّنَّةِ فِي أُصُولِ الدِّينِ , وَمَا أَدْرَكَا عَلَيْهِ الْعُلَمَاءَ فِي جَمِيعِ

الْأَمْصَارِ , وَمَا يَعْتَقِدَانِ مِنْ ذَلِكَ , فَقَالَا

اس سند میں الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبَشٍ الْمُقْرِئُ مجھول الحال ہے

تیسری سند كتاب أصل السنة واعتقاد الدين از أبو إسحاق إبراهيم بن عمر بن أحمد البرمكي المتوفي: 445 هـ میں ہے

سند ہے

قال أخبرنا أبو زيد ... (1) قراءة عليه، قال: أخبرنا الشيخ أبو طالب عبد القادر بن محمد بن عبد القادر بن محمد بن يوسف، قراءة عليه وهو يسمع وأنا أسمع، فأقر به، قال: أخبرنا الشيخ أبو إسحاق إبراهيم بن عمر بن أحمد البرمكي، رحمه الله، قال: حدثنا أبو الحسن علي بن عبد العزيز بن مردك بن أحمد البرذعي، قال: أخبرنا أبو محمد عبد الرحمن بن أبي حاتم، أسعده الله ورضي عنه، قال

سألت أبى و أبا زرعة رضى اللّٰه عنهما عن مذاهب أهل[السنة] فى أصول الدين ، وما أدر كا عليه العلماء فى جميع الأمصار ، وما يعتقدان من ذلک ، فقالا : أدركنا العلماء فى جميع الأ مصار حجازًا وعراقًا ومصرًا وشامًا ويمنًا ، فكان من مذهبهم :

قال أخبرنا أبو زيد ... (1) قراءة عليه، قال: أخبرنا الشيخ أبو طالب عبد القادر بن محمد بن عبد القادر بن محمد بن يوسف، قراءة عليه وهو يسمع وأنا أسمع، فأقر به، قال: أخبرنا الشيخ أبو إسحاق إبراهيم بن عمر بن أحمد البرمكي، رحمه الله، قال: حدثنا أبو الحسن علي بن عبد العزيز بن مردك بن أحمد البرذعي، قال: أخبرنا أبو محمد عبد الرحمن بن أبي حاتم، أسعده الله ورضي عنه، قال

بعض کا دعوي ہے کہ سند میں ابو زید اصل میں جَعْفَرُ بنُ زَيْدِ بنِ جَامِعِ بنِ

حُسَيْنِ الطَّائِيُّ أَبُو الفَضْلِ الطَّائِيُّ، الشَّامِيُّ، الحَمَوِيُّ المتوفي 554 ھ ہیں جن کا لقب أَبِي زَيْدٍ تھایہ بغدادي ہیں –

سند میں ہے کہ ان صاحب کے سامنے پڑھا گیا کہا ہم کو خبر دی شیخ أبو طالب عبد القادر بن محمد بن عبد القادر بن محمد بن يوسف المتوفي 516 ہجري نے - ان پر بھی پڑھا گیا وہ سن رہے تھے ، میں بھی سن رہا تھا جس کا اقرار کیا کہا ہم کو خبر دی إبراهيم بن عمر بن أحمد البرمكي كي (پیدائش 361 - وفات 445 ) ہجري ہے نے متن پڑھا اور ان دونوں نے سنا

یہ سند عجیب ہے - اس میں باقاعدہ روایت نہیں سنائی گئی بلکہ روایت کو پڑھا گیا اور لوگوں نے سن لیا جبکہ ابو زید اور إبراهيم بن عمر بن أحمد البرمكي میں ۱۰۹ سال کا فرق ہے لہذا یہ ممکن نہیں کہ اتنی لمبی عمر ہو کہ ابو زید نے اس کو سنا ہو – اصلا یہاں جس نے پڑھا اس کا نام نہیں لیا گیا یعنی جس نے ابو زید پر یہ سب پڑھا

اس نسخہ کو شاملہ میں داخل کرنے والے خود کہتے ہیں یہ نسخہ مصدر المخطوط: مجاميع المدرسة العمرية، الموجودة في المكتبة الظاهرية کا ہے جس کو چھاپا نہیں گیا ہے

تاریخ الإسلام وَوَفيات المشاهير وَالأعلام از الذهبي (المتوفى: 748ھ) میں جَعْفَر بْن زَيْدِ بْن جامع کے ترجمہ میں ہے البتہ متن ہے

امام ابو محمد عبدالرحمٰن ابی حاتم الرازی رحمہ اللہ نے فرمایا : میں نے اپنے والد(ابو حاتم الرازی) اور ابوزرعہ (الرازی) رحمہما اللہ سے اصول دین میں مذاہبِ اہل سنت کے بارے میں پوچھا اور (یہ کہ )انھوں نے تمام شہروں کے علماء کو

کس(عقیدے) پر پایا ہے اور آپ دونوں کا کیا عقیدہ ہے؟ تو انھوں نے جواب دیا : ہم نے حجاز، عراق، مصر، شام اور یمن کے تمام شہروں میں علماء کو اس (درج ذیل) مذہب پر پایا:

(۱)۔ إن الإیمان قول وعمل، یزید وینقص۔

بے شک ایمان قول و عمل(کا نام) ہے (اور یہ) زیادہ ہوتا ہے اور کم ہوتا ہے۔

(۲)۔ والقرآن کلام اللہ غیر مخلوق بجمیع جهاته۔

قرآن الکریم ہر لحاظ سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا کلام ہے، مخلوق نہیں ہے۔

(۳)۔ والقدر خیرہ وشرہ من اللہ [عز وجل]۔

اچھی اور بری تقدیر، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے ہے۔

(۴)۔ وخیر هذه الأمة بعد نبیها أبو بکر الصدیق، ثم عمر بن الخطاب، ثم عثمان بن عفان، ثم علي بن ابی طالب رضي اللہ عنهم
وهم الخلفاء الراشدون المهدیون۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت میں سب سے بہتر ابو بکر صدیق ہیں پھر عمر بن الخطاب، پھر عثمان بن عفان، پھر علی بن ابی طالب رضی اللہ عنھم اور یہی خلفاء راشدین مہدیین ہیں۔

(۵)۔ وأن العشرة الذین سماهم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وشهد لهم بالجنة علی ما شهد به، وقوله الحق۔

عشرہ (مبشرہ) جن کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنتی ہونے کی گواہی دی ہے (ہمارے نزدیک) وہ جنتی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات حق ہے۔

(۶)۔ والترحم علی جمیع أصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ، والکف عما

شجر بينهم۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہ کے بارے میں رحمت(اور رضی اللہ عنہم) کی دعا مانگنی چاہئے اور ان کے درمیان جو اختلافات تھے ان کے بارے میں سکوت کرنا چاہئے۔

(٧)۔ وأن الله عزوجل علٰى عرشه بائن من خلقه، كما وصف نفسه في كتابه على لسان رسوله [صلى الله عليه وسلم ] ، بلا كيف ، أحاط بكل شيء علما.

ليس كمثله شيء وهو السميع البصير۔

اللہ سبحانہ وتعالٰی اپنے عرش پر بغیر(سوال) کیفیت(مستوی) ہے، اپنی مخلوق سے(بلحاظِ ذات) جدا ہے جیسا کہ اس نے اپنی کتاب(قرآن الکریم) میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان(مبارک پر) بیان فرمایا ہے۔ اس نے ہر چیز کو علم سے گھیر رکھا ہے، اس کی مثل کوئی چیز نہیں اور وہ سننے اور دیکھنے والا ہے۔

(٨)۔ والله تبارك وتعالى يُرى في الآخرة، ويراه أهل الجنة بأبصارهم ويسمعون كلامه كيف شاء وكما شاء۔

اللہ سبحانہ وتعالٰی آخرت میں نظر ائے گا، جنتی لوگ اسے اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے(اسی کا) کام ہے جیسے چاہے اور جب چاہے۔

(٩)۔ والجنة[ حق]، والنار حق، وهما مخلوقتان [لا يفنيان أبدًا] : فالجنة ثواب لأوليائه، والنار عقاب لأهل معصيته، إلا من رحم۔

جنت حق ہے، جہنم حق ہے، اور یہ دونوں مخلوق ہیں کبھی فنانہ ہوں گی، اللہ سبحانہ وتعالٰی کے دوستوں کے لئے جنت کا بدلہ ہے، اور ان کے نافرمانوں کے

لئے جہنم کا عذاب ہے سوائے ان کے جن پر وہ(اللہ سبحانہ وتعالٰی) رحم رفرمائے۔

(۱۰)۔ والصراط حق۔

(پل) صراط حق ہے۔

(۱۱)۔ والميزان [الذي] له كفتان يوزن فيه أعمال العباد حسنها وسيئها حق ۔

میزان(ترازو) کے دو پلڑے ہیں جن میں بندوں کے اچھے اور بُرے اعمال تولے جائیں گے۔

(۱۲)۔ والحوض المكرم به نبينا صلى الله عليه وسلم حق والشفاعة حق۔

نبی اکرمصلی اللہ علیہ وسلم کا حوض کوثر حق ہے، اور شفاعت حق ہے۔

(۱۳)۔ وأن ناسًا من أهل التوحيد يخرجون من النار بالشفاعة حق۔

اہل توحید(مسلمانوں) میں سے (بعض) لوگوں کا (آپصلی اللہ علیہ وسلم کی) شفاعت کے زریعے سے (جہنم کی) آگ سے نکلنا حق ہے۔

(۱۴)۔وعذاب القبر حق ۔

عذابِ قبر حق ہے۔

(۱۵)۔ ومنكر ونكير [حق]۔

منکر و نکیر (قبر میں سوال و جواب والے فرشتے) حق ہیں۔

(۱۶)۔ والكرام الكاتبون حق۔

کرامًا کاتبین (اعمال لکھنے والے فرشتے) حق ہے۔

(۱۷)۔ والبعث بعد الموت حق۔

موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونا حق ہے۔

(۱۸)۔ وأهل الكبائر في مشيئة الله عز وجل ، لا نكّفر أهل القبلة بذنوبهم ، ونكل

سرائرهم إلى الله عز وجل۔

کبیرہ گناہ کرنے والوں کا معاملہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی مشیت(اور ارادے) پر ہے (چاہے تو عذاب دے، چاہے تو بخش دے) ہم اہل قبلہ (مسلمانوں) کے گناہوں کی وجہ سے ان کی تکفیر نہیں کرتے، ہم ان کا معاملہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سپرد کرتے ہیں۔

(١٩)۔ ونقيم فرض الجهاد والحج مع أئمة المسلمين في كل دهر وزمان۔

ہر زمانے(اور علاقے) میں ہم مسلمان حکمرانوں کے ساتھ جہاد اور حج کی فرضیت پر عمل پیرا ہیں۔

(٢٠)۔ ولا نرى الخروج على الأئمة ولا القتال في الفتنة۔

ہم حکمرانوں کے خلاف بغاوت کے قائل نہیں ہیں اور نہ فتنے(کے دور) میں (ایک دوسرے سے) قتال کے قائل ہیں۔

(٢١)۔ ونسمع ونطيع لمن ولاه [الله أمرنا] ولا ننزع يدًا من طاعة۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جسے ہمارا حاکم بنایا ہے، ہم اس کی سنتے ہیں اور اطاعت کرتے ہیں اور اطاعت سے اپنا ہاتھ نہیں کھینچتے۔

(٢٢)۔ ونتبع السنة والجماعة ونتجنب الشذوذ والخلاف والفرقة۔

ہم (اہل) سنت والجماعت (کے اجماع) کی پیروی کرتے ہیں اور شزوذ، اختلاف اور فرقہ بازی سے اجتناب کرتے ہیں۔

(٢٣)۔ وأن الجهاد ماضٍ منذ بعث الله [عز وجل] نبيه صلى الله عليه وسلم إلى قيام الساعة مع أولي الأمر من أئمة المسلمين، لايبطله شيء۔

جب سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی نبی اکرمصلی اللہ علیہ وسلم کو (نبی و رسول بناکر) مبعوث فرمایا ہے، مسلمان حکمرانوں کے ساتھ مل کر(کافروں کے

خلاف) جہاد جاری رہے گا۔ اسے کوئی چیز باطل نہیں کرے گی(یعنی جہاد ہمیشہ جاری رہے گا)

(۲۴)۔ والحج كذلك۔

اور یہی معاملہ حج کا(بھی) ہے۔

(۲۵)۔ ودفع الصدقات من السوائم إلى أولي الأمر من [أئمة] المسلمين۔

مسلمان حکمرانوں کے پاس جانوروں(اور دیگر اموال) کے صدقات(زکوۃ، عشر) جمع کرائے جائیں گے۔

(۲۶)۔ والناس مؤمنون في أحكامهم ومواريثهم، ولا يُدرى ما هم عند الله [عز وجل] فمن قال : إنہ مؤمن حقًا فهو مبتدع ومن قال : هو مؤمن عنداللّٰہ فهو من الكاذبين ومن قال : إنی مؤمن باللّٰہ فهو مصيب۔

لوگ اپنے احکام اور وراثت میں مومن ہیں، اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ہاں ان کا کیا مقام ہے معلوم نہیں، جو شخص اپنے بارے میں کہتا ہے کہ وہ یقیناً مومن ہے تو وہ شخص بدعتی ہے، اور جو شخص یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ہاں(بھی) مومن ہے تو ایسا شخص جھوٹوں میں سے ہے۔ اور جو یہ کہتا ہے کہ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ساتھ مومن (یعنی اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر ایمان رکھتا) ہوں تو یہ شخص (صحیح) مصیب ہے۔

(۲۷)۔ والمرجئة مبتدعة ۔

مرجئہ بدعتی گمراہ ہیں۔

(۲۸)۔ والقدرية مبتدعة ضلال، ومن أنكر منهم أن الله [عز وجل] يعلم ما يكون قبل أن يكون فهو كافر۔

قدریہ (تقدیر کا انکار کرنے والے) بدعتی گمراہ ہیں اور ان میں سے جو شخص یہ

دعوی کرے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ، کسی کام کے ہونے سے پہلے اس کا علم نہیں رکھتا تو ایسا شخص کافر ہے۔

(۲۹)۔ وأن الجهمية كفار۔

جہمیہ کفار ہیں۔

(۳۰)۔ و[أن] الرافضة رفضوا الإسلام۔

رافضیوں نے اسلام چھوڑ دیا ہے۔

(۳۱)۔ والخوارج مُرّاق۔

خوارج (دین سے) نکلے ہوئے ہیں۔

(۳۲)۔ ومن زعم أن القرآن مخلوق فهو كافر [بالله العظيم] - كفرًا ينقل من الملة ومن شك في كفره ممن يفهم فهو كافر۔

جو شخص یہ کہتا ہے کہ قرآن الکریم مخلوق ہے تو وہ کافر ہے، ملت (اسلامیہ) سے خارج ہے۔ اور جو شخص سوجھ بوجھ (اور اقامت حجت) کے باوجود اس شخص کے کفر میں شک کرے تو وہ(بھی) کافر ہے۔

(۳۳)۔ ومن شك في كلام الله [عز وجل-] فوقف شاكًا فيه يقول : لا أدري مخلوق أو غير مخلوق فهو جهمي۔

جو شخص اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے کلام کے بارے میں شک کرتے ہوئے توقف کرے اور کہے کہ مجھے پتا نہیں کہ مخلوق ہے یا غیر مخلوق تو ایسا شخص جہمی ہے۔

(۳۴)۔ ومن وقف في القرآن جاهلا عُلِّمَ وبُدِّ ع ولم يُكفَّر۔

جو جاہل شخص قرآن الکریم کے بارے میں توقف کرے تو اسے سمجھایا جائے گا، اُسے بدعتی سمجھا جائے گا اور اُس کی تکفیر نہیں کی جائی گی۔

(٣٥)۔ ومن قال لفظي بالقرآن مخلوق ، أو القرآن بلفظي مخلوق فهو جهمي۔
جو شخص لفظی بالقرآن(میرے الفاظ جن سے میں قرآن مجید پڑھتا ہوں) یا القرآن بلفظی مخلوق(قرآن الکریم میرے الفاظ کے ساتھ مخلوق) کہے تو وہ جہمی(گمراہ) ہے۔

یقینا یہ تمام متن گھڑا ہوا ہے اس کی متعدد وجوہات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ رافضی کا جنازہ امام ابو زرعہ پڑھتے تھے

کتاب الضعفاء: لأبي زرعة الرازي يا أجوبة أبي زرعة على أسئلة البرذعي
وقال لي أبو زرعة: "لما مات عبد المؤمن بن علي حضرت جنازته وكنت أؤدب (8) لعلي ابنه، فكنت (9) لا ألتفت إلا وورائي إما رافضي، أو مبتدع، وإما بلية (10) فما زلت حتى صليت عليه وانصرفت".

البرذعي کہتے ہیں أبو زرعة نے کہا ... میں التفات نہیں کرتا ہوں لیکن پیچھے ان کے (مرنے کے کہ ) اگر رافضی ہو بدعتی ہو یا فتنہ پرداز ہو پس ان پر جنازہ پڑھتا ہوں اور چلا اتا ہوں

یعنی البرذعي نے خود بیان کہ أبو زرعة کے نزدیک رافضی مسلمان ہے وہ اس کا جنازہ پڑھتے تھے –

اس میں الخلفاء الراشدون المهديون میں صرف چار کو شمار کیا گیا ہے حسن اور معاویہ کو اس سے خارج کر دیا گیا ہے جو بہت بعد کا اہل سنت کا موقف بنا تھا –اس میں لفظي بالقرآن مخلوق ، أو القرآن بلفظي مخلوق کو صریح جہمی لکھا گیا ہے جبکہ یہ امام کرابیسی کا امام بخاری کا اور امام الذھبی کا مذھب ہے

اس کے علاوہ عشرہ مبشرہ کی منکر روایت کو بھی اس متن میں صحیح بنا کر

پیش کیا گیا ہے جبکہ یہ روایت صحیح سند سے معلوم نہیں-عشرہ مبشرہ والی روایت کی سند منقطع ہے – علل دارقطنی میں ہے

وَقَدْ بَيَّنَ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ هِلَالٍ أَنَّهُ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنَ ابْنِ ظَالِمٍ، وَأَنَّ بَيْنَهُمَا رَجُلًا

اس سے واضح ہے کہ ھلال بن نے اس کو ابن ظالم سے نہیں سنا ان کے درمیان کوئی شخص ہے

کتاب العلل لابن أبي حاتم میں ہے

وسألتُ أَبِي عَنْ حديثٍ رَوَاهُ عبد العزيز الدَّراوَرْدي ، عن عبد الرحمن بن حُمَيد بن عبد الرحمن بْنِ عَوْف، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ جدِّه (2) عبد الرحمن بن عَوْف، عن النبيِّ (ص) قَالَ: عَشَرَةٌ فِي الجَنَّةِ.

وَرَوَاهُ مُوسَى بْن يعقوب الزَّمْعي ، عَنِ عمر بن سعيد بن شُرَيح ، عن عبد الرحمن ابن حُمَيد، عَنْ أَبيهِ، عَنْ سَعِيدِ بن زيد، عن النبيِّ (ص) .

قلتُ لأَبي: أيُّهما أَشبهُ؟

قَالَ: حديثُ مُوسَى أشبهُ؛ لأَنَّ الحديثَ يُروى عَنْ سَعِيدٍ (2) مِنْ طُرُقٍ شَتَّى، ولا يُعرَف عن عبد الرحمن بن عَوْف، عن النبيِّ (ص) ، في هذا - شيء

میں نے اپنے باپ سے پوچھا کہ حدیث جو عبد العزيز الدَّراوَرْدي نے عن عبد الرحمن بن حُمَيد بن عبد الرحمن بْنِ عَوْف، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ جدِّه عبد الرحمن بن عَوْف، عن النبيِّ کی سند سے روایت کی ہے کہ فرمایا دس جنت میں ہیں- اس

کو مُوسَى بْن يعقوب الزَّمْعي نے عمر بن سعيد بن شُرَيح ، عن عبد الرحمن ابن حُمَيد، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعِيدِ بن زيد، عن النبيِّ (ص) کی سند سے بھی روایت کیا ہے – میں نے پوچھا کون سی اچھی ہے ؟

میرے باپ نے کہا موسی کی حدیث اچھی ہے کیونکہ یہ حدیث سعید سے مختلف طرق سے آئی ہے اور عبد الرحمن بن عَوْف کا نبی سے کچھ روایت کرنا میں نہیں جانتا

ابی حاتم کے نزدیک اس کی سند عبد الرحمن بن حُمَيد بن عبد الرحمن بْنِ عَوْف، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ سَعِيدِ بن زيد، عن النبيِّ والی اچھی ہے – راقم کہتا ہے اس کی سند میں عمر بن سعيد بن شُرَيح ہے جس کو دارقطنی نے ضعیف قرار دیا ہے اور خود ابی حاتم کا اس پر قول ہے

مضطرب الحديث، ليس بقوي

یعنی سند کو اچھا کہنا اس بنا پر ہے کہ سعید نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے لیکن اس کی سند میں ضعیف راوی ہے اور یہ روایت صحیح سند سے ابی حاتم کے پاس نہیں ہے

لہذا راقم کو شک ہے کہ جو عقیدہ امام حاتم سے منسوب کیا گیا وہ گھڑا ہوا ہے کیونکہ اس میں ہے

(٥)۔ وأن العشرة الذين سماهم رسول الله صلى الله عليه وسلم وشهد لهم بالجنة على ما شهد به، وقوله الحق۔

عشرہ (مبشرہ) جن کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنتی ہونے کی گواہی دی ہے (ہمارے نزدیک) وہ جنتی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات حق ہے۔

جب کہ اس کی کوئی صحیح سند امام ابو حاتم کے پاس نہیں ہے

# حواشی

[1] https://www.youtube.com/watch?v=IC06iY2KHJE

[2] The Last Pagans of Iraq: Ibn Wahshiyya And His Nabatean Agriculture (Islamic History and Civilization) (Islamic History & Civilization) – Jaakko Hameen-Anttila ، Brill Academic Publishers June 1, 2006-

[3] الأموال لابن زنجويه از أبو أحمد حميد بن مخلد بن قتيبة بن عبد الله الخرساني المعروف بابن زنجويه (المتوفى: 251هـ) میں ہے

حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ أنا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، أنا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي رُزَيْنٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، قَالَ: لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ أَصْحَابِيَ يَأْخُذُونَ مِنْهُمُ الْجِزْيَةَ، يَعْنِي الْمَجُوسَ مَا أَخَذْتُهَا ". فَهَذَا مَذْهَبُ أَبِي عُبَيْدٍ: وَأَمَّا حَدِيثُ عَلِيٍّ، وَمَذْهَبُ مَنِ احْتَجَّ بِهِ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فغَيْرُ ذَلِكَ

أَبِي رُزَيْنٍ نے أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ سے روایت کیا کہ میں اپنے کسی صاحب کو دیکھوں جو ان سے یعنی مجوس سے جزیہ لے تو میں اس کو قبول نہیں کروں گا

یہ ابو عبید کا مذھب ہے اور جہاں تک حدیث علی ہے اور اہل علم ہیں جنہوں نے علی کے قول سے دلیل لی ہے تو وہ الگ ہیں

مزید ہے

أَنَا حُمَيْدٌ، أنا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْقُمِّيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي الْمُغِيرَةِ، عَنِ ابْنِ أَبْزَى، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: «إِنَّ الْمَجُوسَ، كَانُوا أَهْلَ كِتَابٍ، فَأَجْرُوا فِيهِمْ مَا تُجْرُونَ فِي أَهْلِ الْكِتَابِ»

علی نے کہا مجوس اہل کتاب ہیں پس ان سے وہ لیا جائے گا جو اہل کتاب سے لیا جاتا ہے

اس کے مقابلے پر بعض شاذ اقوال ہیں

سنن دارقطنی میں ہے

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ , نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ , وَالْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ الْبَزَّازُ , سَمِعْتُ أَبَا عَاصِمٍ , عَنْ سُفْيَانَ , عَنْ مَنْصُورٍ , عَنْ أَبِي رَزِينٍ , عَنْ أَبِي مُوسَى , عَنْ حُذَيْفَةَ , رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ , قَالَ: " لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ أَصْحَابِي أَخَذُوا الْجِزْيَةَ مِنَ [ص:95] الْمَجُوسِ مَا أَخَذْتُهَا مِنْهُمْ , وَتَلَا {قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ} [التوبة: 29] , إِلَى آخِرِ الْآيَةِ {حَتَّى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ} [التوبة: 29] "

ان دونوں کی سند میں أَبِي رَزِينٍ کا تفرد ہے اس نے مجوس کے اہل کتاب ہونے کا انکار کیا ہے اور اس قول کو ابو موسی اور حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہما سے منسوب کیا ہے

مسعود بن مالك أبو رزين الأسدي قال أحمد بن حنبل كان شعبة ينكر أن يكون أبو رزين سمع من بن مسعود شيئا

اس کا سماع ابن مسعود المتوفي ٣٢ ھ سے ثابت نہیں ہے - راقم کے نزدیک ابو موسی سے بھی مشکوک ہے

ابو موسی عراق میں امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کے ایک گورنر تھے اور علی رضی اللہ عنہ کا قول تھا کہ مجوس سے جزیہ لیا جائے گا
یعنی علی کا قول ہے کہ مجوس اہل کتاب ہیں - اور عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ کا قول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجوس سے جزیہ لیا ہے

مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے کہ
حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ وَهُوَ فِي مَجْلِسٍ بَيْنَ الْقَبْرِ وَالْمِنْبَرِ: مَا أَدْرِي كَيْفَ أَصْنَعُ بِالْمَجُوسِ وَلَيْسُوا بِأَهْلِ كِتَابٍ؟ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: «سُنُّوا بِهِمْ سُنَّةَ أَهْلِ الْكِتَابِ»
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ نے کہا رسول اللہ آنے فرمایا مجوس پر اہل کتاب والی سنت لگے گی

یعنی ان کا شمار اہل کتاب میں کیا گیا

شرح مشكل الآثار از أبو جعفر أحمد بن محمد بن سلامة بن عبد الملك بن سلمة الأزدي الحجري المصري المعروف بالطحاوي (المتوفى: 321هـ) میں ہے

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: فَكَانَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ مِنْ قَوْلِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِنَّ الْمَجُوسَ كَانُوا أَهْلَ كِتَابٍ , وَكَانَ هَذَا عِنْدَنَا – وَاللهُ أَعْلَمُ
اس حدیث میں ہے قول علی ہے کہ مجوس اہل کتاب ہیں اور ہمارے نزدیک بھی یہی ہے

مزید کہا
حَدَّثَنَا بَكَّارٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: ثنا مَنْصُورٌ , عَنْ أَبِي رَزِينٍ , عَنْ أَبِي مُوسَى , عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ: " لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ أَصْحَابِي أَخَذُوا مِنَ [ص:269] الْمَجُوسِ , يَعْنِي الْجِزْيَةَ , مَا أَخَذْتُ مِنْهُمْ , وَتَلَا: {قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ} [التوبة: 29] الْآيَةَ. قَالَ فَهَذَا حُذَيْفَةُ قَدْ قَالَ فِيهَا مَا فِي هَذَا الْحَدِيثِ. فَكَانَ جَوَابَنَا لَهُ فِي ذَلِكَ بِتَوْفِيقِ اللهِ وَعَوْنِهِ: أَنَّ حُذَيْفَةَ لَمْ يَقِفْ عَلَى مَا وَقَفَ عَلَيْهِ الْخُلَفَاءُ الرَّاشِدُونَ الْمَهْدِيُّونَ وَمَنْ سِوَاهُمْ مِمَّنْ قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي هَذَا الْبَابِ عَلَى مَا ذَكَرْنَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ , فَقَالَ مَا قَالَ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ , غَيْرَ أَنَّهُ رَحِمَهُ اللهُ قَدْ سَمِعَ لَهُمْ وَأَطَاعَهُمْ , وَعَلِمَ أَنَّهُمْ لَمْ يَفْعَلُوا إِلَّا مَا عَلَيْهِمْ فِعْلُهُ , رِضْوَانُ اللهِ عَلَيْهِمْ , وَاللهَ عَزَّ وَجَلَّ نَسْأَلُهُ التَّوْفِيقَ
طحاوي نے کہا ہمارا جواب اس پر یہ ہے کہ حُذَيْفَةَ اس سے واقف نہیں جو خُلَفَاءُ الرَّاشِدُونَ الْمَهْدِيُّونَ کی سنت تھی

[4] http://www.alifta.net/fatawa/fatawaDetails.aspx?BookID 3&View Page&PageNo 2&PageID 880

[5] اس پر مزید حوالہ جات و تحقیقات کی گئی ہیں

تعليقات الشيخ العلامة عبدالعزيز بن باز على فتح الباري ، الطبعة السلفية 1379 هـ .
رسالة بعنوان : " الأخطاء الأساسية في العقيدة و توحيد الألوهية من كتاب فتح الباري بشرح صحيح البخاري". جمعها عبدالله بن سعدي الغامدي العبدلي ، وطبعت عام 1407هـ .
منهج الحافظ ابن حجر العسقلاني – رحمه الله - في تقرير العقيدة من خلال كتابه فتح الباري
رسالة ماجستير مقدمة من الطالبة لولوة بنت محمد بن حمد المطرودي ، جامعة الإمام 1415هـ ،
اشراف عبدالعزيز بن ابراهيم الشهوان ، تاريخ النشر 1414 هـ .
منهج الحافظ ابن حجر العسقلاني في العقيدة من خلال كتابه فتح الباري . رسالة ماجستير للشيخ محمد إسحاق كندو ، 1416 هـ ، طبع مكتبة الرشد .
كتاب " التنبيه على المخالفات العقدية في فتح الباري" . كتبه علي بن عبد العزيز بن علي الشبل ، وطبع عام 1421 هـ .
تعليقات للعلامة الشيخ عبدالرحمن البراك ، وقد طُبعت مع فتح الباري بتحقيق نظر الفريابي ، الطبعة الأولى 1426 هـ ، دار طيبة .
ان تمام کتب کا مدعا ہے کہ اللہ تعالی کا ایک جسم ہے وہ عرش عظیم پر بیٹھا ہے اور وہ جو المجسمیہ کو برا کہتے اور احادیث کی تاویل کرتے ہیں وہ اہل سنت سے خارج ہیں یا بدعتی ہیں-

[6] https://www.alfawzan.af.org.sa/ar/node/10697

[7] اسی طرح بعض لوگوں نے بیان کیا اصحاب رسول مختار ثقفی کے پیچھے بھی نماز پڑھ لیتے تھے
مصنف ابن ابی شیبہ کی روایت ہے کہ تابعین کذاب مختار کے پیچھے نماز پڑھتے تھے
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، قَالَ: «كَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ يُصَلُّونَ مَعَ الْمُخْتَارِ الْجُمُعَةَ، وَيَحْتَسِبُونَ بِهَا
عبد اللہ ابن مسعود کے اصحاب مختار کے ساتھ جمعہ پڑھتے تھے اور (ایک دوسرے کو) گنتے تھے
سُفْيَانَ الثوری مدلس عن سے روایت کر رہے ہیں لہذا روایت مظبوط نہیں- دوم اصحاب عبد اللہ تمام اہل سنت میں سے نہ تھے ان سے بعض داعی شیعہ بھی تھے اور ان کا مختار غالی کے پیچھے نماز پڑھنا چندہ بعید نہیں
مصنف ابن ابی شیبہ کی روایت ہے
حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عُقْبَةَ الْأَسَدِيِّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، «أَنَّ أَبَا وَائِلٍ جَمَعَ مَعَ الْمُخْتَارِ
يَزِيدَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ کہتے ہیں کہ ابو وَائِلٍ، مختار کے ساتھ (نماز میں؟) جمع ہوئے
سند میں يَزِيدَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ہے جو مجھول ہے

[8] http://www.islamicurdubooks.com/Sahih-Muslim/hadith.php?vhadith_id=4723

[9] خوارج کو علی ، سعد بن ابی وقاص ، ابن عباس ، ابن زبیر نے مسلمان ہی سمجھا تھا البتہ ان کے پیچھے نماز پڑھنے پر کوئی صحیح سند سے روایت نہیں ہے
خوارج نے ابن زبیر کے ساتھ مل کر مختار ثقفی سے جنگ بھی کی ہے
ابن زبیر نے ان کو حج کرنے دیا ہے اور ابن عباس نے ان کو اسلام پر جواب بھی دیا ہے
اس پر روایت صحیح مسلم میں ہے

-===========

مصنف ابن ابی شیبہ 37942 میں ہے

حَدَّثَنَا – يَحْيَى بْنُ آدَمَ، ثَنَا مُعْضِلُ بْنُ مُهَلْهِلٍ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عَلِيٍّ , فَسُئِلَ عَنْ أَهْلِ النَّهْرِ، أَهُمْ مُشْرِكُونَ؟ قَالَ: مِنَ الشِّرْكِ فَرُّوا , قِيلَ: فَمُنَافِقُونَ هُمْ؟ قَالَ: إِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا , قِيلَ لَهُ: فَمَا هُمْ؟ قَالَ: قَوْمٌ بَغَوْا عَلَيْنَا ”

طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ نے علی سے اہل نہروان پر سوال کیا کہ کیا یہ مشرک ہیں ؟ علی نے جواب دیا شرک سے بھاگے ہیں – میں نے کہا کیا منافقین ہیں ؟ علی نے کہا منافق تو اللہ کا کم ہی ذکر کرتے ہیں – میں نے کہا پھر کیا ہیں ؟ علی نے جواب دیا ہمارے باغی ہیں

سند میں مُعْضِلُ بْنُ مُهَلْهِلٍ مجہول ہے

سنن الکبری بیہقی میں ہے
أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ، أَنْبَأَ أَبُو الْوَلِيدِ الْفَقِيهُ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ أَبِي الْعَنْبَسِ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، قَالَ: سُئِلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ أَهْلِ الْجَمَلِ: أَمُشْرِكُونَ هُمْ؟ قَالَ: مِنَ الشِّرْكِ فَرُّوا , قِيلَ: أَمُنَافِقُونَ هُمْ؟ قَالَ: إِنَّ ” الْمُنَافِقِينَ لَا يَذْكُرُونَ اللهَ إِلَّا قَلِيلًا , قِيلَ: فَمَا هُمْ؟ قَالَ: إِخْوَانُنَا بَغَوْا عَلَيْنَا ”

اس کی سند منقطع ہے
سعيد بن فيروز أبو البختري الطائي
قال شعبة كان أبو إسحاق يعني السبيعي أكبر من أبي البختري ولم يدرك أبو البختري عليا ولم يره

=============

سعد بن ابی وقاص کا قول ملا ہے

مستدرک حاکم میں ہے کہ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ نے اپنے باپ سعد بن ابی وقاص سے سوال کیا کہ کیا خوارج {قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا} [الكهف ] کا مصداق ہیں ؟ سعد نے کہا نہیں وہ فاسق ہیں

أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّفَّارُ الْعَدْلُ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ، ثنا خَلَّادٌ الصَّفَّارُ، ثنا عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْمُلَائِيُّ، ثنا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَى أَبِي حَتَّى إِذَا بَلَغْتُ هَذِهِ الْآيَةَ {قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا} [الكهف: 103] الْآيَةُ، قُلْتُ يَا أَبَتَاهُ أَهُمُ الْخَوَارِجُ؟ قَالَ: لَا يَا بُنَيَّ اقْرَأِ الْآيَةَ الَّتِي بَعْدَهَا {أُولَئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ

وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا} [الكهف: 105] قَالَ: «هُمُ الْمُجْتَهِدُونَ مِنَ النَّصَارَى كَانَ كُفْرُهُمْ بِآيَاتِ رَبِّهِمْ بِمُحَمَّدٍ وَلِقَائِهِ» وَقَالُوا: لَيْسَ فِي الْجَنَّةِ طَعَامٌ وَلَا شَرَابٌ وَلَكِنَّ الْخَوَارِجَ هُمُ الْفَاسِقُونَ الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ «هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ»

=============

كتاب أصول السنة، ومعه رياض الجنة بتخريج أصول السنة از ابن أبي زَمَنِين المالكي (المتوفى: 399هـ) کی روایت ہے

أَسَدٌ قَالَ حَدَّثَنِي اَلرَّبِيعُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَوَّارَ بْنِ شَبِيبٍ قَالَ حج نجدة الحروري في أصحابه فوادع ابن الزبير، فصلى هذا بالناس يوماً وليلة، وهذا بالناس يوماً وليلة، فصلى ابن عمر خلفهما فاعترضه رجل، فقال: يا أبا عبد الرحمن أتصلي خلف نجدة الحروري؟ فقال ابن عمر: إذا نادوا حي على خير العمل أجبنا، وإذا نادوا إلى قتل نفس قلنا: لا، ورفع بها صوته

سوار بن شبیب کہتے ہیں کہ نَجْدَةُ بْنُ عَامِرٍ الحروري (خوارج) کو ابن زبیر نے مدعو کیا اور ان لوگوں نے دن و رات نماز پڑھی پس ابن عمر نے بھی ان کے پیچھے نماز پڑھی پس ایک آدمی نے اعتراض کیا کہ اے ابو عبد الرحمن آپ نجدہ حروري کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں ؟ پس ابن عمر نے کہا پس جب حي على خير العمل کی ندا اتی ہے تو ہم جواب دیتے ہیں اور جب یہ قتل نفس کی ندا کرتے ہیں تو ہم اپنی آواز بلند کرتے ہیں اور کہتے ہیں نہیں

اس کی سند میں اسد بْنُ مُوسَى ہے جن سے بخاری نے استشہاد کیا ہے الذہبی میزان میں لکھتے ہیں

ابن حزم ذكره في كتاب الصيد فقال: منكر الحديث. ابن حزم نے ان کو منکر الحدیث کہا ہے

دوم اس کی سند میں اَلرَّبِيعُ بْنُ زَيْدٍ ہے جن کو بعض لوگوں نے ربیعة بن زیاد کہہ دیا ہے جبکہ ربیعة بن زیاد صحابی ہیں – حق یہ ہے کہ اَلرَّبِيعُ بْنُ زَيْدٍ مجھول ہے-

[10] http://www.islamicurdubooks.com/Sahih-Muslim/hadith.php?vhadith_id=4723

[11] خوارج کو علی ، سعد بن ابی وقاص ، ابن عباس ، ابن زبیر نے مسلمان ہی سمجھا تھا البتہ ان کے پیچھے نماز پڑھنے پر کوئی صحیح سند سے روایت نہیں ہے

خوارج نے ابن زبیر کے ساتھ مل کر مختار ثقفی سے جنگ بھی کی ہے

ابن زبیر نے ان کو حج کرنے دیا ہے اور ابن عباس نے ان کو اسلام پر جواب بھی دیا ہے

اس پر روایت صحیح مسلم میں ہے

-===========

مصنف ابن ابی شیبہ 37942 میں ہے

حَدَّثَنَا – يَحْيَى بْنُ آدَمَ، ثَنَا مُفَضَّلُ بْنُ مُهَلْهِلٍ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عَلِيٍّ , فَسُئِلَ عَنْ أَهْلِ النَّهْرِ، أَهُمْ مُشْرِكُونَ؟ قَالَ: مِنَ الشِّرْكِ فَرُّوا , قِيلَ: فَمُنَافِقُونَ هُمْ؟ قَالَ: إِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا , قِيلَ لَهُ: فَمَا هُمْ؟ قَالَ: قَوْمٌ بَغَوْا عَلَيْنَا "

طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ نے علی سے اہل نہروان پر سوال کیا کہ کیا یہ مشرک ہیں ؟ علی نے جواب دیا شرک سے بھاگے ہیں – میں نے کہا کیا منافقین ہیں ؟ علی نے کہا منافق تو اللہ کا کم ہی ذکر کرتے ہیں – میں نے کہا پھر کیا ہیں ؟ علی نے جواب دیا ہمارے باغی ہیں

سند میں مُعْضِلُ بْنُ مُهَلْهِلٍ مجہول ہے

سنن الکبری بیہقی میں ہے
أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ، أَنْبَأَ أَبُو الْوَلِيدِ الْفَقِيهُ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ أَبِي الْعَنْبَسِ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، قَالَ: سُئِلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ أَهْلِ الْجَمَلِ: أَمُشْرِكُونَ هُمْ؟ قَالَ: مِنَ الشِّرْكِ فَرُّوا , قِيلَ: أَمُنَافِقُونَ هُمْ؟ قَالَ: إِنَّ " الْمُنَافِقِينَ لَا يَذْكُرُونَ اللهَ إِلَّا قَلِيلًا , قِيلَ: فَمَا هُمْ؟ قَالَ: إِخْوَانُنَا بَغَوْا عَلَيْنَا "

اس کی سند منقطع ہے
سعيد بن فيروز أبو البختري الطائي
قال شعبة كان أبو إسحاق يعني السبيعي أكبر من أبي البختري ولم يدرك أبو البختري عليا ولم يره

=============

سعد بن ابی وقاص کا قول ملا ہے

مستدرک حاکم میں ہے کہ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ نے اپنے باپ سعد بن ابی وقاص سے سوال کیا کہ کیا خوارج {قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا} [الكهف ] کا مصداق ہیں ؟ سعد نے کہا نہیں وہ فاسق ہیں

أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّفَّارُ الْعَدْلُ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ، ثنا خَلَّادٌ الصَّفَّارُ، ثنا عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْمُلَائِيُّ، ثنا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَى أَبِي حَتَّى إِذَا بَلَغْتُ هَذِهِ الْآيَةَ {قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا} [الكهف: 103] الْآيَةُ، قُلْتُ يَا أَبَتَاهُ أَهُمُ الْخَوَارِجُ؟ قَالَ: لَا يَا بُنَيَّ اقْرَأِ الْآيَةَ الَّتِي بَعْدَهَا {أُولَئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا} [الكهف: 105] قَالَ: «هُمُ الْمُجْتَهِدُونَ مِنَ النَّصَارَى كَانَ كُفْرُهُمْ بِآيَاتِ رَبِّهِمْ بِمُحَمَّدٍ وَلِقَائِهِ» وَقَالُوا: لَيْسَ فِي الْجَنَّةِ طَعَامٌ وَلَا شَرَابٌ وَلَكِنَّ الْخَوَارِجَ هُمُ الْفَاسِقُونَ الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ «هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ»

=============

كتاب أصول السنة، ومعه رياض الجنة بتخريج أصول السنة از ابن أبي زَمَنِين المالكي (المتوفى: 399هـ) کی روایت ہے

أَسَدٌ قَالَ حَدَّثَنِي اَلرَّبِيعُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَوَّارَ بْنِ شَبِيبٍ قَالَ حج نجدة الحروري في أصحابه فوادع ابن الزبير، فصلى هذا بالناس يوماً وليلة، وهذا بالناس يوماً وليلة، فصلى ابن عمر خلفهما فاعترضه رجل، فقال: يا أبا عبد الرحمن أتصلي خلف نجدة الحروري؟ فقال ابن عمر: [إذا نادوا حي على خير العمل أجبنا، وإذا نادوا إلى قتل نفس قلنا: لا، ورفع بها صوته

سوار بن شبيب کہتے ہیں کہ نَجْدَةُ بْنُ عَامِرٍ الحروري (خوارج) کو ابن زبیر نے مدعو کیا اور ان لوگوں نے دن و رات نماز پڑھی پس ابن عمر نے بھی ان کے پیچھے نماز پڑھی پس ایک آدمی نے اعتراض کیا کہ اے ابو عبد الرحمن آپ نجده حروري کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں ؟ پس ابن عمر نے کہا پس جب حي على خير العمل کی ندا اتی ہے تو ہم جواب دیتے ہیں اور جب یہ قتل نفس کی ندا کرتے ہیں تو ہم اپنی آواز بلند کرتے ہیں اور کہتے ہیں نہیں

اس کی سند میں اسد بْنُ مُوسَى ہے جن سے بخاری نے استشہاد کیا ہے الذہبی میزان میں لکھتے ہیں

ابن حزم ذكره في كتاب الصيد فقال: منكر الحديث. ابن حزم نے ان کو منکر الحديث کہا ہے

دوم اس کی سند میں اَلرَّبِيعُ بْنُ زَيْدٍ ہے جن کو بعض لوگوں نے ربيعة بن زياد کہہ دیا ہے جبکہ ربيعة بن زياد صحابی ہیں – حق یہ ہے کہ اَلرَّبِيعُ بْنُ زَيْدٍ مجھول ہے

[12] https://www.youtube.com/watch?v=ujaPZSvtBb0

[13]

https://binbaz.org.sa/fatwas/25668/%D9%85%D9%86-%D9%87%D9%85-%D8%A7%D9%84%D8%AE%D9%88%D8%A7%D8%B1%D8%AC

[14] https://www.youtube.com/watch?v=T-Mntoq70WA

[15] https://www.youtube.com/watch?v=JdNj5BcDzhg

[16] https://www.youtube.com/watch?v=ip_hw8mGEsg

[17] https://www.youtube.com/watch?v=l1xm6hg3OnA

[18] اس راوی کی روایت اہل حدیث اور وہابی بھی رد کرتے ہیں کیونکہ یہ روایت کرتا ہے کہ امام بخاری اندھے تھے - ابو بكر الخطيب البغدادي (المتوفى: 463 ھ) تاريخ بغداد میں لکھتے ہیں

حَدَّثَنِي أبو القاسم عبد الله بن أحمد بن علي السوذرجاني بأصبهان من لفظه، قَالَ: حدثنا علي بن محمد بن الحسين الفقيه، قَالَ: حدثنا خلف بن محمد الخيام، قَالَ: سمعت أبا محمد المؤذن عبد الله بن محمد بن إسحاق السمسار، يقول: سمعت شيخي يقول: ذهبت عينا محمد بن إسماعيل في صغره فرأت والدته في المنام إبراهيم الخليل عليه السلام، فقال لها: يا هذه قد رد الله على ابنك بصره لكثرة بكائك، أو لكثرة دعائك. قَالَ: فأصبح وقد رد الله عليه بصره “ (تاريخ بغداد 2-322 )

محمد بن اسحاق السمسار نے کہا : میں نے اپنے شیخ سے سنا کہ : امام بخاریؒ کی بچپن میں نظر چلی گئی تھی ، (اور ان کی والدہ اس پر اکثر دعاء کرتیں ، اور روتی رہتی تھیں ) تو ایک روز انہیں خواب میں سیدنا ابراہیم علیہ السلام نظر آئے ، وہ فرمارہے تھے تیری گریہ و زاری اور دعاء کے سبب اللہ تعالی نے تیرے بیٹے کی نظر لوٹا دی ہے “

ابویعلی الخليلي، (المتوفى: 446 ھ) الإرشاد في معرفة علماء الحديث (جلد 3 صفحه 972 ) میں لکھتے ہیں

أبو صالح خلف بن محمد بن إسماعيل البخاري كان له حفظ ومعرفة وهو ضعيف جدا روى في الأبواب تراجم لا يتابع عليها وكذلك متونا لا تعرف سمعت ابن ابي زرعة والحاكم ابا عبد الله الحافظين يقولان كتبنا عنه الكثير ونبرأ من عهدته وإنما كتبنا عنه للاعتبار

اور یہی بات امام ذہبی نے میزان الاعتدال میں لکھی ہے

معلوم ہوا کہ یہ راوی امام بخاری کے حوالے سے فرضی قصے پھیلاتا رہا ہے

[19] پانچویں صدی تک لوگ اس کو مانتے تھے لیکن آٹھویں صدی میں لوگوں نے اس کا انکار کیا مثلا سیر الاعلام النبلا میں امام الذہبی نے اس کو موضوع قرار دیا ہے اس پر محقق الشيخ شعيب الأرناؤوط کہتے ہیں

يرى الذهبي المؤلف أن كتاب " الرد على الجهمية " موضوع على الامام أحمد.

وقد شكك أيضا في نسبة هذا الكتاب إلى الامام أحمد بعض المعاصرين في تعليقه على " الاختلاف في اللفظ، والرد على الجهمية " لابن قتيبة.

ومستنده أن في السند إليه مجهولا، فقد رواه أبو بكر

غلام الخلال، عن الخلال، عن الخضر بن المثنى، عن عبد الله بن أحمد، عن أبيه ... والحضر بن المثنى هذا مجهول، والرواية عن مجهول مقدوح فيها، مطعون في سندها.

وفيه ما يخالف ماكان عليه السلف من معتقد، ولا يتسق مع ما جاء عن الامام في غيره مما صح عنه وهذا هو الذي دعا الذهبي هنا إلى نفي نسبته إلى الامام أحمد ومع ذلك فإن غير واحد من العلماء قد صححوا نسبة هذا الكتاب إليه، ونقلوا عنه، وأفادوا منه، منهم القاضي أبو يعلى، وأبو الوفاء بن عقيل، والامام البيهقي، وابن تيمية، وتلميذه ابن القيم، وتوجد من الكتاب نسخة خطية في ظاهرية دمشق، ضمن مجموع رقم (116) ، وهي تشتمل على نص " الرد على الجهمية " فقط، وهو نصف الكتاب، وعن هذا الأصل نشر الكتاب في الشام، بتحقيق الأستاذ محمد فهر الشقفة.

لب لباب یہ ہے کہ شعيب الأرناؤوط نے کہا

اس کو موضوع اس لئے کہا گیا کہ اس کتاب کی سند میں ایک مجہول الحضر بن المثنى ہے .... لیکن القاضي أبو يعلى، وأبو الوفاء بن عقيل، والامام البيهقي، وابن تيمية، وتلميذه ابن القيم، وغیرہ نے اس کو امام احمد کی کتاب مانا ہے یعنی شعیب کی رائے میں یہ امام احمد کی ہی کتاب ہے الذہبی کی رائے سے انہوں نے موافقت نہیں کی

[20] اس کا بنیادی ماخذ اصل میں أبو علي حنبل بن إسحاق بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني کی کتاب ہے جو امام احمد کے شاگرد اور رشتہ دار تھے بھتیجے تھے

اس کتاب کو كتاب ذكر محنة الإمام أحمد کہا جاتا ہے

http://waqfeya.com/book.php?bid=6156

اردو میں

http://kitabosunnat.com.gridhosted.co.uk/musannifeen/abu-abdullah-hanbal-bin-ishaq-bin-hanbal

راقم کے نزدیک اس میں قصہ گوئی زیادہ ہے – حقیقت کم ہے -

[21] حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، أَنَّهُ سَمِعَ البَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ،

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الجَنَّةِ»

ابراہیم کے لئے جنت میں دودھ پلانے والی ہے یہ صحیح بخاری کی حدیث ہے اور اسمیں عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، رافضی ہے

صحیح بخاری میں یہ روایت ہر مقام پر اسی سند سے ہے

22